اَوّلُ مُلُوکِ اِسلام، کاتبِ وحی حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
کے فضائل و مناقب، اوصاف اور دورِ حکومت کے سنہری واقعات پر
مشتمل تخریج شدہ کتاب
فیضانِ امیرِ مُعاوِیَہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ)
پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ: فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت
ناشر: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصّلوۃ والسّلام علیک یارسول اللہ　　　　وعلٰی اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

نام کتاب : فیضانِ امیرِ معاویہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت)

پہلی بار : جمادی الآخرہ ۱۴۳۷ھ، مارچ 2016ء　تعداد: 30000 (تیس ہزار)

کل صفحات : 288

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃُ المدینہ کی شاخیں

- **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی　فون : 021-32203311
- **لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ　فون : 042-37311679
- **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار　فون : 041-2632625
- **کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور　فون : 058274-37212
- **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن　فون : 022-2620122
- **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ　فون : 061-4511192
- **اوکاڑہ**: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال　فون : 044-2550767
- **راولپنڈی**: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ　فون : 051-5553765
- **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ　فون : 068-5571686
- **نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB　فون : 0244-4362145
- **سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ　فون : 071-5619195
- **گوجرانوالہ**: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ　فون : 055-4225653
- **پشاور**: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر

WWW.dawateislami.net, **E.mail**:ilmia@dawateislami.net

اِجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"ہر صحابی جنّتی ہے" کے ١٣ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ١٣ "نیّتیں"

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبراني، ٦/١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: {١} بغیر اچھّی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
{٢} جتنی اچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{١} ہر بار حمد و {٢} صلوٰۃ اور {٣} تعوُّذ و {٤} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ کے اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ {٥} رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخِر {٦} حتَّی الوسع باوُضو اور {٧} قبلہ رُو مطالَعہ کروں گا۔ {٨} قرآنی آیات اور {٩} احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔ {١٠} جہاں جہاں "اللہ" کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {١١} جہاں جہاں "سرکار" کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم {١٢} نیز صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین کے نام کے ساتھ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پڑھوں گا۔ {١٣} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن و خوبی سر انجام دینے کے لیے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجِم کُتُب (٦) شعبۂ تخریج [1]

1 . . . تادمِ تحریر (ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ) 10 شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (۷) فیضانِ قراٰن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات و صالحات (۱۱) شعبہ امیرِ اہلسنّت (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیا و علما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱٦) عربی تراجم۔ (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)

"المدینۃ العلمیہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "المدینۃ العلمیۃ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے ۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

اِس امت کے بہترین لوگ

صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان وہ مقدس ہستیاں ہیں جنہوں نے نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن و جمال کو ایمانی نظروں سے دیکھا، صحبتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فیضیاب ہوئے، آفتابِ رسالت سے نورِ معرفت حاصل کر کے آسمانِ ولایت پر چمکے اور گلستانِ کرامت میں گلاب کے پھولوں کی طرح مہکے اور "صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان" کے معزز لقب سے سرفراز ہو کر اس امت کے لئے نجومِ ہدایت قرار پائے۔

سَیِّدُ الۡمُبَلِّغِیۡن، رَحۡمَةٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اس امت میں افضل ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی فضیلت و مدح بیان فرمائی، ان کے بہترین عمل، عمدہ اخلاق اور حسنِ ایمان کا تذکرہ فرمایا اور ان نُفُوسِ قُدۡسِیَّہ کو دنیا ہی میں اپنی رضا کا مژدہ سنایا چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ

(پ ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی عزت و توقیر کا حکم ارشاد فرمایا چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو کہ وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔[1]

یقیناً صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی شان بہت اعلیٰ وارفع ہے، ان مقدس ہستیوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بے حد فضل و کرم ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان پاکیزہ نفوس کی محبت دل میں بساتے ہوئے ان کی پاکیزہ حیات کا مطالعہ کریں اور دونوں جہاں میں کامیابی کے لیے ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے مجلس المدینۃ العلمیۃ سے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ صحابیٔ رسول، کاتبِ وحی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی مبارک سیرت کو کتابی صورت میں "فیضانِ امیر معاویہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ)" کے نام سے مرتب کیا جائے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب پر شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (المدینۃ العلمیۃ) کے 5 اسلامی بھائیوں نے کام کرنے کی سعادت حاصل کی بالخصوص ابو سلمان محمد عدنان چشتی مدنی، ابو عاطر محمد ناصر جمال عطاری اور آصف جہانزیب عطاری سَلَّمَہُمُ اللّٰہُ الۡبَارِی نے خوب کوشش کی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

مجلسِ اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیّہ (دعوتِ اسلامی) شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت

۱۰ جُمادی الآخرہ ۱۴۳۷ھ مطابق 11 مارچ 2016ء

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، ۲/۴۱۳، حدیث: ۶۰۱۲ مختصراً

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حِلْم ہو تو ایسا!

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں قبولِ اسلام کے لیے لوگ جوق در جوق حاضر ہوا کرتے۔ ایک دن یمنی بادشاہوں کی اولاد سے حضرت سیّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وفد کی صورت میں بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں قبولِ اسلام کے لیے حاضر ہوئے تو انہیں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

1 . . . مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

نے بتایا کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے تین دن پہلے ہی تمہارے آنے کی بشارت ارشاد فرما دی تھی۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ان پر بے حد شفقت فرمائی، ان کے لیے اپنی چادر مبارک بچھا دی، اپنے قریب بٹھایا، منبرِ اقدس پر ان کے لیے تعریفی کلمات ارشاد فرمائے، برکت کی دُعا فرمائی اور ان کے قیام کے لیے مکان کی نشاندہی کا کام ایک قریشی نوجوان کے سپرد فرمایا۔ (اتفاق سے یہ قریشی نوجوان بھی ایک سردارِ مکہ کا فرزند تھا لیکن درسگاہِ نبوت سے فیض یاب ہونے اور صحبتِ مصطفےٰ سے اخلاق و آداب سیکھنے کی برکت سے اس کے مزاج میں ذرہ برابر بھی سرداروں والی بات نہ تھی) نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا حکم پاتے ہی وہ نوجوان فوراً حضرت سیِّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ چل دیا۔ حضرت سیِّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اونٹنی پر سوار تھے جبکہ وہ قریشی نوجوان ساتھ ساتھ پیدل چل رہا تھا۔ چونکہ گرمی شدید تھی اس لیے کچھ دیر پیدل چلنے کے بعد اس قریشی نوجوان نے حضرت سیِّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا: ”گرمی بہت شدید ہے، اب تو میرے پاؤں اندر سے بھی جلنے لگے ہیں۔ آپ مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیجیے۔“ حضرت سیِّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے صاف انکار کردیا۔ اس قریشی نوجوان نے کہا: کم از کم اپنے جوتے ہی پہننے کے لیے دے دیجیے تاکہ میں گرمی سے بچ سکوں۔“ حضرت سیِّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو بادشاہوں

کالباس پہن سکیں۔ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ میری اونٹنی کے سائے میں چلتے رہو۔“ یہ سن کر اس قریشی نوجوان نے نہایت تحمل کا مظاہرہ کیا اور زبان سے بھی جوابی کاروائی نہ کی۔ وقت گزرتا گیا اور وہ قریشی نوجوان پورے ملکِ شام کا گورنر بن گیا۔ ایک بار حضرت سیّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسی قریشی نوجوان کے پاس آئے جو کہ اب گورنر بن چکا تھا۔ تو وہ قریشی نوجوان آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ نہایت احترام سے پیش آیا اور ماضی کے اس واقعے کا بدلہ لینے کے بجائے حضرت سیّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور فرمایا: میرا تخت بہتر ہے یا آپ کی اونٹنی کی کوہان؟ حضرت سیدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں اس وقت نیا نیا مسلمان ہوا تھا اور جاہلیت کا رواج وہی تھا جو میں نے کیا۔ اب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اسلام سے سرفراز فرمایا ہے اور آپ نے جو کچھ کیا وہی اسلام کا طریقہ ہے۔ حضرت سیّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس قریشی نوجوان کے رَوَیّے سے اس قدر متأثر ہوئے کہ آپ نے فرمایا: ”کاش میں نے انہیں اپنے آگے سوار کیا ہوتا۔“(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ تکلیف برداشت کرنے کے باوجود حسنِ سلوک سے پیش آنے والے یہ بُردبار قریشی نوجوان کون تھے؟ یہ

---

(1) ... معجم صغیر، من اسمه یحیی، ۲/۱۴۳، مسند بزار، مسند وائل بن حجر، ۱۰/۳۴۵، حدیث: ۴۴۷۵، تاریخ المدینۃ المنورۃ، وفاۃ وائل بن حجر الحضرمی، ۲/۵۷۹، الاصابۃ، وائل بن حجر، ۶/۴۶۶، رقم: ۹۱۲۰ ملخصاً

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلیلُ القدر صحابی اور کاتبِ وحی حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ اس واقعے میں ہمارے لیے درس ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے عفو و درگزر سے کام لیں اور ہر ایک کے ساتھ محبّت بھرا سُلوک کرنے کی کوشش کریں۔

حساب میں آسانی کے تین اسباب

حضرتِ سیّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ (قیامت کے دن) اُس کا حساب بہت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: (1) جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور (2) جو تم سے تعلُّق توڑے تم اُس سے تعلُّق جوڑو اور (3) جو تم پر ظُلم کرے تم اُسے مُعاف کر دو۔[1] آپ بھی نیّت فرمالیجیے کہ کسی کی جانب سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرکے نہ صرف اُسے مُعاف کر دوں گا بلکہ جہاں تک ہوسکا اُسے راحت پہنچا کر دلجوئی بھی کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۴/ ۱۸، حدیث: ۵۰۶۴

اسمِ گرامی اور لقب وکنیت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ نامی اسمِ گرامی ”معاویہ“ ہے۔[1] کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا نام ”معاویہ“ تھا[2] جیسا کہ شارحِ بخاری حضرت علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”معاویہ“ نام کے ۲۰ سے زائد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں۔[3]

---

1 . . . سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ۲۸۵/۴

2 . . . خبردار! شیطان یہ وسوسہ نہ ڈالے کہ لغت (Dictionory) میں تو لفظِ معاویہ کا معنی درست نہیں لہٰذا یہ نام نہیں رکھنا چاہئے؟ یاد رہے! لغت میں معاویہ کے اچھے معنی بھی ہیں جیسے بہادر اور بلند آواز نیز شیطان کے اس وار کو ناکام بنانے کے لیے یہ قاعدہ ذہن نشین کر لیجئے کہ نبیٔ رحمت شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ اگر کسی نام کا معنی درست نہ ہوتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ نام ہی تبدیل فرما دیتے لیکن ”معاویہ“ وہ خوبصورت نام ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک سے کئی مرتبہ ادا ہوا، اسی نام سے پکار کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دعا سے نوازا اور اسے تبدیل نہ فرمایا۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ کسی نام کو صحابیٔ رسول سے نسبت حاصل ہو جائے تو اس میں لغت نہیں دیکھی جاتی بلکہ نسبت کی برکتیں پانے کے لیے وہ نام رکھا جاتا ہے۔

3 . . . عمدۃ القاری، کتاب العلم، باب من یرد اللّٰہ بہ۔۔۔الخ، ۲۹/۲، تحت الحدیث: ۷۱

جب مطلقاً معاویہ بولا جائے تو اس سے مراد حضرت امیر معاویہ ابن ابوسفیان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) ہوتے ہیں۔[1] آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" ہے، لقب "نَاصِرٌ لِدِینِ الله" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کے مددگار) ہے اور "نَاصِرٌ لِحَقِّ الله" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حق کے مددگار) بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا لقب ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔[2]

ولادت

شارحِ بخاری حضرت علامہ ابوالفضل احمد بن علی ابنِ حجر عسقلانی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت بعثتِ مبارکہ سے پانچ سال قبل (تقریباً ۶۰۴عیسوی) میں ہوئی اور یہی قول زیادہ مشہور ہے۔[3]

سلسلۂ نسب

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سلسلۂ نسب "عبدِ مَناف" پر نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سلسلۂ نسب سے جا ملتا ہے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/۱۱۴

2 . . . تاریخ الخمیس، ذکر خلافۃ معاویۃ ... الخ، ۲/۲۹۱، سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ۴/۲۸۵، مورد اللطافۃ فی من ولی السلطنۃ والخلافۃ، معاویۃ بن ابی سفیان، ۱/۶۴

3 . . . الاصابۃ، ذکر من اسمہ معاویۃ، ۶/۱۲۰

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نسب مبارک ملاحظہ فرمائیں: ”محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبدِ مَناف۔“[1]

حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: ”معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن اُمَیّہ بن عبدِ شَمس بن عبدِ مناف۔“[2] اسی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدۂ محترمہ کا نسب بھی ”عَبدِ مَناف“ پر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے مل جاتا ہے، ”معاویہ بن ہِنْد بنتِ عُتْبہ بن ربیعہ بن عبدِ شَمس بن عبدِ مَناف۔“[3] اسی لیے حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نسبی اعتبار سے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رشتہ داروں میں سے ہیں۔

والدین کا تعارف اور قبولِ اسلام

حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد حضرت سیِّدنا ابوسفیان اور والدہ حضرت سیِّدتنا ہِنْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فتحِ مکہ (۸ ہجری مطابق 629 عیسوی) کے روز سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔[4]

---

1 . . . السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ذکر سرد النسب الزکی من محمد الی آدم، ص ۵

2 . . . الاصابۃ، معاویۃ بن ابی سفیان، ۶/ ۱۲۰

3 . . . اسد الغابۃ، ھند بنت عتبۃ، ۷/ ۳۱۶

4 . . . زرقانی علی المواھب، کتاب المغازی، ذکر غزوۃ احد، ۲/ ۴۴۰

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد حضرت سیدنا ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قبیلۂ قریش کی شاخ بنواُمیّہ کی اہم ترین شخصیت تھے یہی وجہ ہے کہ ابوجَہل کے غزوۂ بدر میں قتل ہونے کے بعد تمام قبائل کی مُتَّفقہ رائے سے آپ سردارِ مکہ منتخب ہوئے۔ فتحِ مکہ کے دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام قبول کیا اوراسی روز نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدنا ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر کو ''دارُ الامان''یعنی امن کا گھر قرار دے کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خصوصی امتیاز سے نوازا۔[1] حضرت سیّدنا ابو سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی تمام تر کوششیں دینِ اسلام کی سربلندی میں صرف فرمائیں۔ اس دوران آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بہت قربانیاں دیں اور اپنی جرأت و بہادری کا عملی مظاہرہ فرمایا یہاں تک کہ اپنی دونوں آنکھیں راہِ خدا میں قربان کردیں چنانچہ

جب حضرت سیدنا ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوۂ حُنَین میں حاضر ہوئے تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کومالِ غنیمت سے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ عطا فرمائے اور آپ کے دونوں فرزند حضرت سیّدنا امیر معاویہ اور

---

1 . . . السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، اسلام ابی سفیان بن الحارث۔۔۔الخ، ص ۴۶۹ ملخصاً، زرقانی علی المواھب، کتاب المغازی، باب غزوۃ الفتح الاعظم، ۳/۴۱۷۔ ۴۲۲ ملتقطاً، اسد الغابۃ، ابوسفیان صخر بن حرب، ۶/۱۵۷

حضرت سیِّدنا یزید بن ابی سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہما کو بھی اتنا ہی عطا فرمایا۔ غزوۂ طائف میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے شرکت کی اور اس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک آنکھ شہید ہوئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دوسری آنکھ جنگِ یرموک میں شہید ہوئی۔ یاد رہے جنگِ یرموک کے سپہ سالار حضرت سیدنا ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فرزند حضرت سیِّدنا یزید بن ابی سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔[1] (یہ یزید پلید کے چچا تھے، وہ بد بخت تھا لیکن والد اور چچا خوش بخت تھے) دونوں آنکھوں کا راہِ خدا میں شہید ہو جانا یہ کس قدر عظمت کی بات ہے لیکن یہ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عظمت کا ذاتی پہلو ہے آپ کے مقام و مرتبے کو پہچاننے کے لیے آپ کے اہلِ خانہ کے عظیم کردار کو ملاحظہ فرمائیے۔

لختِ جگر بارگاہِ رسالت میں

ایک موقع پر حضرت سیِّدنا ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ! میری تین باتیں قبول فرمائیے: "(١) اُمِّ حبیبہ بنت ابی سفیان عرب میں سب سے حسین و جمیل ہیں میں ان کا نکاح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کرتا ہوں (٢) معاویہ کو اپنا کاتب بنالیجیے (٣) مجھے لشکر کا امیر مقرر فرمادیجیے تاکہ میں کفار سے ایسے ہی لڑوں جیسے مسلمانوں سے لڑتا تھا۔" نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر سوال پر اپنی رضا مندی کا اظہار فرمایا۔ حضرت

---

1 . . . اسد الغابة، ابوسفیان صخر بن حرب، ٦/١٥٨

سیّدنا ابوزُمیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر حضرت سیّدنا ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال نہ کرتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا نہ فرماتے اس لیے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے تھے۔[1]

ضروری وضاحت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدتنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے چھ یا سات ہجری میں نکاح فرمایا تھا اور اس وقت حضرت سیّدنا ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام نہیں لائے تھے لیکن بارگاہِ رسالت میں دوبارہ التجا کرنا نئے نکاح کے لیے نہ تھا بلکہ نکاح کی تجدید کے لیے تھا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطا کی کیا بات ہے، بارگاہِ رسالت کا سوالی خالی ہاتھ نہیں جاتا بلکہ اپنے من کی مراد پاتا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان پر سائل کے سوال کے جواب میں "نہ" جاری نہیں ہوا، اس بات کو بیان کرنے کے لیے شارح

---

1 . . . مسلم، کتاب المناقب، باب من فضائل ابی سفیان۔۔۔الخ، ص۱۳۵۸، حدیث: ۱۶۸

2 . . . شرح مسلم للنووی، کتاب فضائل الصحابۃ، فضائل ابی سفیان صخر۔۔۔الخ، الجز: ۸، ۱۶/ ۶۳

بخاری امام ابنِ حجر عَسقلانی اور امام شہاب الدین احمد قسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے فَرَزْدق کا یہ شعر نقل فرمایا ہے:

مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِی تَشَهُّدِهٖ　　　لَوْلَا التَّشَهُّدُ كَانَتْ لَاءُهٗ نَعَمُ

یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کلمہ "لا" تشہُّد میں ہی فرمایا اگر تشہُّد نہ ہوتا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا "لا (یعنی نہیں)" بھی "نَعَم (یعنی ہاں)" ہوتا۔[1] اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا　　　"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

سعادت مند فرزند

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے والد ماجد حضرت سیّدنا ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جنازہ پڑھایا۔[2]

سیّدتنا ہند کی پیارے آقا سے محبت

حضرت سیّدنا ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح حضرت سَیِّدَتُنا ہِنْد بنت عُتْبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی قبولِ اسلام کے بعد اپنی تمام تر کوششیں دینِ اسلام کی

---

1 . . . فتح الباری، کتاب الادب، باب حسن الخلق۔۔۔الخ، ۱۱/۳۸۷، تحت الحدیث: ۶۰۳۴، ارشاد الساری، کتاب الادب، باب حسن الخلق۔۔۔الخ، ۱۳/۶۶، تحت الحدیث: ۶۰۳۴

2 . . . شذرات الذھب، سنۃ احدی وثلاثین، ۱/۲۳

سربلندی میں صرف فرمائیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی صحابیات کی مبارک صف میں شامل ہو گئیں اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سارے جہاں سے بڑھ کر چاہنے لگیں چنانچہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ہِنْد بنتِ عُتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! (اسلام لانے سے قبل) روئے زمین پر آپ کے گھر والوں سے زیادہ کسی گھر والوں کا رُسوا ہونا مجھے محبوب نہ تھا۔ مگر اب میرا حال یہ ہے کہ روئے زمین پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر والوں سے زیادہ کسی گھر والوں کا عزت دار ہونا مجھے پسند نہیں۔[1] مزید بارگاہِ رسالت میں ہدیہ بھیج کر بھی اپنی دِلی عقیدت کا اظہار فرمایا چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں ہدیہ

حضرت سیِّدنا ابو حُصَین ہُذلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جب حضرت ہِنْد بنت عُتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اسلام لائیں تو اپنی خادِمہ کے ہاتھ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں بکری کے دو بھنے ہوئے بچے بطورِ ہدیہ بھیجے۔ اُس وقت حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وادیٔ اَبطح میں جلوہ فرما تھے۔ خادِمہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خیمہ کے قریب پہنچی سلام عرض کیا اور خیمہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی تو

---

[1] . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ذکر ھند بنت عتبة ۔۔۔ الخ، ۲/۵۶۷، حدیث: ۳۸۲۵

اس وقت رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا اُمِّ سَلَمہ، اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور بنو عبد المطلب کی بعض خواتین بھی حاضر تھیں۔

خادِمہ نے عرض کیا: کہ میری مالکہ حضرت ہند بنتِ عُتبہ نے یہ ہدیہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھیجا ہے اور انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معذرت چاہتے ہوئے عرض کی ہے کہ ان دِنوں ہماری بکریوں نے تھوڑے بچے جنے ہیں (ورنہ آپ کی شان کے لائق ہدیہ بھیجا جاتا، بہر حال یہ معمولی ہدیہ حاضر خدمت ہے) نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ہند بنت عُتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو دعا سے نوازا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری بکریوں میں برکت فرمائے اور ان میں اضافہ فرمائے۔ اس کے بعد وہ خادمہ اپنی مالکہ حضرت ہِنْد بنتِ عُتْبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس واپس آئی اور بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملنے والی دعا کی خبر سنائی۔ حضرت ہند بنت عُتْبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا دعائیہ کلمات سن کر نہات خوش ہوئیں، ان کی خادمہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد ہماری بکریوں کی تعداد میں ایسی کثرت اور زیادتی ہوئی جو اس سے قبل ہم نے نہ دیکھی تھی، حضرت ہند رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی تھیں یہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعائے برکت کا نتیجہ ہے اور فرماتیں کہ اللہ تعالٰی کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت فرمائی، حضرت ہِنْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اس موقع

پر یہ بھی فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دھوپ میں کھڑی ہوں اور ایک سایہ میرے قریب ہے، لیکن میں اس سایہ کو پانے پر قادر نہیں ہوں، اسی دوران رحمتِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے قریب تشریف لائے جس کی برکت سے میں اس سایہ کو پانے میں کامیاب ہو گئی۔(یعنی کفر کی دھوپ سے نکل کر اسلام کے سایہ میں آپہنچی)[1]

حضرت سیّدتنا ہِنْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عہدِ صدیقی میں جنگِ یرموک میں اپنے شوہر حضرت سیّدنا ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ شریک ہوئیں۔[2] خلافتِ فاروقی میں جس دن امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدِ ماجد حضرت سیّدنا ابو قُحافہ عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انتقال فرمایا، عین اسی دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بھی وفات ہوئی۔ آپ نہایت فَصیح و بَلیغ اور عقلمند خاتون تھیں[3] حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بھی احادیث روایت کیں۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، ھند بنت عتبۃ، ۷۰/۱۸۴

2 . . . اسد الغابہ، ھند بنت عتبۃ، ۷/۳۱۷، تاریخ ابن عساکر، ھند بنت عتبہ، ۷۰/۱۶۶، البدایۃ والنھایۃ، سنۃ اربع عشرۃ من الھجرۃ، ذکر من توفی۔۔۔الخ، ۵/۱۲۱

3 . . . اسد الغابہ، ھند بنت عتبۃ، ۷/۳۱۷

4 . . . مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی، ۸/۲۴۳، تحت الحدیث: ۴۴۶۶، تاریخ ابن عساکر، ھند بنت عتبۃ، ۷۰/۱۶۶

صورت وسیرتِ مبارکہ

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **دراز قامت** تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا **رنگ** سفید و خوبصورت اور **شخصیت رعب دار** تھی۔ سر اور داڑھی مبارک میں مہندی لگایا کرتے تھے جس کے رنگ کے سبب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی داڑھی سونے کی طرح معلوم ہوتی تھی۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حلیم و بُردبار،** باوقار، مالدار اور لوگوں میں سردار تھے، کرم فرمانے والے اور بہر صورت انصاف قائم کرنے والے تھے۔[2]

حضرت سیدنا ابوالحسن علی بن محمد جَزری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت **خوبصورت، گورے رنگ والے** تھے۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: ”معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عرب کے کِسریٰ[3] ہیں۔“[4] نیز حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اکثر سیاہ **عمامہ** باندھتے تھے۔[5]

---

1 . . . الاصابة، معاوية بن ابی سفيان، ۶/۱۲۰، البداية والنهاية، سنة ستين من الهجرة النبوية، وهذه ترجمة معاوية۔۔۔الخ، ۵/۶۱۹، اسدالغابه، معاويةبن صخرابی سفيان، ۵/۲۲۳، تاريخ الخلفاء، معاويةبن ابی سفيان، ص ۱۵۵

2 . . . البدايةوالنهاية، سنةستين من الهجرةالنبوية، وهذه ترجمةمعاوية۔۔۔الخ، ۵/۶۱۹

3 . . . فارس (ایران) کے بادشاہ کو کِسریٰ کہتے ہیں۔ فرعون کا خواب، ص ۳

4 . . . اسدالغابه، معاويةبن صخر، ۵/۲۲۲

5 . . . مراٰۃ المناجیح، ۲/۳۴۴ ملخصاً

حضرت سیدنا حسین بن محمد دِیار بَکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بادشاہ تھے، رعب ودبدبہ والے، دوراندیش، بہادر، سخی، بُرْدبار اور سردار تھے، گویا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پیدا ہی بادشاہت کے لئے ہوئے تھے۔ (1)

سبز لباس بھی زیب تن فرماتے

حضرت اسحاق بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سبز چادر اوڑھ رکھی تھی۔ (2)

سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بچپن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن لوگوں نے اپنے کارناموں کے سبب دنیا میں نام کمایا، ان کی اس کامیابی کے پیچھے والدین کی اچھی تربیت اور برائیوں سے پاک صحبت کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدِ محترم صحابیٔ رسول حضرت سیدنا ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جن کا نام صَخْر اور کنیت ابو حَنْظَلہ بھی ہے۔ (3) زمانۂ جاہلیت میں سردارِ مکہ تھے، جو شجاعت و بہادری

---

1 . . . تاریخ الخمیس، ذکر خلافۃ معاویۃ، ۲/۲۹۲

2 . . . طبقات ابن سعد، معاویۃ بن ابی سفیان، ۶/۲۳ مکتبۃ الخانجی

3 . . . عمدۃ القاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب ذکر معاویۃ بن ابی سفیان، ۱۱/۴۸۷

اور سیاست و حکمرانی کے علاوہ اپنی ذاتی خُصوصیات کے سبب عرب کے ممتاز لوگوں میں جانے جاتے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صحبت اور تربیت نے سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر اپنا خوب رنگ جمایا، جس کی بدولت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی عظمت کے پیکر بن گئے، مزید پڑھنے لکھنے کے شوق اور اس کی تکمیل کے سبب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شخصیت اور ممتاز و نُمایاں ہو گئی۔

بچپن سے ہی عظمتوں کا ظہور

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے ہِنْد بنت عُتْبہ کو مکۂ مکرمہ میں دیکھا، ان کا چہرہ گویا چاند کا ٹکڑا تھا اور ان کے پاس ایک بچہ کھیل رہا تھا ایک (دور اندیش) شخص وہاں سے گزرا تو وہ بچے کے بارے میں پیش گوئی کرتے ہوئے کہنے لگا: "اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اپنی قوم کا سردار بنے گا۔" یہ سن کر حضرت ہِنْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: "اگر یہ سارے عرب کا سردار نہ بنے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے موت دے"۔ وہ بچے حضرت سیّدنا معاویہ بن ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تھے۔[1]

حضرت سیدنا صالح بن کیسان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت فرماتے ہیں: عرب کے بعض صاحبِ بصیرت لوگوں نے سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بچپن میں

---

1 . . . البدایۃ والنھایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، ھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۵/ ۶۲۰

دیکھا تو ان میں سے ایک نے کہا: میرا خیال ہے کہ عنقریب یہ بچہ اپنی قوم کا سردار بنے گا۔ جب یہ بات ان کی والدہ حضرت ہند رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سنی تو فرمانے لگیں: میں اس کو روؤں اگر یہ صرف اپنی قوم کا سردار بنے۔[1]

اسی طرح ایک روز جبکہ سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چھوٹے بچے تھے حضرت سیّدنا ابوسفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نظر آپ پر پڑی تو فرمایا: ''بے شک میرا یہ بڑے سر والا بیٹا اپنی قوم کا سردار بننے کے لائق ہے، حضرت ہند رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے یہ سن کر فرمایا: ''صرف اپنی قوم کا سردار! (اتنی خوبیوں کے باوجود) اگر یہ سارے عرب کا سردار نہ بنے تو ستیاناس ہو۔[2]

سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جوانی اور زمانۂ جاہلیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اعلانِ نبوت سے پانچ سال پہلے مکہ مکرمہ میں ہوئی اس حساب سے بوقتِ ہجرت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر ۱۸ سال تھی اور آپ جوان تھے، لیکن سردارِ مکہ کے گھر میں تربیت پانے اور کفارِ مکہ کے درمیان رہنے کے باوجود اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں اور جنگوں میں آپ کی

---

1 . . . البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، ھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۵/۶۲۰

2 . . . الاصابۃ، معاویۃ بن ابی سفیان، ۶/۱۲۱، البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ، و ھذہ ترجمۃ معاویۃ۔الخ، ۵/۶۲۰

شمولیت مَنْقول نہیں ،یعنی زمانۂ جاہلیت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دامن ایذائے مسلم کے بد نُما داغ سے پاک وصاف رہا اور یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا آپ پر کرم تھا۔

حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب چھوٹے تھے تو مشرکینِ مکہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے حضرت سیّدنا خُبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو تختہ دار پر کھڑا کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اہلِ مکہ کے لئے بد دعا کی۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے میرے باپ نے زمین پر لٹا دیا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اگر زمین پر لیٹ جائیں تو بد دعا کا اثر نہیں ہوتا۔ اس بد دعا سے حضرت سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر ایک اِضْطرابی کیفیت طاری ہوگئی، مجھ پر اس بد دعا کا یہ اثر ہوا کہ کئی سالوں تک میری شہرت ختم رہی۔ کہتے ہیں کہ جتنے آدمی بھی سولی پر چڑھاتے وقت موجود تھے ایک سال کے اندر اندر سب مر کَھپ گئے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ظاہر ہونے والے معجزات اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ذات سے صادِر ہونے والی برکات مذہبِ اسلام کی حقانیت واضح کرنے کے لئے کافی تھیں، مگر دشمنانِ اسلام سب کچھ دیکھتے اور جانتے بوجھتے ہوئے بھی بُغض و عَداوت کے سبب ایمان نہ لاتے تھے، لیکن جن لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قلبِ سلیم

---

(1) . . . شواهد النبوة، رکن رابع، ص ۱۰۰، البداية والنهاية، سنة اربع من الهجرة النبوية، غزوة الرجيع، ۳/۲۰۶، سیرت ابن هشام، ذکر يوم الرجيع فی سنة ثلاث، ص ۳۷۱

کی نعمت سے نوازا تھا وہ ہدایت کا اثر قبول کرتے تھے اور ایمان کی نعمت سے سرفراز ہوتے تھے۔سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی انہیں خوش نصیب لوگوں میں سے تھے۔سیدنا خُبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بے مثال قربانی اور ان کی بد دعا کی قبولیت کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ملاحظہ فرمایا، نیز پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مکی زندگی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے گزری تھی، اس کے علاوہ آپ کی بہن اُمُّ المؤمنین سیدتنا اُمِّ حَبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اوائلِ اسلام میں حبشہ کی طرف ہجرت کرنا اور بعد ازاں نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح میں آنا، یہ وہ تمام چیزیں تھیں جس کے سبب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دِل میں کفر سے نفرت اور اسلام کی محبت پیدا ہوئی، غالباً یہی وہ اسباب تھے جن کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسلام کے خلاف ہونے والے اِقْدامات و جنگ و جِدال میں شریک نہ ہوئے اور پھر اپنے اسلام کو فتحِ مکہ کے روز ظاہر فرمایا جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدین کے ساتھ ساتھ مکے والے بھی اسلام لے آئے تھے۔

قبولِ اسلام

حضرت سیدنا عمر بن عبد اللہ عَنْسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: جب حُدَیبیہ کے موقع پر نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قریش نے بیتُ اللہ سے روک کر مقامِ رَاُح میں ٹھہرنے پر مجبور کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس موقع پر ایک معاہدہ

کیا تو اس وقت میرے دل میں اسلام آچکا تھا پھر جب میں نے اس کا ذکر اپنی والدہ سے کیا تو انہوں نے کہا: اپنے والد کی مخالفت سے ڈرو یا اپنی راہ جدا کرلو اور اگر دوسری صورت اختیار کی تو تمہارا کھانا تک روک دیا جائے گا۔" میرے والدان دنوں (تجارت کے سلسلے میں) حُباشہ (سال میں آٹھ دن لگنے والے بازار) گئے ہوئے تھے۔ میں اسلام لے آیا اور اسے خفیہ رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حُدَیبیہ سے رخصت ہوئے تو میں آپ پر ایمان لاچکا تھا اور یہ بات میں نے اپنے والد سے چُھپا رکھی تھی پھر جب نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عمرے کی قضا فرمانے تشریف لائے تو اس وقت بھی میں مومن تھا۔ جب میرے مسلمان ہونے کا علم میرے والد کو ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا: تمہارا بھائی تم سے بہتر ہے کیونکہ وہ میرے دین پر ہے۔ میں نے کہا: "میں خود بھی ایسی برتری نہیں چاہتا۔" پھر جب نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فتحِ مکہ کے موقع پر تشریف لائے تو میں نے اپنا اسلام ظاہر کیا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا خیر مَقدَم فرمایا اور یوں میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کاتِب بن گیا۔[1]

مفسرِ شہیر، حکیم الامت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ایمانِ امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ

1 . . . طبقات ابن سعد، معاویۃ بن ابی سفیان، ۶/۱۶، مکتبۃ الخانجی

امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خاص صُلْحِ حُدَیبیہ کے دن ۷ ہجری (۶۲۸عیسوی) میں اسلام لائے مگر مکہ والوں کے خوف سے اپنا اسلام چھپائے رہے، پھر فتحِ مکہ کے دن اپنا اسلام ظاہر فرمایا۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ وہ فتحِ مکہ کے دن ایمان لائے وہ ظہورِ ایمان کے لحاظ سے کہا۔[1]

اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مذہبِ اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہو گئے۔ فتحِ مکہ کے بعد ہونے والے غَزوۂ حُنَین میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شرکت فرمائی اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ کو ہَوازِن کے مالِ غنیمت میں سے سو(100)اونٹ اور چالیس(40)اوقیہ سونا عطا فرمایا جس کا وزن حضرت سیدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کیا تھا، اسی طرح جنگِ یمامہ میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شرکت فرمائی۔[2]

آپ مُؤَلَّفَۃُ الْقُلُوب میں سے نہ تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مُؤَلَّفَۃُ الْقُلُوب[3] میں سے ہرگز نہ تھے جیسا کہ جَلیلُ القدر مُفَسِّرین

---

1 . . . البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الہجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ۔الخ، ۵/ ۶۱۹ ملخصاً، امیر معاویہ، ص ۴۱

2 . . . البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الہجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۵/ ۶۱۹ ملخصاً، تہذیب الاسماء واللغات، معاویۃ بن ابی سفیان، ۲/ ۴۰۶

3 . . . مؤلفۃ القلوب سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اسلام کی طرف مائل کرنے لئے زکوٰۃ دی جائے۔ لغۃ الفقہاء، ص ۴۸۱

حضرت امام ابو بکر عَبْدُ الرَّزّاق بن ہُمام صَنْعانی، حضرت امام محمد بن جریر طبری، حضرت امام ابنِ ابی حاتِم رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مُؤَلَّفَۃُ القُلُوب میں شمار نہیں کیا بلکہ بنو اُمیّہ کے مُؤَلَّفَۃُ القُلُوب میں صرف حضرت ابو سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام ذکر کیا ہے۔[1]

حضرت علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مُؤَلَّفَۃُ القُلُوب میں سے ہونا بعید ہے۔ وہ ان میں سے کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحی اور اس کی قِراءت پر مقرر فرمایا اور انہیں اپنے آپ سے ملا لیا نیز سیّدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خلافت میں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حالت اور بھی زیادہ ظاہر و واضح ہے البتہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد ضرور مُؤَلَّفَۃُ القُلُوب میں سے تھے۔[2]

حضرت سیدنا امام احمد بن حجر مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: یاد رہے کہ غَزوہِ حُنَین کے موقع پر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو مال عطا فرمایا تھا وہ تالیفِ قلبی کے لیے نہ تھا بلکہ شاہی عطیہ تھا، جیسا کہ سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَحرین سے آنے والے مال میں سے حضرت سیدنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو

---

1 ... تفسیر طبری، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۶۰، ۶/۳۹۹، تفسیر عبدالرزاق، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۶۰، ۲/۱۵۷، تفسیر ابن ابی حاتم، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۶۰، ۶/۱۸۲۲

2 ... تفسیر قرطبی، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۶۰، ۴/۸۸

بھی اتنا روپیہ عطا فرمایا کہ حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اٹھا بھی نہ سکے۔ اس عطیۂ خسروانہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُؤَلَّفَةُ الْقُلُوب میں داخل ہوں، غرضیکہ عطایا نبویہ اور ہیں اور تالیفِ قلب (یعنی دل جوئی) کچھ اور چیز۔ امیر معاویہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو یہ عطیہ پہلی قسم سے ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ امیر معاویہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو یہ عطیہ حضرت ابوسفیان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی زیادتیٔ تالیفِ قلب کا باعث بن گیا ہو جیسے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فتحِ مکہ کے دن اعلان فرما دیا تھا کہ جو ابوسفیان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے گھر میں پناہ لے اسے امان ہے گویا سیدنا ابو سفیان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا گھر دارالامان بنا دیا۔ کیوں؟ صرف ابوسفیان کے تالیفِ قلب کے لیے۔[1]

اَزواج و اولاد

حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عقدِ نکاح میں درجِ ذیل چار خواتین آئیں جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اولاد بھی عطا فرمائی۔

(۱) مَیسون بنت بحدل کلبی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو بے پناہ فہم و فِراست اور تقویٰ و پرہیز گاری جیسی اعلیٰ صفات سے نوازا تھا۔[2] شریعت کے معاملے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بے حد مُحتاط تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا

---

1 . . . تطہیر الجنان، الفصل الاول، فی اسلام معاویۃ، ص ۸ ملخصاً، امیر معاویہ، ص ۴۳ ملخصاً

2 . . . البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، ذکر من تزوج من النساء۔۔۔الخ، ۵/۱۵۰

شمار تابِعِیّات میں ہوتا ہے چنانچہ حضرت سیدنا حسن بن محمد صَغانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میسون بنت بحدل امیرِ معاویہ کی زوجہ ہیں اور تابِعِیّات میں شامل ہیں۔[1] حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اکثر اولاد انہیں سے ہے: یزید، اَمَۃ رَبِّ الْمَشَارِق، رَمْلہ، ہِنْد۔[2]

(۲) فاختہ بنت قَرَظَۃ: ان سے حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دو اولادیں ہوئیں: (۱) عبد الرحمٰن اور (۲) عبد اللہ۔[3]

(۳) کنود بنت قَرَظَۃ: یہ فاختہ بنت قَرَظَۃ کی بہن ہیں۔[4] روم کے ایک جزیرے قُبْرُس کی فتح کے وقت یہ سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ تھیں۔[5]

(۴) نائِلَۃ بنت عَمارۃ الکَلْبِیَّۃ:[6]

---

1 . . . العباب الزاخر، ۱/۲۰۰، تاج العروس، ۱۶/۵۲۹

2 . . . الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنة ستین، ذکر نسبه و کنیته ــ الخ، ۳/۳۷۲، البدایة والنهایة، سنة ستین من الهجرة النبویة، ذکر من تزوج من النساء ــ الخ، ۵/۶۵۰، تاریخ طبری، السنة الستون، ذکر نسائه وولده، ۳/۲۶۴

3 . . . البدایة والنهایة، سنة ستین من الهجرة النبویة، ذکر من تزوج من النساء ــ الخ، ۵/۶۴۹، تاریخ ابن عساکر، فاختة بنت قرظة، ۷۰/۶

4 . . . جب اُن کا انتقال ہو گیا یا نکاح باقی نہ رہا تو بعدِ عدت اِن سے نکاح فرمایا۔

5 . . . عمدة القاری، کتاب الجهاد، باب غزوة المرأة فی البحر، ۱۰/۱۹۷، تحت الحدیث: ۲۸۷۸، البدایة والنهایة، سنة ستین من الهجرة النبویة، ذکر من تزوج من النساء ــ الخ، ۵/۶۴۹، تاریخ ابن عساکر، کنود بن قرظة، ۷۰/۵۴

6 . . . تاریخ ابن عساکر، نائلة بنت عمارة، ۷۰/۱۳۵، البدایة والنهایة، سنة ستین من الهجرة النبویة، ذکر من تزوج من النساء ــ الخ، ۵/۶۴۹

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر انسان اپنی صفات کے ذریعے جانا جاتا ہے۔ اچھا اور سچا انسان ہمیشہ اپنی عظیم صفات، بلند کردار اور حسنِ اخلاق کے سبب اپنی پہچان قائم کرتا ہے اور نہ صرف زندگی میں بلکہ دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی وہ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتا ہے۔ حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اعلیٰ صفات کا مالک بنایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بے شمار نعمتوں سے نوازا اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ رحمت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اخلاقِ حَسَنہ کے جامع، اخلاقِ رَذِیلہ سے کوسوں دور اور اسلام کا مینارۂ نور تھے۔ خطابت اور وعظ و نصیحت میں اپنی مثال آپ تھے۔ حِلْم و بُردباری میں عظیم شہرت کے حامل تھے۔ بَحری و بَری جہاد میں دشمنوں کے لیے خوف کی علامت مگر خوفِ خدا کے سبب تھر تھر کانپنے والے تھے۔ چونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک جماعت میں سے ایک عظیم صحابی ہیں لہٰذا اس مبارک جماعت کا جو مقام و مرتبہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمایا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ"[1] فرما کر ابدی رضا کا جو مژدۂ جانفزا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو سنایا بلاشبہ اس میں حضرت سیدنا

---

[1] ...پ ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰

امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی شامل ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کی ساری زندگی کا احاطہ کرنا اور اس کی زندگی کے صفحات پر بکھرے تمام موتیوں کو جمع کرنا ایک مشکل کام ہے۔ حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی بیش بہا کمالات اور اوصاف رکھنے والے صحابیِٔ رسول ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چند اوصاف ملاحظہ کیجیے:

(۱) عاجزی و انکساری

اپنی تعظیم پسند نہ فرماتے

حضرت سیدنا ابو مجلز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: ایک مرتبہ حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عامر اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس تشریف لائے تو حضرت عبد اللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تعظیماً کھڑے ہو گئے جبکہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو سیدنا امیرِ معاویہ اور سیدنا عبد اللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے زیادہ بھاری جسم والے تھے، اپنے وزن کے سبب بیٹھے رہے، حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: بیٹھے رہو! بے شک میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: ''جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم

بنالے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو جانا یقیناً سعادت مَنْدی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آنے پر انصار سے فرمایا: **قُوْمُوا اِلٰی سَیِّدِکُم** یعنی اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔[2] اس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی میں حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے تمام انصار کو دو حکم دیئے: ایک حضرت (سیّدنا) سعد (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا، دوسرے ان کے اِستِقبال کے لیے کچھ آگے جانا ان کو لے کر آنا بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور اِستِقبال جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہیں بلکہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی سنّتِ قولی بھی اس لیے اِلٰی سَیِّدِکُم فرمایا۔ مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: جمہور علماء نے اس حدیث کی بنا پر فرمایا ہے: بزرگوں کے لیے قیامِ تعظیمی مُستَحَب ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عِکْرِمَہ ابن ابوجہل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت عدی ابنِ حاتِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آمد پر ان کی عزت افزائی کے لیے قیام فرمایا، حضرت (سیّدہ) فاطمہ زہرا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تشریف آوری پر تعظیمی

---

1 ۔۔۔ ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی قیام الرجل للرجل، ۴/۴۵۷، حدیث: ۵۲۲۹، مسند الطیالسی، معاویۃ بن ابی سفیان، الجزء الثانی، ص ۳۱۰، حدیث: ۱۰۵۳ واللفظ لہ

2 ۔۔۔ بخاری، کتاب الاستئذان، باب قول النبی قوموا ۔۔۔ الخ، ۴/۱۷۶، حدیث: ۶۲۶۲ ملتقطاً

قیام کرتی تھیں، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے قیامِ تعظیمی بارہا کیا ہے۔[1]

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ والی روایت کے تحت حکیمُ الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: اس حدیث نے ممانعتِ قیام کی تمام حدیثوں کی شرح کر دی کہ جو کوئی اپنے لیے قیام تعظیمی کرانا چاہے اس کے لیے نہ کھڑے ہو یا اس طرح کھڑے ہونا ممنوع ہے کہ مخدوم بیٹھا ہوا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں دَست بَستہ اور یہ عمل تکبر و غرور کے لیے ہو ضرورۃً نہ ہو تب سخت ممنوع ہے۔ عالم دین کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا یوں ہی عادل حاکم کے روبرو کھڑا ہونا خصوصًا مقدمہ والوں کا، یوں استاذ کے سامنے شاگردوں کا کھڑا ہونا مستحب ہے اگرچہ یہ حضرات بیٹھے ہوئے ہوں اور شاگرد وغیرہ کھڑے ہوں۔ ہاں مخدومین کا تَکَبُّراً انہیں کھڑا کرنا خود بیٹھے رہنا یہ مَمْنُوع ہے یہ ہی یہاں مراد ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ روایت میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی تعظیم سے منع فرمایا تو یہ در حقیقت آپ کی عاجزی کے سبب تھا۔ ہمیں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پیروی کرتے ہوئے تعظیم کا طلبگار نہیں ہونا چاہئے، لیکن اگر کوئی شخص علمِ دین کے تعظیم کی خاطر کسی عالم صاحب کے لئے یا پیر

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۷۰ بتصرف

2 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۷۲

صاحب یا والدین کی تعظیم میں کھڑا ہو تو یہ نہ صرف جائز بلکہ دنیا و آخرت کی بھلائی پانے کا سبب ہے، جیسا کہ قبیلۂ اَوس کے سردار حضرت سیّدنا سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئے تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: **قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ** یعنی اپنے سردار کی تعظیم میں کھڑے ہو جاؤ۔[1] البتہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس عمل میں ہمارے لیے بے شمار مدنی پھول ہیں، ہمیں اپنے دل پر غور کرنا چاہیے کہ جب لوگ ہماری تعظیم کرتے ہیں تو ہم کتنی جلدی خود پسندی مبتلا ہو جاتے ہیں اور دل کی حفاظت کی جانب توجہ نہیں دیتے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ دل نہ تو آنکھ کی طرح ہے کہ جسے کسی خطرے کے پیش نظر بند کیا جا سکتا ہو، نہ ہی زبان کی طرح ہے جو دانتوں اور ہونٹوں کی حفاظت میں ہوتی ہے بلکہ دل تو مسلسل خطرات اور وسوسوں کے نشانے پر ہوتا ہے اس لیے ہمارے اَسلاف قلب کی اصلاح پر بہت زیادہ توجہ دیا کرتے تھے۔ دل میں پیدا ہونے والے حسد، تَکَبُّر اور بُغْض و کینہ جیسے امراض "باطنی بیماریاں" کہلاتی ہیں۔ ان بیماریوں اور ان کے علاج کو جاننا فرض ہے۔ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "باطنی بیماریوں کی معلومات" کا مطالعہ دنیا و آخرت دونوں کے لیے مفید رہے گا۔

---

1 ... بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب اذا نزل العدو علی حکم رجل، ۲/ ۳۲۲، حدیث: ۳۰۴۳ ملتقطاً

(۲) خوب سے خوب تر بننے کا جذبہ

نصیحت کے طلب گار

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ایک مکتوب لکھا جس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نصیحت فرمانے کی یوں التجا کی: آپ مجھے وہ باتیں لکھ دیں جس میں میرے لیے نصیحت ہو۔ حضرت سیّدتنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جوابی مکتوب میں ارشاد فرمایا: سَلَامٌ عَلَیْكَ آپ پر سلامتی ہو، میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو لوگوں کی ناراضی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا تلاش کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے لوگوں کی مُحتاجی سے محفوظ رکھے گا اور جو لوگوں کی رضا کی خاطر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے لوگوں کے سپرد کر دے گا۔[1]

مفسرِ شہیر حَکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: "یعنی جو مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے لوگوں کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرے تو اگرچہ لوگ اس سے ناراض ہو جائیں مگر اِنْ شَآءَ اللہ اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے شر سے بچائے گا، یہ عمل بہت ہی مُجرَّب ہے جس کا اب بھی تجربہ ہو رہا ہے۔"

حدیثِ پاک کے دوسرے حصے کی شرح میں فرماتے ہیں: "یعنی ایک کام

1 . . . ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/۱۸۶، حدیث: ۲۴۲۲ مختصراً

سے لوگ تو خوش ہوتے ہوں مگر وہ شرعاً حرام ہو، یہ شخص لوگوں کی خوشنودی کے لیے وہ کام کرے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرے وہ انہیں لوگوں کے ہاتھوں ذلیل وخوار ہوگا جن کی خوشنودی کے لیے اس نے یہ حرکت کی۔"

لوگوں کے سپرد کردینے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "پھر وہی لوگ اس خوشامدی آدمی کو ہلاک یا ذلیل وخوار کردیں گے جنہیں خوش کرنے کو اس نے اپنے رب کو ناراض کرلیا لہٰذا سب کو راضی کرنے کے لیے رب کو ناراض نہ کرو، کسی کی خوشنودی کے لیے گناہ یا کفر یا شرک نہ کرو۔"[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! منصب خواہ کسی بھی نوعیت کا ہو اگر اس میں لوگوں کی رعایت اور ان کی رضا کا خیال رکھا جائے تو صاحبِ مَنْصَب حدودِ شرعیہ بھی عبور کرسکتا ہے لہٰذا اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی فقہی بصیرت اور فَہم وتَدَبُّر سے جو علم وحکمت سے بھرپور مدنی پھول حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عطا فرمایا یقیناً وہ تمام حکمرانوں کے لیے راہنما اُصول ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اس فرمانِ مبارک میں ہمارے لئے بھی اصلاح کا زبردست مدنی پھول ہے، آج ہمارے پیشِ نظر صرف لوگوں کی رضا ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ٦/٦٧٥

رضا کو پسِ پشت ڈال کر گناہوں بھرے کاموں میں مَشْغول رہتے ہیں، شادی بیاہ کی تقریبات ہوں یا خوشی غمی کے دیگر معاملات، ہم احکامِ الٰہی کو نظر انداز کرتے ہوئے محض لوگوں کی رضا چاہنے کے لئے کئی گناہوں بھرے کام کر ڈالتے ہیں اور ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا کچھ خیال نہیں ہوتا، شاید یہی وجہ ہے آج ہمیں تنگدستی و محتاجی اور کئی طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے نصیحت چاہنا بلاشبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عاجزی وانکساری ہے، در حقیقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ عمل ہم جیسے گناہگاروں کی تربیت کے لئے تھا۔

(۳) حِلْم و بُردباری

سب سے زیادہ حَلِیْمُ الطبع

حضرت سیِّدنا محمد بن سِیرِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے فرمایا: حضرت سیِّدنا معاویہ بن ابوسفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں میں سب سے زیادہ حوصلہ مَنْد اور سب سے زیادہ حَلِیم الطبع ہیں۔ حاضرینِ مجلس نے عرض کی: کیا امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بھی زیادہ؟ تو حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے فرمایا: سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے مقام اور مرتبے کے اعتبار سے تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بہت بہتر اور افضل ہیں لیکن حضرت سیدنا امیر

معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ زیادہ حَلِیم (بُردبار) ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غصہ برداشت کر لینا اور غصہ دلانے والی باتوں پر غصہ نہ کرنا "حلم اور بردباری" کہلاتا ہے[2] اور اس صفت کا مالک بہت ہی عظیم انسان ہوتا ہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "پچھاڑ دینے والا زور آوَر نہیں ہوتا بلکہ زور آوَر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نَفْس پر قابو پالے۔"[3] حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں صفتِ حلم کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے امتیازی اوصاف میں سے ایک ہے جس کا ظہور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی کے ہر گوشے میں نمایاں نظر آتا ہے چنانچہ

کہیں بردباری کم نہ ہو جائے!

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے سخت کلامی کی تو کسی نے کہا: "اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چاہیں تو اسے عبرت ناک سزا دے سکتے ہیں۔" اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میری رعایا کی کسی غلطی کی وجہ سے میرا حِلْم اور بُرْدباری کم ہو جائے۔"[4]

---

1 ... السنة للخلال، ذکر ابی عبدالرحمن ـــ الخ، ۱/۴۴۳، رقم: ٦٨١

2 ... جنتی زیور، ص ۱۳۲

3 ... بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، ۴/۱۳۰، حدیث: ٦١١۴

4 ... حلم معاویة، ص ۲۲، رقم: ۱۴

سب سے بڑا سردار کون؟

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں سوال ہوا: سب سے بڑا سردار کون ہے؟ فرمایا: ”جب کچھ مانگا جائے تو سب سے بڑھ کر سخی ہو، محافل میں حسنِ اَخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو اور اسے جتنا حقیر سمجھا جائے تو اتنا ہی حلم و بردباری کا مُظاہرہ کرے۔“[1]

کسی سے ذاتی دشمنی نہ رکھتے

حضرت سیّدنا ابواسود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنگِ جمل میں حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ تھے لیکن جنگ ختم ہوجانے کے بعد حضرت سیّدنا ابو اسود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں اپنے پاس بٹھایا اور قیمتی تحائف سے بھی نوازا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حلم و بردباری اور حسنِ سلوک کے کیا کہنے! اس حکایت سے ہمیں دو مدنی پھول حاصل ہوئے:

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر، ۵۹/۱۸۲

2 . . . سیر اعلام النبلاء، ابوالاسود الدولی، ۵/۱۱۶ ملخصاً

(۱) ہمیں چاہیے کہ مسلمانوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں، ان کا ادب و احترام کریں کیونکہ اس کے سبب دلوں میں محبت کے جذبات پروان چڑھتے ہیں جیسا کہ حضرت سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وصیت فرمائی: ”یاد رکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔ جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو گے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔“[1]

(۲) ہو سکے تو وقتاً فوقتاً تحفہ دینے کا معمول بنایئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ناچاقیوں کا خاتمہ ہو گا اور محبت بڑھے گی کیوں کہ تحفہ دینے سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ محبت نشان ہے: ”تحفہ دیا کرو محبت بڑھے گی اور بغض دور ہو گا۔“[2]

(۴) شُجاعت و بہادری

قیساریہ کا فاتح

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے امتیازی اَوصاف میں سے ایک

1 ... امامِ اعظم کی وصیتیں، ص ۲۵

2 ... موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المهاجرة، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱ ملخصاً

شاندار وَصف آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شجاعت و بہادری بھی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ خلافت میں آپ نے مانعینِ زکوٰۃ، منکرینِ ختمِ نبوت، جھوٹے مدعیانِ نبوت اور مرتدین کے خلاف جہاد میں بھرپور حصہ لیا اور کئی کارنامے سرانجام دیے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ خلافت میں جو فتوحات ہوئیں اس میں حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نمایاں کردار رہا۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جہادو فتوحات میں مصروف رہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رومیوں کو شکستِ فاش دے کر طَرابُلُس، شام، عَموریہ، اَنطاکیہ اور دیگر علاقوں کو حدودِ نصرانیت سے نکال کر اسلامی سلطنت میں شامل فرمالیا۔ ان کی عظیم الشان فتوحات کا ذکر "حکومتِ امیرِ معاویہ"[1] کے باب میں آئے گا۔ یہاں ایک روایت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قَیسارِیہ[2] کے محاذ کیلئے امیر مقرر کیا اور ان کی جانب ایک مکتوب ارسال فرمایا: "حمد و صلاۃ کے بعد، میں نے تمہیں قَیساریہ کا والی مقرر کیا، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرتے ہوئے مقابلے کے لئے اس علاقے کے طرف جاؤ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیْم کا وِرد کرتے رہو (کیونکہ) اللہ

1 ... صفحہ نمبر 95

2 ... روم کا بہت بڑا شہر

عَزَّوَجَلَّ ہی ہمارا رب ہے، اسی پر ہمارا بھروسا اور وہی ہماری امیدوں کا مرکز ہے، وہی ہمارا مولیٰ ہے، کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ ‘‘پھر حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قیساریہ کی جانب لشکر کشی فرمائی اور قیساریہ کا مُحاصَرہ کر لیا اور کئی مرتبہ دشمن کی طرف پیش قدمی کی، جنگ کا آغاز ہوا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس میں نہایت ہی شجاعت و بہادری کا مظاہرہ فرمایا، اس جنگ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عظیم الشان فتح سے سرفراز فرمایا۔[1]

(۵) حسنِ اخلاق

سب سے اچھے اخلاق والا حاکم

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میری نظر میں کوئی حاکم ایسا نہیں گزرا جو حُسنِ اخلاق میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بڑھ کر ہو، لوگ انہیں کُشادہ وادی کے کناروں سے دور کرتے ہیں (یعنی طرح طرح کی باتیں کرکے انہیں غصہ دلاتے ہیں) مگر وہ تنگی اور رکاوٹ کی وجہ سے نہ تو غضب ناک ہوتے ہیں اور نہ بُرے اخلاق اپناتے ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص ذمہ دار ہو یا کسی منصب پر فائز ہو، اس کا ہر طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے، لہٰذا اگر وہ اپنے کام کو بحسن وخوبی انجام دینا چاہتا ہے تو اسے حسنِ اخلاق کا پیکر ہونا بہت ضروری ہے۔ حضرت سیدنا

1 . . . البدایۃ والنھایۃ، ثم دخلت سنۃ خمس عشرۃ، وقعۃ قیساریۃ، ۵/ ۱۲۴

2 . . . تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۵۹/ ۱۷۵ ملخصا

امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی حاکمِ وقت تھے اور آپ کو بھی امورِ حکومت سرانجام دینے میں دنیا جہاں کے لوگوں سے واسطہ پڑتا تھا، لوگ اچھی، بری اور ہر قسم کی باتیں کرتے تھے مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کسی کی بات کو خاطر میں لائے بغیر بہر صورت حسنِ اخلاق کا مظاہرہ فرماتے تھے۔

خوش طبعی بھی فرماتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسا مزاح محمود و پسندیدہ ہے جس میں نہ تو کسی کی دل آزاری ہو اور نہ ہی اُس میں جھوٹ شامل ہو کیوں کہ اِس طرح کی خوش طبعی تو دراصل مسلمان کی دل جوئی کرنے کا سبب اور اسے اپنے قریب کرنے کا بہترین ذریعہ ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین حسبِ موقع ایسا مِزاح فرما کر لوگوں کو مانوس فرمایا کرتے اور یوں دل نشین انداز میں اُن کی اصلاح بھی فرما دیتے جیسا کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں عرض کی: ”میرا گھر بنانے میں بارہ ہزار کھجور کے درختوں کے ذریعے مدد فرمائیں۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِستفسار فرمایا: آپ کا گھر کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: ”بصرہ میں۔“ آپ نے بَطورِ مِزاح اس سے ارشاد فرمایا: آپ کا گھر بَصرہ میں ہے یا بصرہ آپ کے گھر میں ہے؟[1]

---

1 . . . تاریخ طبری، ثم دخلت سنۃ ستین، ذکر بعض ما حضرنا من ذکر اخبارہ وسیرہ، ۲۶۶/۳

(۶) جذبۂ خیر خواہی

امت کی خیر خواہی کا جذبہ

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ابو جَیش نامی ایک شخص کو محض اس لیے مُتَعَیَّن کر رکھا تھا کہ وہ لوگوں کے پاس جائے اور دریافت کرے کہ آج کسی کے یہاں بچے کی ولادت تو نہیں ہوئی؟ یا کوئی وفد تو نہیں آیا؟ تاکہ بیتُ المال سے وظیفہ جاری کرنے کے لیے ان کا نام لکھ لیا جائے۔[1]

حجاج اور غریب روزہ داروں کی خیر خواہی کا انتظام

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مکۂ مکرمہ میں لنگر خانہ قائم فرمایا جس میں حاجیوں اور رمضان المبارک کے مہینے میں فُقَراء کے لیے کھانا پکایا جاتا تھا۔[2]

(۷) فقہ و اجتہاد

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فقیہانہ صلاحیتوں کے پیشِ نظر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فقیہ (مجتہد) فرمایا۔[3]

---

1 . . . البداية والنهاية، سنة ستين من الهجرة النبوية، وهذه ترجمة معاوية۔۔۔الخ، ۵/۶۳۸

2 . . . اخبار مكة للازرقى، رباع بنى عبد الشمس بن عبد مناف، ص ۸۶۴

3 . . . بخارى، كتاب فضائل اصحاب النبى، باب ذكر معاوية، ۲/۵۵۰، حديث: ۳۷۶۵ ملتقطاً

(۸) کتابتِ وحی

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار عرب کے اُن لوگوں میں ہوتا تھا جو لکھنا، پڑھنا جانتے تھے اور صلاحیت و قابلیت میں اپنا ایک مقام رکھتے تھے، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دولتِ ایمان سے شَرَف یاب ہوئے تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اپنا خاص قرب عطا فرمایا۔ فتحِ مکہ کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہی رہے اور تمام غزوات میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قیادت میں جہاد فی سبیلِ اللہ فرماتے رہے۔

قرآن مجید کو محفوظ رکھنے کے ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ ”کتابتِ وحی“ تھا، یعنی زبانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ادا ہونے والی آیاتِ قرآنی کو لکھ کر محفوظ کرنا، اس اہم ترین کام کے لئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تقریباً چالیس صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر مشتمل ایک جماعت مقرر کر رکھی تھی جو ”کاتبانِ بارگاہِ رسالت“ کے مُقَدَّس نام سے جانی جاتی تھی، جن میں سے چند کے اَسمائے مقدسہ یہ ہیں: حضرت سیّدنا صدیق اکبر، حضرت سیّدنا فاروق اعظم، حضرت سیّدنا عثمان غنی، حضرت سیّدنا علی المرتضٰی، حضرت سیّدنا عامر بن فُہَیرہ، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن اَرْقَم، حضرت سیّدنا اُبَیّ بن کَعب، حضرت سیّدنا ثابت بن قَیس، حضرت سیّدنا خالد بن سعید، حضرت سیّدنا حَنْظَلہ بن ربیع اَسَدی، حضرت سیّدنا زید بن ثابت، حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ بن سفیان اور حضرت سیّدنا شُرَحْبِیل

بن حَسَنہ وغیرہم عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان۔[1] بعض عُلَما نے فرمایا: حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیِّدنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ صرف اور صرف وحی لکھنے پر مامور تھے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۹) اِتّباعِ سُنّت

زیارتِ قبور کی سنّت ادا فرمائی

حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب اپنے زمانۂ خلافت میں حج یا عمرہ کے لیے تشریف لائے اور مدینہ مُنورہ حاضری ہوئی تو آپ بھی اِتّباعِ سُنَّت کے جذبے سے شُہَدائے اُحُد کی قُبور پر تشریف لے گئے کیوں کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر، حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم اور سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ اَجۡمَعِین کا سال میں ایک مرتبہ شہدائے اُحُد کے مزارت پر جانے کا مَعْمول تھا۔[3]

عاشورہ کا روزہ رکھتے

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سُنَّتِ نَبَوی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ... مدارج النبوۃ، ۲/۵۲۹تا۵۲۰ ملتقطاً

2 ... السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر المشاہیر من کتابہ، ۳/۴۵۸ ملخصاً

3 ... المغازی للواقدی، غزوۃ احد، تسمیۃ من قتل من المشرکین، ۱/۳۱۳ ملخصاً

وَسَلَّم کی پیروی میں عاشورہ کے روز (دس محرم الحرام) کو روزہ رکھنے کا اہتمام فرماتے اوراس کی ترغیب بھی دلاتے تھے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۰) اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف ونَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ ونَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا) ہر مسلمان پر ضروری ہے یہی ایک ایسا سبب ہے جس سے معاشرے کے بگڑے ہوئے افراد کی اصلاح ممکن ہوتی ہے لوگ نیکی کے کاموں کی ترغیب پاتے اور نیکی کے کاموں میں لگ کر اپنی دنیا اور آخرت سنوارتے ہیں۔ جس معاشرے میں نیکی کا حکم کرنے والے اور برائیوں سے منع کرنے والے لوگ نہ ہوں وہ معاشرہ گناہوں اور برے کاموں میں مبتلا ہو کر دنیا و آخرت میں تباہ وبرباد ہو جاتا ہے۔ اس ضمن میں ایک حدیثِ پاک ملاحظہ کیجئے:

ایک دن رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور مسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: "ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے پڑوسیوں کو نہیں سمجھاتے نہ سکھاتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی برائی سے منع کرتے ہیں اور ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سیکھتے، نہ ان سے سمجھتے اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں

---

1 . . . مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، ص ۵۷۱، حدیث: ۱۲۶ ملخصاً

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! چاہیے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے اور نیکی کی دعوت دے، اسی طرح دوسری قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، سمجھے اور نصیحت حاصل کرے ورنہ جلد ہی انہیں اس کا انجام بھگتنا پڑے گا۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر شریف سے نیچے تشریف لے آئے، تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے (ایک دوسرے سے) اِستفسار کیا: "آپ کے خیال میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان لوگوں سے کون سے لوگ مراد لئے ہیں؟" تو دوسروں نے انہیں بتایا: "ان سے مراد اَشْعَری قبیلے والے ہیں کیونکہ وہ فُقہاء کی قوم ہے اور ان کے پڑوسی جَفا کار اَعرابی ہیں۔"

جب یہ بات اَشْعَریوں تک پہنچی تو وہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "یا رَسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے ایک قوم کی بھلائی اور ایک کی برائی کا ذکر فرمایا: ہم ان میں سے کس میں ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چاہیے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، انہیں سمجھائے، نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے، اسی طرح دوسری قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، سمجھے اور ان سے نصیحت طلب کرے ورنہ جلد دنیا میں ہی اس کا انجام بھگتے گی۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی:

یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم دوسرے لوگوں کو نصیحت کریں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی بات دہرائی، انہوں نے پھر یہی عرض کی: کیا ہم دوسروں کو نصیحت کریں تو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ انہوں نے پھر عرض کی: ہمیں ایک سال کی مہلت دیجئے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں ایک سال کی مُہلَت عطا فرمادی تاکہ یہ لوگوں کو دین سکھائیں اور نصیحت کریں۔[1]

سنّت پر عمل کرنے کی ترغیب

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نیکی کے کاموں میں پیش پیش رہتے اور دوسروں کو بھی نیک اعمال کی ترغیب دیتے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو خلافِ شریعت کام کرتا دیکھتے تو فوراً اصلاح فرماتے۔ خود بھی سُنَّتِ نَبَوی پر عمل کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے دورِ حکومت میں مدینہ منورہ تشریف لائے اور یومِ عاشورہ میں خطبہ دیا تو فرمایا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے عُلَما کہاں ہیں؟ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس دن کے حوالے سے یہ فرماتے سنا ہے: ”یہ عاشورہ کا دن ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا، میں روزے سے ہوں تم میں سے جو بھی اس دن کا روزہ رکھنا پسند کرے وہ روزہ رکھے اور جو نہ رکھنا پسند کرے وہ نہ

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی تعلیم من لا یعلم، ۱/۴۰۲، حدیث: ۷۴۸

رکھے۔"[1]

بال جوڑنے کی ممانعت

حضرت سیدنا حُمَید بن عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایامِ حج میں منبر پر جلوہ فرما تھے، اسی دوران آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے محافظ کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گُچھا لیا اور لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے اہلِ مدینہ! کہاں ہیں تمہارے عُلَما؟ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے منع فرمایا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ بے شک بنی اسرائیل ہلاک ہوگئے جب ان کی عورتوں نے بال جوڑنے شروع کر دیے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی خلافت میں ۵۱ سنِ ہجری میں جب حج فرمایا اور مدینہ منورہ آمد ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجدِ نبوی میں منبرِ رسول پر دورانِ خطبہ یہ کلمات ارشاد فرمائے، جس میں عام لوگوں کو تنبیہ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے علمائے کرام کی توجہ بھی اس جانب مبذول کروائی اور مذکورہ بالا فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیان فرما کر عورتوں کو بال جوڑنے کے عمل سے روکا۔[3] اسی کے

---

1 . . . مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، ص ۵۷۱، حدیث: ۱۲۶

2 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/۴۶۶، حدیث: ۳۴۶۸ ملتقطاً

3 . . . ارشادالساری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۷/۴۸۱، تحت الحدیث: ۳۴۶۸ ماخوذاً، عمدۃ القاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۱۱/۲۲۳، تحت الحدیث: ۳۴۶۸ ملخصاً

متعلق دوسری روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے اور گدوانے والی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔"(1) صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے (یعنی جوڑلے) یہ حرام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت کی گئی ہے جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز اور اگر اون یا سیاہ تاگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی ممانعت نہیں۔(2)

یزید کی گرفت

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کوئی خلافِ شریعت کام دیکھ کر پس و پیش سے کام نہ لیتے تھے اور نہ ہی اپنے قریبی رشتہ دار اور عزیزوں سے اس معاملے میں نرم رَوَیّہ اختیار فرماتے بلکہ فوراً اصلاح کی کوشش فرماتے چنانچہ ایک دن حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ منظر مُلاحَظہ فرمایا کہ آپ کا بیٹا یزید اپنے غلام کو مار رہا ہے تو سخت لہجہ میں ارشاد فرمایا: جان لے جتنی قدرت تو اس غلام پر رکھتا ہے اس سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر قدرت رکھتا ہے، تیرا برا ہو! تو ایسے

1 ... بخاری، کتاب اللباس، باب الوصل فی الشعر، ۴/۸۳، حدیث: ۵۹۳۳

2 ... بہارِ شریعت، ۳/۵۹۶

شخص کو مار رہا ہے جو تجھے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں طاقت و قدرت کے باوجود کینہ رکھنے والوں سے اِنتقام لینے سے رُکا ہوا ہوں کیوں کہ طاقت کے باوجود معاف کر دینا ہی زیادہ بہتر ہے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے بیٹے یزید کے خلافِ شریعت کام پر مُطَّلَع ہوئے تو فوراً اس کی اصلاح کی کوشش فرمائی اور فکرِ آخرت کی ترغیب دیتے ہوئے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرایا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جہاں خلافِ شرع کام ہوتے ہوئے دیکھیں خصوصاً اپنی اولاد اور گھر والوں کو تو ٹال مٹول اور سستی سے کام لیے بغیر فوراً اَحسن انداز میں ان کی اصلاح کی ترکیب بنائیں کیونکہ ہمیں اَہل وعِیال کی اصلاح کا بھی حکم ہوا ہے کل بروزِ قیامت ان کے بارے میں بھی ہم سے پوچھا جائے گا چنانچہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم: ۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں

سرکارِ مدینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ ”تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے

---

(1) ۔۔۔ البدایۃ والنہایۃ، ثم دخلت سنۃ اربع وستین، وھذہ ترجمۃ یزید بن معاویۃ، ۵/ ۷۴۰

ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، آدمی اپنے اہلِ خانہ پر نگہبان ہے اور اس سے قیامت کے دن ان کے بارے میں پوچھ گچھ ہو گی۔"[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے اہل و عِیال کی اصلاح اور اپنے بچوں کی صحیح اسلامی تربیت کرنے کا مدنی ذہن اور کڑھن عطا فرمائے، بچوں کی سنتوں بھری تربیت اور اصلاح کا ایک بہترین ذریعہ دعوت اسلامی کے تحت چلنے والے دارُ المدینہ، مدرسۃُ المدینہ اور جامعۃُ المدینہ بھی ہیں یہاں طلبہ کی قرآن وسنّت اور دیگر عَصری عُلُوم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت پر بھرپور توجہ دی جاتی ہے، اگر آپ اپنے بچوں کو قرآن وسنت کا پیکر، اخلاقِ حَسَنہ سے مُزَیَّن دیکھنا چاہتے ہیں تو انہیں دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مدرسۃ المدینہ میں داخل کروایئے اور دونوں جہاں کی بھلائیاں پایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱) نماز سے محبت

شیطان نے نماز کے لئے جگایا

حضرت علامہ جَلال الدین رومی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مثنوی شریف میں بیان فرماتے ہیں: ایک روز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے محل میں داخل ہو کر کسی نے آپ کو نمازِ فجر کے لیے بیدار کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دریافت فرمایا: تو کون ہے؟ اور کس لئے تو نے مجھے جگایا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: اے امیر معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

[1] ... بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن، ۱/ ۳۰۹، حدیث: ۸۹۳ مختصراً

عَنْہُ)! میں شیطان ہوں۔ آپ نے حیران ہو کر پوچھا: اے شیطان! تیرا کام تو انسان سے گناہ کرانا ہے اور تو نے مجھے نماز کے لیے جگا کر مجھے نیک عمل کرنے کا موقع دیا، اس کی وجہ کیا ہے؟ تو شیطان حِیلوں بہانوں سے بات ٹالنے لگا، کبھی اپنے نیک ہونے کا دعویٰ کرتا اور کبھی کہتا کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرلی ہے، کبھی کہتا کہ میں نیکی کی دعوت دینا پسند کرتا ہوں تو کبھی کہتا کہ میں تو ہمیشہ سے ہی نیک ہوں، مگر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے پکڑے رکھا اور جب تک حقیقت حال سے آگاہ نہ ہوئے نہ چھوڑا، بالآخر اس مردود نے بتا ہی دیا کہ اے امیر المؤمنین! میں جانتا ہوں کہ اگر سوتے رہنے میں آپ کی نمازِ فجر قضا ہو جاتی تو آپ خوفِ خدا سے اس قدر روتے اور اس کثرت سے توبہ و اِسْتِغْفار کرتے کہ خدا کی رحمت کو آپ کی بے قراری و گریہ وزاری پر رحم آجاتا اور وہ آپ کی قضا نماز قبول فرما کر ادا نماز سے ہزاروں گنا زیادہ اجر و ثواب عطا فرما دیتا چونکہ مجھے خدا کے نیک بندوں سے بُغْض و حَسَد ہے اس لئے میں نے آپ کو جگا دیا تاکہ آپ کو کچھ زیادہ ثواب نہ مل سکے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۲) سادگی

حضرت سیدنا یونس بن حَلْبَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے

---

1 . . . مثنوی معنوی مع شرح بحر العلوم، دفتر دوم، بیدار کردن ابلیس معاویۃ را ــ الخ، ۲/۳۲۸ تا ۳۴۵ ملخصاً

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خچر پر سوار دیکھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ خادم بھی سوار تھا۔ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیوند زدہ قمیص زیب تن فرمائی ہوئی تھی اور اس حالت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دمشق کے بازار کا دورہ فرمارہے تھے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سادگی اور عاجزی وانکساری ہمارے اسلاف کی سیرت کا ایک شاندار پہلو ہے، اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سادگی کے پیکر تھے۔ کاش سادگی اپنانے کی عادت اور سنّت کے مطابق زندگی گزارنے کی خصلت ہماری زندگی میں شامل ہوجائے تو بہت سی خرابیوں اور پریشانیوں سے جان چھوٹ جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی علٰی محمَّد

...حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سَیِّدُ الْمُتَوَکِّلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو حلال روزی سوال سے بچنے، گھر والوں کی خبر گیری کرنے اور پڑوسیوں پر شفقت کی نیت سے طلب کرے گا وہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتا) ہوگا اور جو حلال روزی مال بڑھانے، فخر وتکبّر اور دکھلاوے کی نیت سے طلب کرے گا تو وہ بارگاہِ الٰہی میں اس حال میں حاضر ہوگا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ناراض ہوگا۔" (مصنف ابن شیبۃ، کتاب البیوع، باب فی التجارۃ والرغبۃ فیھا، ٥/٢٥٨، حدیث:٧)

1 . . . تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ٥٩/١٧١، سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ٤/٣٠٧

تیسرا باب

سیدنا امیر معاویہ کا عشقِ رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول ایمان کی جان اور سرمایۂ اسلام ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایمان کے جتنے بلند درجے پر فائز تھے اسی قدر محبتِ رسول سے بھی سرشار تھے اور سب ہی اپنے مخصوص انداز میں اپنی محبت کا اظہار کرتے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے تو اس سے منسوب چیزوں سے بھی اتنی ہی محبت ہوتی ہے۔ یہ سچی محبت کی علامت بھی ہے۔ صحابیٔ رسول حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عشقِ رسول ملاحظہ فرمایئے:

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چادر سے محبت

حضرت سیِّدنا کَعب بن زُہَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدح میں ایک قصیدہ لکھ کر بارگاہِ رسالت میں سنایا۔ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوش ہو کر انہیں تحفتًہ اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی۔ حضرت سیّدنا کَعب بن زُہیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کے بعد حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ مُقدَّس چادر ان کے صاحبزادے سے بیس ہزار درہم کے عوض خرید لی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعد تمام خلفا عیدین میں وہی چادر اوڑھ کر نکلتے نیز عرصہ دراز تک وہ چادر سلاطینِ اسلام کے پاس ایک مقدس تبرک کے طور پر باقی رہی۔ (1)

---

(1) ... الاصابۃ، تذکرۃ کعب بن زھیر، ۵/۴۴۴ملخصاً، مدارج النبوۃ، ۲/۳۳۸ملخصاً

دن میں تارے نظر آنے لگے

نبیِّ اکرم، رحمتِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ نبوی میں ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پھر سنِ ہجری میں خطبے کے لئے مسجدِ نَبَوی میں لکڑی کا منبر رکھا گیا (تاکہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرمائیں)۔ حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چاہا کہ اس منبر کو تَبَرُّکاً ملکِ شام لے جائیں چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب اس منبر کو اس کی جگہ سے ہٹایا تو اچانک سارے شہر میں ایسا اندھیرا چھا گیا کہ دن میں تارے نظر آنے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارادہ ترک فرمادیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بے مثال کفن

حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس نبیِّ اکرم، **رسولِ مُحْتَشَم** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کُرتا، ایک تہبند، ایک چادر اور چند موئے مبارک تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ ان مُقَدَّس کپڑوں میں مجھے کفن دیا جائے اور ناخن شریف و موئے مبارک میرے منہ

---

1 . . . مدارج النبوۃ، ۲/۳۲۶ ملخصاً

اور ناک پر رکھ دیے جائیں اور میرے سینے پر پھیلا دیے جائیں اور پھر مجھے اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن کے سپرد کر دیا جائے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اولیائے عظام سے مَنْسُوب اشیاء کی برکتوں کے کیا کہنے! چنانچہ حضرت سیِّدنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام کی قمیض کی برکت سے حضرت سیِّدنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام کی بینائی لوٹ آئی، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

(پ۱۳، یوسف: ۹۶)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کُرتا یعقوب کے منھ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (روشن ہوگئیں) کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے

اور حضرت سیِّدنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام نے خود اس کُرتے کو اپنے والدِ محترم کی آنکھوں پر ڈالنے کا ارشاد فرمایا تھا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

---

1 . . . تاریخ الخلفاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ص۱۵۸ ملخصاً، تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر ۔۔۔الخ، ۵۹/۲۲۹ ملتقطاً

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًاۚ

(پ۱۳، یوسف: ۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: میرا یہ کُرتا لے جاؤ، اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

مَقامِ حُدَیبیہ میں نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سرِ مبارک کے بال ترشوا کر کھجور کے درخت پر رکھ دیئے۔ وہاں موجود تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن اس درخت کے نیچے جمع ہوگئے اور موئے مبارک کے حصول میں ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگے۔ حضرت سیّدتُنا اُمِّ عمارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کہتی ہیں کہ میں نے بھی چند موئے مبارک حاصل کر لئے۔ جب کوئی بیمار ہوتا تو میں ان مبارک بالوں کو پانی میں ڈبو کر وہ پانی مریض کو پلاتی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صحت عطا کر دیتا۔[1]

اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے تبرکات کی بھی بڑی برکتیں ہوتی ہیں چُنانچہ ”اَخبارُ الاَخیار“ میں ہے: سَخت قَحط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دعاؤں کے باوُجود بارِش نہ ہوئی۔ حضرت سیّدُنا نِظامُ الدّین اَولیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی امی جان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لیکر عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ اُس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامَحرَم کی نظر نہ پڑی،

---

1 . . . مدارج النبوۃ، ۲/۲۱۷

میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اِسی کے صدقے بارش برسادے! ابھی دُعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ بادل گھر گئے اور رِم جِھم رِم جِھم بارِش شُروع ہوگئی۔[1]

نبیٔ کریم سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے محبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ایک شے کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے بندوں سے نسبت ہوجائے تو وہ چیز خاص ہوجاتی ہے۔ دل میں تعظیم جس قدر زیادہ ہوگی برکتیں بھی اتنی ہی حاصل ہوں گی۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان ہر اس چیز سے محبت فرماتے جسے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم مبارک سے لگنے کا شرف حاصل ہوا ہو اور اسے نفع مند اور دافِعُ البَلاء (یعنی بلاؤں کو دور کرنے والا) سمجھتے، حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب ہر ہر چیز سے محبت فرماتے تھے چنانچہ

منبر اور عصا مبارک سے محبت

۵۰ ہجری میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے حج فرمایا پھر مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مسجد نبوی شریف میں موجود نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منبر شریف اور عصا مبارک اپنے ساتھ شام لے جانے کا ارادہ فرمایا، جب اس ارادہ کی خبر حضرت سیّدنا ابو ہریرہ اور حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کو ہوئی تو آپ دونوں نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے کہ آپ منبر کو اس جگہ

[1] ... اخبار الاخیار، ذکر بعضے از نسائے صالحات، بی بی سارہ، ص ۲۹۴

سے ہٹا دیں جس جگہ اسے نبیٔ اکرم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رکھا تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عصا مبارک کو بھی مدینہ سے جدا کرنا ٹھیک نہیں۔ اس التجا پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا ارادہ ترک فرمایا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظّام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے آثار وتَبَرُّکات باعثِ نزولِ رحمت وبرکات، دافعِ آفات و بَلِیّات اور شافعِ اَمراض ہوتے ہیں۔ تبرُّکات مُقَدَّسہ کی تعظیم کرنا، ان کا بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ پیش کرنا، آفات و بَلِیّات اور بیماریوں سے نجات کے لیے ان سے اِستِفَادہ کرنا، دوسروں کو اس کی ترغیب دلانا اور ان کی تعظیم کا درس دینا، انہیں عزّت کی جگہ باادب طریقے سے رکھنا، ہر طرح کی بے ادبی سے بچانا بزرگانِ دین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کا معمول ہے۔ ہمارے اَسلافِ کِرام یہاں تک کہ صحابۂ کِرام، مَنْبَعِ رَحمت و بَرَکات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب اشیاء سے تبرک حاصل فرماتے تھے چنانچہ

جُبّۂ مصطفےٰ باعثِ شِفا

سرکارِ دوعالَم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جُبَّہ مُبارَکہ سے حاصل ہونے والی برکات وشِفا کا ذکر کرتے ہوئے حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتی ہیں: یہ جُبَّہ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس ان کے

[1] . . . البدایۃ والنہایۃ، سنۃ خمسین من الھجرۃ، ۵/۵۳۴ ملتقطاً

وصال تک رہا اور ان کے پردہ فرما جانے کے بعد میں نے لے لیا۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے زیبِ تن فرمایا کرتے تھے۔ ہم اسے دھو کر مریضوں کو اس کا پانی پلاتے ہیں جس سے انہیں شفا مل جاتی ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے استعمال میں رہنے والی چیزوں سے محبت تھی ایک موقع پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سرکار مدینہ، راحت قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جبہ مبارک اور موئے مبارک منگوا کر اس سے برکتیں حاصل فرمائیں چنانچہ

جُبّۂ مصطفٰے اور موئے مبارک سے حصولِ برکت کا انداز

حضرت سیّدنا علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ فرماتی ہیں: ایک بار حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لائے تو آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بارگاہ میں پیغام بھیجا کہ آپ مجھے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا استعمال شدہ موٹا اونی کرتا اور موئے مبارک عنایت فرما دیجئے۔ حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے میرے ذریعے یہ تبرکات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھجوائے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ کرتا لے کر پہنا، پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پانی منگوا کر موئے مبارک کو غسل

---

1 . . . مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم استعمال اناء الذھب۔۔الخ، ص ۱۱۴۷، حدیث: ۲۰۶۹

دے کر وہ غسالہ نوش فرمایا اور بقیہ پانی اپنے جسم پر ڈال دیا۔[1]

تجھے برائی نہیں پہنچے گی

جلیلُ القدر بدری صحابی حضرت سیِّدنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک کے کچھ مبارک بال حاصل کیے تو نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ایوب! تجھے برائی نہیں پہنچے گی۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تبرُّکات کی دلیل مانگنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبرُّکاتِ مُقَدَّسہ کے بارے میں کہیں شیطان یہ وسوسہ نہ دلائے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ تبرُّکات اصلی ہیں؟ یاد رہے! کہ تبرُّکات کے حقیقی اور جعلی ہونے کے متعلق بدگمانی کرنا منع ہے جیسے اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو سیِّد کہے تو اُس کے مُتَعَلِّق بدگمانی کی آفت میں مُبتلا نہ ہوں کیونکہ جب کسی کے سیِّد ہونے یا نہ ہونے کا ہمارے پاس قطعی ثبوت نہیں تو ہمیں یہی حُکم ہے کہ جو اپنے آپ کو سیِّد کہے ہم آنکھیں بند کرکے مان لیں، ہمیں تحقیق کی ضرورت نہیں۔ اِسی طرح کسی بُزرگ کے تبرُّک کا پتا چلے تو

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ۳۰۵/۴، طبقات ابن سعد، معاویۃ بن ابی سفیان، ۱۸/۶ مکتبۃ الخانجی

2 ... مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، التبرک بشعر النبی، ۵۷۹/۴، حدیث: ۵۹۹۷

اُس شے کے واقعی تَبَرُّک ہونے یا نہ ہونے کی تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں، پس اُس کو تَبَرُّک تسلیم کر لیا جائے اگر کوئی جھوٹ بولتا ہے تو اُس کا گُناہ اُس کے سر پر ہے۔ کیونکہ تبرُّکات کی تفتیش کے لیے ہمارے پاس ایسا کوئی پیمانہ یا آلہ نہیں جس سے ہم اُس شے کا تبرُّک ہونا یا نہ ہونا معلوم کر سکیں۔ (البتہ اگر مصنوعی ہونے پر کوئی دلیل موجود ہو تو پھر اُس کا اعتبار نہیں ہو گا۔)

اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت شاہ اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن مصنوعی تبرُّکات کے متعلِّق پوچھے گئے سُوال کے جواب میں تصریحاتِ ائمۂ اِسلام (ائمۂ اِسلام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی وضاحتیں) ذِکر کرنے کے بعد اِرشاد فرماتے ہیں جس کا خُلاصہ کچھ اِس طرح ہے: "ابھی تصریحاتِ ائمہ سے معلوم ہو لیا کہ تعظیم کے لئے نہ یقین درکار ہے نہ کوئی خاص سَنَد، بلکہ صِرف نامِ پاک سے اُس شَے کا اِشْتِہار (یعنی مشہور ہونا) کافی ہے۔ ایسی جگہ بے اِدراکِ سَنَد تعظیم سے باز نہ رہے گا مگر بیمار دِل، پُر آزار (یعنی بیماریوں بھرا) دِل جس میں نہ عَظَمَت شانِ محمدٌ رَّسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَر وَجہ کافی، نہ اِیمانِ کامل۔ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: وَ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ [1] ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر بالفرض وہ غَلَط کہتے ہیں تو اُن کی غَلَط گوئی کا وبال اُن پر اور اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہنچ جائے گا

[1] . . . پ ۲۴، المؤمن: ۲۸

کچھ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں۔ اور خصوصاً جہاں سند بھی موجود ہو پھر تو تعظیم واعزاز و تکریم سے باز نہیں رہ سکتا مگر کوئی کھلا کافر یا چھپا منافق ۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہ تَعَالٰی۔ اور یہ کہنا کہ آج کل اکثر لوگ مصنوعی تَبَرُّکات لئے پھرتے ہیں مگر یوہیں مُجْمَل بلا تَعَیُّنِ شخص ہو یعنی کسی شخصِ مُعَیَّن پر اس کی وجہ سے اِلزام یا بد گُمانی مقصود نہ ہو تو اس میں کچھ گناہ نہیں، اور بلا ثبوتِ شرعی کسی خاص شخص کی نسبت حُکْم لگا دینا کہ یہ اُنہیں میں سے ہے جو مصنوعی تَبَرُّکات لئے پھرتے ہیں، ناجائز و گناہ و حرام ہے کہ اس کا مَنشا (یعنی وجہ) صرف بد گُمانی ہے اور بد گُمانی سے بڑھ کر کوئی جھوٹی بات نہیں۔ "(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی نسبت کا احترام

حضرت سیِّدَتُنا ماریہ قِبْطِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو مصر و اِسْکَنْدَرِیہ کے بادشاہ مُقَوْقِس قبطی نے بارگاہِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں چند ہدایا اور تحائف کے ساتھ بطورِ ہبہ نذر کیا تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرزند حضرت ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان ہی کے شکمِ مبارک سے پیدا ہوئے تھے۔ مصر کے جس علاقے سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا تعلق تھا حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس علاقے کا خراج صرف آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا اِکرام کرتے ہوئے معاف

(1) ... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۴۱۵

فرما دیا تھا۔[1]

اہلِ بیتِ اَطہار سے مَحبّت

ایمان کامل تب ہو گا۔۔

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں اور میری اَولاد اسے اپنی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور ان کی جانیں اس کی اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں اور میرے گھر والے اسے اپنے گھر والوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔“[2] حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مبارک سیرت کے کئی واقعات سے اہلبیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی بے پناہ عقیدت و محبت جھلکتی ہے۔چند واقعات ملاحظہ فرمائیے :

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ سے مَحبّت

شیر خدا سے محبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جس

1 . . . البدایۃ والنہایۃ، سنۃ احدی عشر، فصل فی ذکر سرایہ۔۔۔الخ، ۴/ ۲۹۱

2 . . . شعب الایمان، باب فی حب النبی، فصل فی براءتہ۔۔۔الخ، ۲/ ۱۸۹، حدیث: ۱۵۰۵

طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبت وعقیدت رکھتے تھے اسی طرح حضرت سیدنا علی المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے بھی دِلی اُلفت رکھتے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خلاف کسی بات کو گوارانہ فرماتے اور اہم وپیچیدہ امور میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رجوع فرماتے تھے، ذیل میں اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیے:

علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مجھ سے افضل ہیں

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بار گاہ میں حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تذکرہ ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! جب علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کلام فرماتے تو آپ کی آواز میں شیر کی سی گرج ہوتی، جب ظاہر ہوتے تو چاند کی طرح روشن ہوتے اور جب نوازتے تو بارش کی طرح بے انتہاعطا فرماتے، بعض حاضرین نے دریافت کیا کہ آپ افضل ہیں یا حضرت سیدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ؟ فرمایا: ”حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند نقوش بھی آلِ ابوسفیان سے بہتر ہیں۔ پھر فرمایا: جو شخص حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مدح میں ان کی شایانِ شان شعر سنائے میں اس کو ہر شعر کے بدلے ہزار دینار انعام دوں گا۔“ چنانچہ حاضرین نے شعر سنائے، حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے تھے: ان اشعار میں جو آپ نے **”امیر المؤمنین حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان وعظمت بیان کی آپ اس سے بھی زیادہ افضل ہیں۔“** پھر حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت

علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی شان و عظمت میں کئی اشعار پڑھے۔[1]

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ابوتُراب (حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو برا بھلا کہنے سے تمہیں کس بات نے روک رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی: وہ تین باتیں جو نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں ارشاد فرمائی تھیں جب تک مجھے وہ یاد ہیں میں ہرگز انہیں برا نہیں کہوں گا کیونکہ ان میں سے ہر ایک مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے (۱) ایک غزوہ میں نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنا نائب بنا کر پیچھے روک دیا (جنگ میں شریک نہ کیا) تو حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جارہے ہیں؟ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جو مقام حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے تھا تمہارا میرے نزدیک بھی وہی مقام ہو؟ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔(۲) اور میں نے غزوۂ خیبر کے دن نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول بھی اسے محبوب رکھتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں

---

[1] . . . الناھیۃ، فصل تابع فی فضائل معاویۃ، ص ۵۹ مختصرًا

کہ میرا انتظار طویل ہو گیا تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: علی کو میرے پاس بلاؤ، ان کو بلایا گیا حالانکہ ان کی آنکھ میں تکلیف تھی۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی آنکھ میں لُعابِ دہن ڈالا اور جھنڈا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عنایت فرمایا پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔ (۳) جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ[1] تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا علی، فاطمہ، حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے اہل ہیں۔[2]

مناقبِ علی و اہلبیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن بزبانِ امیرِ معاویہ

حضرت سیِّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک دن میں حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس موجود تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تختِ شاہی پر تشریف فرما تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں سردارانِ قریش اور قحطان قبیلے سے تعلق رکھنے والے ساداتِ کرام رونق افروز تھے، جبکہ حضرت سیّدنا عقیل بن ابی طالب اور حضرت سیّدنا حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ تختِ شاہی پر جلوہ فرما تھے۔ ایک خاتون (حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بہن) جو پردے کی آڑ میں بیٹھی تھیں، انہوں

---

1 . . . پ۳، اٰلِ عمرٰن: ۶۱

2 . . . مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص ۱۳۱۰، حدیث: ۲۴۰۴، ترمذی کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۴۰۷، حدیث: ۳۷۴۵ مختصراً

نے حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو متوجہ کیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! میری رات جاگتے ہوئے گزری ہے، سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے پوچھا: کیا کسی تکلیف کی وجہ سے؟ جواب دیا: نہیں، (بلکہ) آپ اور حضرت علی اور آپ کے والد ابوسفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے بارے میں لوگوں کے اختلاف کرنے کی وجہ سے میری نیند اُڑ گئی ہے، آپ کی شان یہ ہے کہ آپ کے والد ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دادا "اُمَیّہ" قبیلہ قریش کا مغز یعنی جوہر تھے۔ اور امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں کہا: پھر آپ نے اس قبیلے کی شان و شوکت میں مزید اضافہ کیا، سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس دوران حضرت سیدنا عقیل بن ابی طالب اور حضرت سیدنا حسنِ مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی جانب متوجہ تھے، یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو شخص ظہر کی نماز (یعنی چار فرض) سے پہلے چار رکعتیں (سنّتیں) اور بعد میں چار رکعتیں (یعنی دو سنّت دو نفل) پڑھے تو ایسے شخص پر اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنم کی آگ ہمیشہ کے لیے حرام فرما دے گا۔

پھر سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس پردہ نشین خاتون سے فرمایا: حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں کہنا ہے تو یوں کہو: وہ قحط و تنگ دستی میں کھانا کھلانے اور کشادگی کرنے والے ہیں، کوئی ان سے جرأت و بہادری میں سبقت نہ لے جاسکا، اچھی عادات اور شرف و کمال میں کوئی ان سے آگے نہ بڑھ سکا، گویا وہ چوکنا رہنے والے شیر، موسمِ بہار کے آغاز کی طرح سرسبز و شاداب، نہرِ فرات کی

مثل خوبیوں کے جامع اور چمکتے چاند تھے۔ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شیر سے مشابہت دشمن کو پچھاڑنے کے سبب ہے، موسمِ بہار سے آپ کی مشابہت خوب صورتی و دلکشی کی وجہ سے ہے جبکہ نہرِ فرات سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُماثلت طہارت و پاکیزگی اور جود و سخاوت میں ہے۔

اپنے اعلیٰ کردار کے سبب دوسروں پر غالب آنے والے سرزمینِ عرب کے اولین سردار (جیسے) عبد مناف، ہاشم اور عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (جن کی روشنی سے عرب جگمگا اٹھا وہ) بھی آپ کی عظیم الشان ذات پر غالب نہ آسکے (یعنی آپ بھی شان و شوکت میں کسی سے کم نہ تھے)۔ حضرت عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ہیں۔ حضرت عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا (یعنی حضرت عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سبب عزت و شرف والے ہو گئے۔ حضرت عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قرآن مجید کی کیا ہی اچھی ترجمانی کرنے والے ہیں جو اب پختہ عمر کو پہنچ چکے ہیں، جن کی زبان بہت سوال کرنے والی اور دل غور و فکر میں ڈوبا رہنے والا ہے، آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں بہترین اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندان سے ہیں، یہ لوگ خود بھی بہترین ہیں اور معزز والدین کی اولاد ہیں۔ (اپنے خاندان کے ان فضائل و مناقب کو سن کر) حضرت سیّدنا عقیل بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (پردے کی اوٹ میں بیٹھی

سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بہن سے) فرمایا: اے ابوسفیان کی بیٹی! اگر حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس دو گھر ہوتے جن میں سے ایک سونے کے ٹکڑوں سے بھرا ہوتا اور دوسرا بھوسے سے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کے لئے) سونے والے گھر سے ابتداء فرماتے۔ یہ سن کر سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے ابویزید! میں حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان کیوں نہ بیان کروں جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قریش کی عزت و شرف اور اس کے سرداروں میں سے ایک سردار ہیں، قبیلہ قریش کے لوگوں میں معزز اور اس کی سب سے بلند و بالا پہچان ہیں۔ (یہ سن کر) حضرت سیّدنا عقیل بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دعائے خیر وعافیت سے نوازا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا روایت میں جب حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دربار میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبیلے ”بنو اُمَیّہ“ کی تعریف کی گئی جبکہ قبیلہ ”بنوہاشم“ کے دو شہزادے حضرت سیّدنا عقیل بن ابی طالب اور حضرت سیدنا حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تشریف فرما تھے تو سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس تعریف کے مقابلے میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے تعریفی کلمات ارشاد فرمائے، مزید حضرت سیّدنا عباس اور عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے فضائل و مناقب بھی بیان فرمائے جس کے

---

[1] ... تاریخ ابن عساکر، علی بن ابی طالب، ۴۲/۴۱۵ ملخصاً

سبب حضرت سیّدنا عقیل بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شکریہ ادا کیا لہٰذا حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پیروی کرتے ہوئے ایک دوسرے کے مقام و مرتبے کا لحاظ رکھ کر دلجوئی کا ثواب حاصل کیجئے، کسی اسلامی بھائی کی کوئی بات ناگوار گزرے تو صبر سے کام لیتے ہوئے درگزر سے کام لیجئے، حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جن فضائل و مناقب کے ذریعے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یاد کرتے تھے اور سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اہلبیتِ کرام جو تعریفی کلمات حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے فرماتے تھے ان نُفُوسِ قُدسِیّہ کو اسی انداز سے یاد کرنا چاہیے اگر ہم نے ان مدنی پھولوں کو اپنی زندگی میں نافذ کرلیا تو ہمارے معاشرے سے بدعقیدگی اور بے عملی کے تعفُّن کا خاتمہ ہو جائے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

شیرِ خدا کے فیصلے پر اعتماد

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں ایک شخص نے مخصوص الفاظ میں اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، لوگوں میں اس کی طلاق کی کافی شہرت ہوئی لہٰذا وہ یہ مسئلہ لے کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ نے مسئلے میں غور فکر کرنے کے بعد طلاق کا حکم ارشاد فرمایا۔ جب حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا دورِ حکومت آیا تو وہ شخص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور یوں عرض کی: ''ابو تُراب (حضرت

سیّدنا علی المرتضیٰ کی کنیت) نے میرے اور میری زوجہ کے مابین اس اس طرح جُدائی کروا دی تھی۔" یہ کہہ کر اس نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو تمام صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی تمام باتیں سن کر ارشاد فرمایا: ہم اپنے قاضی حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فیصلے کو تمہاری وجہ سے رد نہیں کرسکتے۔[1]

علمی مسئلے میں شیر خدا سے رجوع

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود فقیہ ہونے کے باوجود حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں رجوع فرمایا کرتے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں ایک مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مکتوب لکھا کہ اس مسئلے کو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں پیش کرکے اس کا جواب دریافت کیجئے۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مکتوب حضرت سیدنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے وہ مسئلہ پیش کردیا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسئلے کی تمام تفصیلات پوچھنے کے بعد اس کا جواب ارشاد فرمادیا۔[2]

---

1 . . . السنن الکبری، کتاب أداب القاضی، باب من اجتہد من الحکام۔۔۔الخ، ۲۰۵/۱۰، حدیث: ۲۰۳۷۷ ملخصاً

2 . . . مؤطا امام مالک، کتاب الاقضیۃ، باب القضاء فیمن وجد مع امراتہ رجلا، ۲۵۹/۲، حدیث: ۱۴۸۱ ملخصاً

دار الافتاء اہلسنت سے رجوع کیجیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سر انجام دینے کے لئے متعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن کے تحت بہت سے شعبہ جات خدمتِ دین کے لئے کوشاں ہیں۔ ان میں سے ایک شعبہ **دار الافتاء اہلسنّت** بھی ہے، یہ دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللهُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے جو لوگوں کے مسائل کے بارے میں شرعی راہنمائی فراہم کرنے میں مُصروفِ عمل ہے۔ آپ بھی اپنے شرعی مسائل کے حل کے لیے **دار الافتاء اہلسنت** کی طرف رجوع کیجیے۔

میں علی سے محبت کرتا ہوں

حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما نے فرمایا: میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھا، حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق، حضرت سیّدنا عثمان غنی اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن بھی موجود تھے۔ اچانک حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم تشریف لائے۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: اے معاویہ! کیا تم علی سے محبت کرتے ہو؟ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے

سوا کوئی معبود نہیں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ان سے بہت محبت کرتا ہوں۔ آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: عنقریب تم دونوں کے درمیان آزمائش ہوگی، حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم! اس کے بعد کیا ہوگا؟ شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: (اس کے بعد) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معافی، اس کی رضامندی اور جنت میں داخلہ۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے پر راضی ہیں اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ (1)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے (2)

اوصافِ شیرِ خدا سن کر آنکھیں بھر آئیں

حضرت سیّدُنا ابوصالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدُنا ضَرار بن ضَمُرہ کِنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس آئے تو حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے فرمایا: ”میرے سامنے (امیر المؤمنین) حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی

---

1 ... پ۳، البقرۃ: ۲۵۳

2 ... تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر...الخ، ۱۳۹/۵۹

شان بیان کرو!''اُنھوں نے (معذرت کرتے ہوئے) کہا: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! (میں ان کی شان کیسے بیان کر سکتا ہوں) کیا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مجھے اس سے معاف نہیں رکھتے ؟'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''میں تمھیں (اُس وقت تک) معاف نہیں کروں گا (جب تک حضرت (سیدنا) علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اوصاف بیان نہیں کروگے۔)'' حضرت سیِّدُنا ضَرار بن ضَمُرہ کنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''چلیں اگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مجھ پر لازم قرار دیتے ہیں تو پھر سنئے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم خواہشات سے دور رہنے والے اور بہت طاقت والے تھے، فیصلہ کن گفتگو فرماتے، لوگوں کے فیصلوں میں ہمیشہ عدل وانصاف سے کام لیتے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے علم و حکمت کے چشمے جاری ہوتے، دنیا اور اس کی آسائشوں سے وَحشت محسوس کرتے اور رات اور اس کے اندھیرے سے اُنسیت حاصل کرتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ہمیشہ فکرِ آخرت میں ڈوبے رہتے، اپنا مُحاسبہ کرتے، پہننے اور کھانے کے لئے جو بھی میسر ہوتا اسی پر راضی رہتے ہوئے قناعت فرماتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب ہم میں سے کوئی ان کی خدمت میں جاتا تو اس پر شفقت فرماتے، اپنے پاس بٹھاتے، ہر سوال کا جواب عنایت فرماتے، اتنی شفقت و محبت، اُلفت و قُربت کے باوجود بھی ہم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے رُعب و جلال کی

وجہ سے بات نہ کرپاتے، جب مسکراتے تو دانت پروئے ہوئے چمکتے موتیوں کی طرح نظر آتے، نیک لوگوں کو عزت و تکریم سے نوازتے، مَساکین آتے تو وہ بھی محبت کی چاشنی پاتے، طاقتور ان سے باطل کی امید رکھ کر مایوسی کو گلے لگاتا اور عدل و انصاف ایسا کہ کمزور لوگ اپنی کمزوری کے سبب مایوس نہ ہوتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بعض دفعہ اِنہیں دیکھا جب رات کی تاریکی میں ستارے چھپ جاتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ محراب میں تشریف لے جاتے اوراپنی ریش (داڑھی) مبارک پکڑ کر مضطرب و غمزدہ شخص کی طرح آنسو بہاتے گویا کہ میں اب بھی ان کی آواز سن رہا ہوں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہہ رہے ہیں: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ!'' آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑاتے، پھر دنیا کو للکارتے اور فرماتے: تو نے مجھے دھوکہ دینا چاہا میری طرف بن سنور کر آئی، مجھ سے دُور ہو جا، دُور ہو جا، کسی اور کو دھوکہ دے، میں تجھے تین طلاقیں دے چکا ہوں، تیری عمر قلیل، تیری مجلس حقیر اور تیرا خطرہ آسان ہے، ہائے افسوس! ہائے افسوس! راستہ پُر خطر، زادِ راہ قلیل اور سفر طویل ہے۔''

حضرت سیِّدُنا ضَرار بن ضَمُرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی** کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے اوصاف بیان کرتے رہے جنہیں سن کر حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ انہیں اپنی آستین سے پونچھتے رہے، حاضرین بھی اپنے اوپر قابو

نہ رکھ سکے اور رونے لگے۔ پھر حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: بے شک ابوالحسن علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایسے ہی تھے۔ اے ضرار! ان پر تمہارے غم کی کیفیت کیسی ہے؟" عرض کی: "اس عورت کی طرح جس کی گود میں اس کے بیٹے کو ذبح کر دیا گیا ہو نہ تو اس کے آنسو تھمتے ہیں، نہ ہی غم میں کمی آتی ہے۔"[1]

شہادتِ شیرِ خدا پر آبدیدہ ہو گئے

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کی خبر ملی تو نہایت افسردہ ہوئے، رونے لگے اور فرمایا: لوگوں نے فضل، فقہ اور علم سے کتنا کچھ کھو دیا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیّدنا امامِ حسن سے محبت

فضائلِ امامِ حسن بزبانِ امیر معاویہ

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ہم نشینوں سے فرمایا: "آباء و اَجداد، چچا پھوپھی اور ماموں و خالو کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟" سب نے عرض کی: امیر المؤمنین زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت سیّدنا امیرِ

1 ... الاستیعاب، علی بن ابی طالب، ۳/۲۰۹، حلیۃ الاولیاء، علی بن ابی طالب، ۱/۱۲٦ واللفظ له

2 ... البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الهجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ، ۵/۶۳۴ مختصرًا

معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا امامِ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا دستِ مبارک تھاما اور ارشاد فرمایا: یہ ہیں، (کیونکہ) ان کے والد سیّدنا علی بن ابی طالب، والدہ سیّدہ فاطمہ، ان کے نانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول، سیّدہ خدیجہ ان کی نانی جان، سیّدنا جعفر ان کے چچا ہیں، سیّدہ ہالہ بنت ابی طالب ان کی پھوپھی جان اور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولاد ان کے ماموں اور خالائیں ہیں۔(1)

ایک اور مقام پر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیّدنا امامِ حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زبان یا ہونٹ مبارک کا بوسہ لے رہے تھے۔ بے شک جس زبان یا ہونٹ کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چوما اسے ہرگز عذاب نہیں دیا جائے گا۔(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مناقبِ امامِ حسن کی تصدیق

ایک دن حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس قریش کی معزز شخصیات جمع تھیں، اس موقعے پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے فرمایا: ماں باپ، چچا اور پھوپھی، خالہ اور خالو، دادا اور دادی کے اعتبار سے سب سے زیادہ معزز شخص

1 . . . عقد الفرید، تفضیل معاویۃ للحسن، ۵/۳۴۴

2 . . . مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث معاویۃ بن أبي سفیان، ۶/۱۷، حدیث: ۱۶۸۴۸

کون ہے؟ حضرت سیدنا مالک بن عجلان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہوئے اور حضرت سیدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جانب اشارہ کرکے عرض کی: یہ سب سے افضل ہیں، ان کے والد حضرت سیدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور والدہ حضرت سیدتنا فاطمہ بنت رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، ان کے نانا نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور نانی حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں، ان کے چچا حضرت سیدنا جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جو جنت میں پرواز کرتے ہیں، ان کی پھوپھی حضرت سیّدتُنا اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں اور ماموں اور خالائیں آلِ رسول سے ہیں۔ "تمام لوگ خاموش رہے، بنو سہم کا ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: "آپ کے کہنے پر ابن عجلان نے یہ گفتگو کی ہے۔ "حضرت سیدنا مالک بن عجلان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس شخص کو جواب دیتے ہوئے کہا: میں نے وہ بات کہی ہے جو حق ہے، جو دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرکے مخلوق کی رضا چاہے گا وہ دنیا میں اپنی آرزو سے محروم رہے گا اور آخرت میں اس پر بدبختی کی مہر لگادی جائے گی۔ بنی ہاشم کی اصل تم میں سب سے زیادہ قابل فخر ہے اور ان میں سب سے زیادہ غیرت و حمیت پائی جاتی ہے۔" پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جانب متوجہ ہوئے اور عرض کی: کیا میں نے صحیح کہا ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ سچ ہے۔"[1]

---

1 ... برکات آل رسول، ص ۱۴۱ ملخصاً

مشابہت کی وجہ سے احترام

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم حضرت حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لب اور زبان چوستے ہیں جو لب و زبان حضور نے چوسے ہوں اس سے دوزخ کی آگ بہت دور رہے گی۔

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: اس صلح (یعنی حضرت امام حسن اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کے وقت واقعہ یہ ہوا کہ امیر معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے امام حسن (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے پاس سادہ کاغذ بھیجا اور فرمایا کہ آپ جو شرائطِ صلح چاہیں لکھ دیں مجھے منظور ہے، امام حسن نے لکھا کہ اتنا روپیہ سالانہ بطور وظیفہ ہم کو دیا جایا کرے اور آپ کے بعد پھر خلیفہ ہم ہوں گے، آپ نے کہا مجھے منظور ہے۔ چنانچہ آپ سالانہ وظیفہ دیتے رہے اس کے علاوہ اکثر عطیہ نذرانے پیش کرتے رہتے تھے، ایک بار فرمایا کہ آج میں آپ کو وہ نذرانہ دیتا ہوں جو کبھی کسی نے کسی کو نہ دیا ہو۔ چنانچہ آپ نے چالیس کروڑ روپیہ نذرانہ کیے۔ جب امام حسن امیر معاویہ کے پاس آتے تو امیر معاویہ انہیں اپنی جگہ بٹھاتے خود سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے، کسی نے پوچھا: ”آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟“ فرمایا کہ امام حسن ہم شکلِ مصطفےٰ ہیں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس مشابہت کا احترام کرتا ہوں۔[1]

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۸/۴۶۰

سیّدنا امیر معاویہ کی طرف سے چار لاکھ درہم کا نذرانہ

حضرت سیّدنا ابن بریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تشریف لائے تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''آج میں آپ کو وہ نذرانہ پیش کروں گا جو کبھی کسی نے دوسرے کو نہ کیا ہو گا۔'' چنانچہ آپ نے حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں چار لاکھ درہم پیش فرمائے۔[1]

حضرت امام حسن سے خطبہ ارشاد فرمانے کی فرمائش

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے لوگوں کو خطبہ دینے کا کہا تو حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے خطبہ کے دوران فرمایا: اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہی ہے اور جو مجھے نہیں پہچانتا میں اُسے بتانا چاہتا ہوں کہ میں حسن بن علی بن ابی طالب ہوں۔ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بیٹا ہوں، میں بشارت دینے والے کا بیٹا ہوں، میں ڈرانے والے کا بیٹا ہوں، میں نور پھیلانے والے چراغ کا بیٹا ہوں، میں آسمان کی زینت کا بیٹا ہوں، میں اُن کا بیٹا ہوں جو رحمت اللعالمین بن کر مبعوث ہوئے، میں اُن کا بیٹا ہوں جو جن وانس کی طرف مبعوث ہوئے، میں اُن کا بیٹا ہوں

---

1 . . . سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان۔۔۔الخ، ۴/۳۰۹

جن کے لئے زمین سجدہ گاہ اور طاہر قرار پائی۔ میں اس کا بیٹا ہوں جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس طرح پاک کر دیا جیسا پاک کرنے کا حق ہے۔ میں اس کا فرزند ہوں جو مستجاب الدعوات ہے، میں شفاعت فرمانے والے، اطاعت کیے جانے والے کا بیٹا ہوں، میں اس ذات کا فرزند ہوں جو (بروز قیامت) سب سے پہلے اٹھیں گے، جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے، میں اس کا فرزند ہوں جس کی رضا رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور جس کی ناراضی رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہے، میں ان کا بیٹا ہوں جو کرم کرتے ہوئے نہیں اُکتاتے۔"حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے ابو محمد! ہمارے لیے (یہ فضائل) کافی ہیں، ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فضیلت سے خوب واقف ہو چکے ہیں۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

استغفار کی برکت

حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایک خادم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں عرض کی: میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے ہاں کوئی اولاد نہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اولاد عطا فرما دے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: استغفار پڑھا کرو۔ اس نے

---

1 . . . ذخائر العقبی، الباب التاسع فی ذکر الحسن والحسین۔۔۔الخ، ص ۱۴۲ ملخصاً

استغفار کی ایسی کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ اِستغفار پڑھنے لگا۔ اس کی برکت سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے، جب یہ بات حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو معلوم ہوئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس وجہ سے یہ وظیفہ ارشاد فرمایا؟ دوسری مرتبہ جب اس شخص کو حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو اس نے دریافت کیا۔ حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: تو نے حضرت سیّدنا ہود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قول نہیں سنا جو اُنہوں نے فرمایا: ”وَیَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ“ (ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا) اور حضرت سیّدنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ ارشاد نہیں سنا ”وَیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ“ (ترجمۂ کنزالایمان: اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا) (یعنی کثرتِ رزق اور حصولِ اولاد کے لئے اِستغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے۔)[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے محبت

امام حسین کا حلقۂ درس

حضرتِ سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ

1 ۔۔۔ تفسیر مدارک، ہود، تحت الآیۃ: ۵۲، ص ۵۰۲ ملخصاً

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علمی مجلس کی تعریف کرتے ہوئے ایک قریشی سے فرمایا: مسجد نبوی میں چلے جاؤ، وہاں ایک حلقے میں لوگ ہمہ تن گوش ہو کر یوں باادب بیٹھے ہوں گے گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں جان لینا یہی حضرت سیِّدنا ابو عبداللہ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مجلس ہے۔ نیز اس حلقے میں مذاق مسخری نام کی کوئی شے نہ ہو گی۔[1]

صلۂ رحمی اور نرمی سے پیش آنے کی وصیت

حضرت علامہ ابو القاسم علی بن حسن شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مرضِ وصال میں یزید کو بلا کر کچھ وصیتیں کی تھیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت سیِّدنا امام حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر احسان و مروت کی نظر رکھنا کیونکہ وہ لوگوں میں بہت مقبول ہیں۔ ان کے ساتھ صلۂ رحمی کرنا اور ان سے نرمی کرنا ہی تمھارے لئے بہتر ہو گا۔[2]

یہ تھوڑی سی رقم ہے

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص حضرت سیِّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، حسین بن علی بن ابی طالب، ۱۴/ ۱۷۹ ملخصاً

2 . . . تاریخ ابن عساکر، الحسین بن علی بن ابی طالب، ۱۴/ ۲۰۶ مختصراً

تنگدستی اور فَقر و فاقہ کی شکایت کرنے لگا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا ہم آپ کو رخصت کر دیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے اسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ حضرت سیِّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس سے معذرت فرمائی کہ آپ کو انتظار کرنا پڑا۔[1]

امیرِ معاویہ امامِ حسین و حسن کا استقبال فرماتے

حضرت سیِّدنا محمد بن ابو یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب بھی حضرت سیِّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ملاقات فرماتے تو مرحباً وَأهلاً بِابْنِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یعنی خوش آمدید اے ابن رسول اللہ کہتے ہوئے ان کا استقبال فرماتے اور حضرت سیِّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں تین لاکھ درہم پیش کرنے کا حکم ارشاد فرماتے۔[2]

حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت سیِّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

---

1 . . . کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتهم من اهل البیت، ص ۷۷

2 . . . طبقات ابن سعد، الحسین بن علی، ۶/۴۰۹ مکتبة الخانجی

کا بھی مرحباً وَاَھلاً بِابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم یعنی خوش آمدید اے ابن رسول اللہ کہتے ہوئے استقبال فرماتے اور اتنا ہی نذرانہ پیش فرماتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت سیّدنا امامِ حسن اور امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے نہ صرف محبت فرماتے تھے بلکہ ان کے فضائل و مَناقب بھی لوگوں میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ اکثر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں تحائف پیش فرماتے نیز حضرت سیّدنا امام حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا آپ کی طرف سے پہنچنے والے تحائف کا قبول فرمالینا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے درمیان ادب و محبت کا رشتہ قائم تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❀...حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "چار چیزیں جسے عطا کی گئیں اسے دنیا وآخرت کی بھلائی دے دی گئی: (۱)... شکر کرنے والا دل (۲)... ذکر کرنے والی زبان (۳)... مصائب پر صبر کرنے والا بدن اور (۴)... شوہر کی عدم موجودگی میں اپنے نفس اور شوہر کے مال میں خیانت کرنے سے بچنے والی بیوی۔"

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، طلق بن حبیب، ۸/ ۲۴۹، حدیث: ۱، بتقدم وتاخر)

---

1 ... معجم الصحابۃ، معاویۃ بن ابی سفیان، ۵/ ۳۷۰

چوتھا باب

حکومتِ سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دعا سے نوازتے ہوئے فرمایا: اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ وَالْحِسَابَ وَمَکِّنْ لَہُ فِی الْبِلَادِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں (یعنی امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو) کتاب و حساب کا علم عطا فرما اور انہیں شہروں کی حکمرانی عطا فرما۔[1]

ایک موقع پر تو نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حکومت کے متعلق یوں نصیحت فرمائی: یَا مُعَاوِیَۃُ اِنْ وُلِّیتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللہَ وَاعْدِلْ یعنی اے معاویہ! اگر تمہیں کوئی ذمہ داری سونپی جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ بحر و بر، غیبوں سے باخبر آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان کے سبب مجھے حاکم بننے کی آزمائش میں مبتلا ہونے کا یقین ہو گیا تھا اور آخر کار میں اس آزمائش میں مبتلا ہو گیا۔[2]

غیبوں کے جاننے والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک سے نکلا ہوا جملہ پتھر پر لکیر کی مانند ہے لہٰذا اس دعائے مصطفےٰ اور

1 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی معاویۃ ۔۔۔ الخ، ۹/۵۹۴، حدیث: ۱۵۹۱۸

2 ۔۔۔ مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث معاویۃ بن ابی سفیان، ۶/۳۲، حدیث: ۱۶۹۳۱

نصیحت کا اثر کچھ یوں ظاہر ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حکومت عطا فرمائی، فتوحات کی نعمت آپ کے ہاتھ آئی اور اسلام کی ترقی اور ترویج و اشاعت کا عظیم کام بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ حکومت میں ہوا۔

سیدنا امیرِ معاویہ حاکم کیسے بنے؟

جب امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ملکِ شام فتح فرمایا تو سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بھائی صحابیٔ رسول حضرت سیدنا یزید بن ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو شام کا حاکم مقرر فرمایا۔ سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان معاملات میں اپنے بھائی کے ہمراہ تھے۔ جب حضرت سیدنا یزید بن ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وصال فرما گئے تو امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو گورنر مقرر فرمادیا۔[1]

فاروق اعظم تربیت فرماتے

عہدِ فاروقی میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ سے بہت سارے مدنی پھول حاصل ہوتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ میں جلوہ اَفروز ہو کر حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تربیت فرماتے، اس کی کچھ جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے:

1 . . . البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الہجرۃ النبویۃ، وہذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۵/ ۶۲۰

فاروقِ اعظم کی نصیحت

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف ایک مکتوب لکھا جس میں ارشاد فرمایا: ”حق کے ساتھ لازم رہو، حق پر قائم رہنا تمہیں اس دن اہلِ حق کے ساتھ کر دے گا جب صرف حق کے ساتھ ہی فیصلہ ہو گا۔“[1]

فاروقِ اعظم کے حکم پر معاہدہ تحریر فرمایا

جب بیتُ المقدس کے رہنے والے لوگوں کا ایک وفد حضرت سیِّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور صلح وامان کی درخواست کرنے لگا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی جانب سے جو تحریری صلح نامہ اُنہیں عطا فرمایا گیا اسے لکھنے والے حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے اس وقت حضرت سیِّدنا خالد بن ولید، حضرت سیِّدنا عمرو بن عاص اور حضرت سیِّدنا عبد الرحمٰن بن عوف رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی موجود تھے۔[2][3]

امیرِ معاویہ کو اُصولِ عدل سے متعلق مکتوب

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک موقع پر حضرت سیِّدنا امیر

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، احمد بن حنبل، محنۃ الامام احمد، ۹/۴۷۰

2 ... البدایۃ والنہایۃ، سنۃ اربع عشرۃ من الہجرۃ، فتح بیت المقدس ۔۔۔ الخ، ۵/۱۲۷ ملخصاً

3 ... فتح بیت المقدس کی تفصیل جاننے کے لیے فیضان فاروق اعظم، جلد ۲، صفحہ ۶۱۹ تا ۶۳۳ کا مطالعہ کیجیے۔

معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اُصُولِ عدل سے متعلق بذریعہ مکتوب یہ مدنی پھول عطا فرمایا: ”حَمد وصَلاۃ کے بعد فریقین میں فیصلہ کرنے سے متعلق میں تمہیں یہ مکتوب بھیج رہا ہوں، اس میں اپنی اور تمہاری بھلائی کی میں نے پوری کوشش کی ہے، پانچ اصولوں پر کاربند رہو تمہارا دین سلامت رہے گا اور اس میں تمہیں خوش نصیبی حاصل ہو گی۔(۱) جب تمہارے پاس فریقین اپنا معاملہ لے کر آئیں تو مُدَّعی (اپنے حق کا دعویٰ کرنے والا) سے سچے گواہ اور مُدَّعٰی عَلَیْہ (جس کے خلاف کسی حق کا دعویٰ کیا گیا) سے مضبوط حلف لو۔(۲) کمزوروں کے ساتھ بہت ہمدردی سے پیش آؤ تاکہ ان کی ہمت بندھے اور اپنا معاملہ تمہارے سامنے بیان کرنے میں زبان کھلے۔(۳) جو شخص باہر سے آیا ہو اس کے ساتھ خصوصی تعاون کرو کیونکہ زیادہ دن انتظار کرکے اگر وہ بغیر حق حاصل کیے چلا گیا تو اس کا وبال حق مارنے والے پر ہو گا۔(۴) مُدَّعی و مُدَّعٰی عَلَیہ کے ساتھ یکساں سلوک کرو۔(۵) فریقین میں جب تک تمہیں صحیح فیصلہ سمجھ میں نہ آئے اس وقت تک کوئی فیصلہ نہ کرو، بصورتِ دیگر فریقین میں صلح کرانے کی حتَّی المقدور کوشش کرو۔“[1]

سیدنا امیر معاویہ خلیفہ کیسے بنے

عہدِ فاروقی و عہدِ عثمانی میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شام کے گورنر کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے اسلام کی خدمت فرماتے رہے اور امیر

---

1 . . . البیان والتبیین، باب من اللغز فی الجواب، ۲/۱۵۰

المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شہادت کے بعد حضرت سیّدنا امامِ حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خلیفہ مقرر ہوئے جو تقریباً ۶ ماہ منصبِ خلافت پر فائز رہنے کے بعد اصلاحِ اُمت اور خیر خواہی کے مُقدّس جذبے کے تحت حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہوگئے اور یوں حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ممالکِ اسلامیہ کے "خلیفہ" بن گئے۔[1]

حکومتِ امیرِ معاویہ پر سیّدنا امام حسن کی گواہی

حضرت سیّدنا امامِ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب میں نے اپنے والد امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو یہ فرماتے سُنا: دن رات گزرتے رہیں گے یہاں تک کہ امیرِ معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) حاکم بن جائیں گے تو مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ حکم ہو کر رہے گا اسی لیے میں نے پسند نہیں کیا کہ میرے اور ان کے درمیان مسلمانوں کا خون بہے۔[2]

فاروقِ اعظم کے نزدیک مقامِ سیّدنا امیر معاویہ

حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جس کسی کو بھی گورنر مقرر

---

1 . . . عمدۃ القاری، کتاب فضائل الصحابۃ، باب ذکر معاویۃ بن ابی سفیان، ۱۱/۴۸۷ ملخصاً، الثقات لابن حبان، ذکر البیان بان من ذکرناھم ـــ الخ، ۱/۲۳۲ ملخصاً، امیر معاویۃ، ص ۴۳ـ۴۴ ماخوذاً، تاریخِ بغداد، معاویۃ بن ابی سفیان، ۱/۲۲۱ ملخصاً، تہذیب الاسماء واللغات، معاویۃ بن ابی سفیان، ۲/۴۰۶ ملتقطاً

2 . . . معجم الصحابۃ، معاویۃ بن ابی سفیان، ۵/۳۷۲

فرماتے تو تَقَرُّری اور بعد اَز تقرری اس کی کارکردگی پر بھرپور نظر رکھتے، خاص طور آپ گورنر کی عملی کیفیت پر خصوصی نظر رکھتے اگر کوئی گورنر اصولوں سے اِنْحِراف کرتا تو اسے فِی الفور مَعزول فرمادیتے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو گورنری کا عُہدہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سونپا تھا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی بے پناہ خداداد صلاحیت اور غیر مَعْمولی مقبولیت کی بِنا پر عَہْدِ فاروقی میں اس مَنْصب پر فائز رہ کر عمدگی کے ساتھ خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا عَہْدِ فاروقی میں اس مَنْصَب پر فائز رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ معیارِ فاروقی پر اُترنے والے بہترین حاکم اور زبردست مُنتَظِم تھے۔

جب حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ملکِ شام تشریف لے گئے تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کا استقبال بہت ہی شان و شوکت کے ساتھ کیا سیّدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ استقبال کے لیے اتنے بڑے لشکر کو دیکھ کر (ناراضی فرماتے ہوئے) اتنا اہتمام کرنے کی وجہ دریافت فرمائی تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس عمل کی وضاحت فرماتے ہوئے عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہم جس سرزمین میں ہیں یہاں دشمنوں کے جاسوس بکثرت ہیں اسی وجہ سے یہ لازم ہوا کہ ہم ان کو ہیبت زَدہ کرنے کے لیے بادشاہ کی عزت و عظمت کا اظہار کریں، اگر آپ حکم دیں

گے تو ہم یہ سلسلہ جاری رکھیں گے، اگر آپ روکیں گے تو ہم فوراً رُک جائیں گے، اے امیر المومنین! آپ جو چاہیں حکم ارشاد فرمائیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: نہ تو ہم کوئی حکم دے رہے ہیں اور نہ ہی ایسا کرنے سے روک رہے ہیں۔" حضرت سیّدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ نرم رَوَیّہ دیکھ کر ایک شخص نے عرض کی: یاامیرَ المؤمنین ! اس جوان (یعنی حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے کتنی خوب صورتی اور دانشمندی سے خود کو اس الزام سے بَری کرلیا ہے۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: انہی خوبیوں اور صلاحیتوں کی بِنا پر ہم نے یہ مَنْصَب انہیں سونپا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے متأثر ہونا اور آپ کی صلاحیتوں کا اعتراف کرنا یہ بہت بڑے اِعْزاز کی بات ہے کیوں کہ حضرت سیّدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نظامِ اِحْتِساب نہایت مضبوط تھا جب کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اس معاملے کی براہِ راست تفتیش فرمانا اور جواب سن کر اطمینان کا اظہار فرمانا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ میں معاملہ فَہمی اور اِنتِظامی اُمور کو زبردست طریقے سے انجام دینے

---

1 . . . البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، معاویۃ بن سفیان، ۵/۲۲۷ ملخصاً، الاستیعاب، معاویۃ بن سفیان، ۳/۴۷۱ ملخصاً

کی تمام تر صلاحیتیں موجود تھیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فاروقِ اعظم کا اعتماد

حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک موقع پر لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے بعد گروہ بندی سے بچنا اگر تم نے ایسا کیا تو یاد رکھو کہ معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) شام میں ہوں گے۔[1] (یعنی اگر تم نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تمہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے۔)

سیّدنا امیر معاویہ کے تدبُّر کی تعریف

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے: تم قَیْصر و کِسریٰ اور ان کی عقل ودانائی کا تذکرہ کرتے ہو جبکہ معاویہ بن ابو سفیان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) موجود ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تو مجموعی اعتبار سے اسلامی سلطنت کئی مسائل کا شکار تھی جس کی وجہ سے فتوحات کا سلسلہ بھی رک چکا تھا اس کے علاوہ انتظامی معاملات بھی ان حالات کی وجہ سے بہت زیادہ متاثر ہوئے تھے، حضرت سیدنا امیر

1 ... تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر...الخ، ۵۹/ ۱۲۴

2 ... تاریخ طبری، سنۃ ستین، ذکر بعض ماحضرنا من ذکر اخبارہ وسیرہ، ۳/ ۲۶۴

معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان تمام معاملات کو اپنی فِراسَت سے حل فرمایا جس کی بدولت اسلامی سلطنت کا ہر شعبہ ہی ترقی کی منزلیں طے کرتا چلا گیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مبارک دور میں بے شمار فتوحات بھی ہوئیں اور اسلامی سلطنت کو داخلی و خارجی تمام سازشوں سے بھی نجات ملی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حکومتِ سیدنا امیر معاویہ کے بنیادی اصول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کم و بیش چالیس سال تک حکومتی مَنْصَب پر جلوہ اَفروز رہے، اس طویل عرصے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کامیاب طرزِ حکومت کی بنیاد جن اُصولوں پر رکھی وہ آج بھی ہمارے لیے ایسے روشن ستارے ہیں کہ جن کا نور ہمیں انفرادی اور اجتماعی کاموں میں کامیابی سے ہمکنار کر سکتا ہے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے طرزِ حکومت سے حاصل ہونے والے یہ مدنی پھول دراصل آپ کے خطبات، فیصلوں اور مختلف مواقع پر کی جانے والی نصیحتوں کو سامنے رکھ کر پیش کیے جارہے ہیں۔

(۱) نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے سے برائی کا خاتمہ کرنے کے لیے نیکی کی دعوت سب سے زیادہ موثر ذریعہ ہے اسی کی برکت سے برائیوں کا خاتمہ ہوتا اور اچھے اعمال کرنے کا جذبہ ملتا ہے، حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

کے مبارک دور میں بھی یہ سلسلہ جاری تھا بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود بھی نیکی کی دعوت دیا کرتے اور برائی سے منع فرمایا کرتے۔

(۲) عہد کی پاسداری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عہد خواہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ ہو یا بندے کے، سب ہی کو پورا کرنا لازم ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی عَہْد کا بھرپور لحاظ فرماتے، ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بعض کفار نے معاہدہ کیا کہ وہ اتنی رقم بطورِ جزیہ ادا کیا کریں گے لیکن انہوں نے عَہْد کی خلاف ورزی کی اس کے باوجود حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کی جانب پیش قدمی نہیں فرمائی۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں اس بارے میں عرض کی گئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: دھوکے کا بدلہ دھوکے سے دینے سے زیادہ بہتر ہے کہ دھوکے کا بدلہ عَہْد پورا کر کے دیا جائے۔[1]

(۳) شَعَائِرُ اللہ سے محبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ تمام چیزیں جنہیں کسی **اللہ** والے سے نسبت حاصل ہو ان کی برکتوں میں سے سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ ان سے دلوں کو تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی چیزوں کا ادب اور

1 . . . فتوح البلدان، القسم الثانی، امر السامرۃ، ص ۲۱۶ ملخصاً

حفاظت فرمایا کرتے نیز آخری وقت میں بھی نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو اپنے ساتھ دفن کرنے کی خصوصی وصیت فرمائی۔

(۴) مسائل کا ادراک اور ان کا حل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلا سوچے سمجھے کسی مسئلے کو حل کرنے سے کام بگڑ جاتا ہے۔ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہادی اور مہدی ہونے کی دعا فرمائی تھی جس کی برکت کی جھلک آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فَہم و فِراسَت کے ذریعے حل کیے جانے والے مسائل میں بھی نظر آتی ہے اور آپ کی اسی خُصوصیت کی وجہ سے حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اعلیٰ فَہم و تدَبُّر کے قائل تھے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مُدَبِّرانہ سوچ کی برکت سے اُٹھنے والے فتنوں کی آگ بجھی، فتوحات کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا اور امن و امان کی صورت حال بہتر ہوگئی جس کی وجہ سے تجارت اور نقل و حرکت میں بہت آسانی ہوئی اور لوگوں کی معاشی حالت بھی پہلے سے کئی گنا زیادہ بہتر ہوئی۔

(۵) دوسروں کے تجربے سے اِستِفادہ

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیشِ نظر خُلَفاءِ راشدین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا مبارک دور بھی تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ماضی میں گزرنے والے بادشاہوں، ان کے طرزِ حکومت اور تاریخ کو اپنے

مطالعے میں رکھا کرتے یوں ان بادشاہوں اور ان کے طَرزِ حکومت کی خامیاں اور خوبیاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے آجاتیں یوں دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھاکر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلامی حکومت کو مضبوط فرمایا۔

(۶)مشورے کا خیر مَقدَم

مشورے سے مقصود ایسی راہ مُتَعَیَّن کرنا ہوتی ہے جس پر چل کر انسان اپنی منزل پر باآسانی پہنچ سکے اور اس میں بہتری ہی ہے کیوں کہ فردِ واحد کے فیصلے میں خَطا کا امکان زیادہ رہتا ہے جب کے کئی ذہنوں سے سوچا جانے والا نتیجہ ایک حد تک غلطی سے محفوظ ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہر اہم معاملے میں مُشاوَرَت ہی کے ذریعے فیصلہ فرماتے اور اگر کوئی آپ کو مشورہ پیش کرتا تو اس کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے، یوں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں ایک مُثبَت تاثر پیدا ہو جاتا اور سامنے والے کو اپنی رائے پیش کرنے میں بہت آسانی ہو جاتی اس طرح کسی بھی بڑی مشکل کو حَل کرنے میں رکاوٹ پیش نہ آتی۔

(۷)بلا تکلف اِستِفادہ

حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسائل کو بروقت حل کرنے کے لیے پیغام رسانی کے نظام کو مزید بہتر فرمادیا تھا جس کی بدولت آپ شام جیسے دور دراز ملک میں تشریف فرما ہو کر بھی مکہ و مدینہ میں موجود صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بذریعۂ مکتوب بروقت اِستِفادہ فرمایا کرتے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ عمل اس بات کی دلیل ہے کہ کامیاب حکمرانی کا ایک نسخہ یہ بھی ہے کہ متقی اور پرہیزگار حضرات سے اہم مسائل میں بِلا تَکَلُّف اِسْتِفادہ کیا جائے اس کی برکت سے مشکلات کا خاتمہ کرنے میں بے حد آسانی پیدا ہو گی۔

(۸) تقسیم کاری فرمانے والے

حضرتِ سَیِّدُنا ابو مریم عَمْرو بن مُرَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سُنا کہ جِسے اللہ تعالٰی مُسلمانوں کی کسی چیز کا والی اور حاکم بنائے پھر وہ مُسلمانوں کی حاجت و ضرورت اور محتاجی کے سامنے حِجاب کر دے تو اللہ تعالٰی اُس کی حاجت و ضرورت اور محتاجی کے سامنے آڑ فرما دے گا۔'' چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کی حاجت پر ایک آدمی مقرر فرما دیا۔[1]

مُفَسِّرِ شہیر، حَکِیْمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن مُرّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اُس وقت سُنایا جب کہ وہ سُلطان بن چکے تھے تاکہ وہ اِس حدیث پر عمل کریں۔ مزید فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے شہنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان سُن کر ایک محکمہ (مَح۔کَ۔مہ) بنا دیا جس

---

[1] . . . ابوداوٗد، کتاب الخراج۔۔۔الخ، باب فیما یلزم الامام من امر الرعیۃ الخ، ۱۸۸/۳، حدیث: ۲۹۴۸ مختصراً

کے ماتحت ہر بستی میں ایک وہ افسر رکھا گیا، جو لوگوں کی معمولی ضرورتیں خود پوری کرے اور بڑی ضرورتیں حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تک پہنچائے۔ پھر ہمیشہ اُس افسر (ذمہ دار) سے بَاز پُرس کی کہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی تو نہیں کرتا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعَاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اوّلاً اپنے کاموں کو تقسیم کرتے ہوئے (۱) شعبہ قائم فرمایا (۲) اس کا ذمہ دار بنایا (۳) اپنی ذمّہ داری والے کام الگ کئے (۴) اور پھر ان کاموں کی باز پُرس یعنی پُوچھ گُچھ کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تقسیم کاری بھی فرمائی اور اُس کے تقاضے بھی پورے فرمائے بِالخُصوص باز پُرس یعنی پوچھ گچھ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس سلسلے میں تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" میں کارکردگی فارم اور مدنی مشوروں کا ایک بہترین مدنی نظام قائم ہے۔

(۹) عوام کی خیر خواہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی مَنْصَب پر رہتے ہوئے سب سے زیادہ "خیر خواہی" کے جذبے کی ضرورت رہتی ہے کیوں کہ جذبۂ خیر خواہی ہی وہ وَصف ہے جس سے انسان کے دل میں دوسروں سے بھلائی سے پیش آنے، عاجزی

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۴۷ بتصرف

اختیار کرنے اور مشکل وقت میں لوگوں کی فریاد رسی کرنے جیسے نیک جذبات دل میں پیدا ہوتے ہیں جس کی برکت سے ماتحت افراد کے دُکھ کو سکھ سے بدلنا آسان ہو جاتا ہے۔

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حیات کے مختلف گوشے ہیں اور ہر گوشہ ہی لائقِ تحسین اور قابلِ پیروی ہے۔ عشقِ رسول کے خوبصورت انداز، نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں سے والہانہ محبت، اہلِ بیت سے عقیدت و محبت اور علمی استفادہ کرنے کے لیے مختلف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی جانب رجوع آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کے چمکتے پہلو ہیں، یقیناً حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مبارک حیات میں ہمارے لیے بے شمار مدنی پھول ہیں، جن پر عمل کرنا دین و دنیا کی بھلائیاں پانا ہے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سنہری دور کی چند جھلکیاں آپ بھی ملاحظہ کیجیے:

سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا زمانۂ حکومت

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تقریباً چالیس سال حکومت فرمائی۔ حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں چار سال دِمَشق کے امیر رہے، بارہ سال سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں پورے ملکِ شام کے والی رہے، پھر تقریباً چار سال حضرت سیّدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے زمانۂ خلافت میں اور چھ ماہ حضرت سیّدنا حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے

دورِ خلافت میں شام کے والی رہے۔ اس کے علاوہ بیس سال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خلیفہ رہے یوں تقریباً چالیس سال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حکومت رہی۔[1] حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں اسلامی سلطنت خُراسان سے مغرب میں واقع افریقی شہروں اور قُبرُص سے یَمَن تک پھیل چکی تھی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حکومت جتنی پھیلتی جاتی ہے مسائل بھی بڑھتے جاتے ہیں۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک ماہر مُنْتَظِم، اور حاضر دماغ حاکم کی ضرورت ہوتی ہے۔ خُراسان سے مغرب میں واقع افریقی شہروں اور قُبرُص سے یَمَن تک کے علاقوں کا فتح ہو جانا اور اتنی بڑی سلطنت کے مُعاملات کا اَحسَن طریقے سے حل ہو جانا حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی انتظامی صَلاحِیَّت کی روشن دلیل ہے۔ یقیناً آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات میں کامیاب حاکم کی تمام تر صَلاحیتیں موجود تھیں جس کی بدولت اسلام کو مزید عُروج نصیب ہوا۔

لوگوں کی بھلائی کا خیال فرماتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: "مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّنْفَعَ اَخَاہُ فَلْیَنْفَعْہُ یعنی تم میں سے جو دوسروں کو نفع پہنچانے کی اِستِطاعت رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ وہ اسے نفع پہنچائے۔"[2] صحابۂ

---

1 . . . اسد الغابۃ، معاویۃ بن صخر ابی سفیان، ۵/۲۲۲ ملخصاً

2 . . . مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ۔۔۔ الخ، ص۱۲۰۷، حدیث: ۲۱۹۹

کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو جب بھی مَنْصَبِ حکومت ملتا تو اس حدیث کی عملی تصویر بن جایا کرتے یہی وجہ ہے کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دورِ حکومت میں عوام کی خیر خواہی کے لیے کئی کام سر انجام دیے مثلاً شام اور روم کے درمیان میں واقع ایک مَرْعَش نامی علاقہ غیر آباد تھا آپ نے وہاں فوجی چھاؤنی قائم فرمادی[1]، اسی طرح اَنْطَرطوس، مَرَقِیَّہ جیسے غیر آباد علاقے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دوبارہ آباد فرمائے[2] نیز نئے آباد ہونے والے علاقوں میں جن جن چیزوں کی ضرورت تھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کا بھی انتظام فرمایا مثلاً آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو پانی فراہم کرنے کے لیے نہری نظام قائم فرمایا۔[3]

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے صاحبزادے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور صاحبزادی حضرت سیدتنا حَفْصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اپنی مَمْلُوکہ زمین بیچ کر قرض ادا کرنے کی وصیت فرمائی تھی لٰہذا حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مدینہ مُنَوَّرہ میں وہ جگہ خرید کر اسے دارُ القضاء کے لیے وقف فرمایا۔[4] رِعایا کی خبر گیری کا بھی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ

1 . . . فتوح البلدان، القسم الثالث، ملطیة، ص ۲۶۵

2 . . . فتوح البلدان، القسم الثانی، امر حمص، ص ۱۸۲ ملخصاً

3 . . . فتوح البلدان، القسم الرابع، تمصیر البصرة، ص ۴۹۹ ملخصاً

4 . . . تاریخ المدینة المنورة، دور بنی زهرة، ۱/ ۲۳۳ ملتقطاً

تَعَالٰی عَنْہ نے بے حد مُنَظَّم نظام بنایا چنانچہ جب مُلکِ شام کے ایک علاقے **نَصِیبِیْن** میں بچھوؤں کی کثرت ہوگئی تو وہاں کے گورنر نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی جانب رجوع کیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تجویز پر عمل کرنے کی برکت سے بچھوؤں کی تعداد میں کمی آئی۔[1]

مہمان نوازی اور خیر خواہی کا انداز

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں ایک وفد حاضر ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے لیے کھانا منگوایا پھر پیاز منگوائی اور ارشاد فرمایا: اس کشادگی (یعنی زمین سے اُگنے والی سبزیوں) کو کھاؤ کیوں کہ اس کا امکان بہت کم ہے کہ کوئی قوم کسی زمین (سے اُگنے والی سبزیاں) کھائے اس کے باوجود اُس زمین کا پانی اُسے نقصان پہنچائے۔[2]

علم و حکمت کے مدنی پھول

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مہمان نوازی کا انداز اور حکمت سے بھرپور نصیحت میں علم و حکمت کے بے شمار مدنی پھول ہیں جن میں سے تین مدنی پھول ملاحظہ کیجیے:

---

1 . . . معجم البلدان، باب النون والصاد، ۴/ ۳۹۰ ماخوذاً

2 . . . بستان العارفین، الباب السادس والاربعون، فیما جاء فی الاطعمة، ص ۵۰

(1) باہر سے ملاقات کے لیے آنے والا شخص مہمان ہوتا ہے جیسا کہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: ہمارا مہمان وہ ہے جو ہم سے ملاقات کے لیے باہَر سے آئے خواہ اُس سے ہماری واقفیت پہلے سے ہو یا نہ ہو۔ جو ہمارے اپنے ہی محلے یا اپنے شہر میں سے ہم سے ملنے آئے دو چار منٹ کے لئے وہ ملاقاتی ہے مہمان نہیں، اس کی خاطر تو کرو مگر اس کی دعوت نہیں ہے اور جو ناواقِف شخص اپنے کام کے لئے ہمارے پاس آئے وہ مہمان نہیں جیسے حاکم یا مفتی کے پاس مقدَّمے والے یا فتویٰ (لینے) والے آتے ہیں یہ حاکم (یا مفتی) کے مہمان نہیں۔[1]

(2) کسی بھی کام کو کرنے سے قبل اگر اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت ہو تو مقصد واضح ہونے کی وجہ سے گناہوں سے بچنے اور ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے لہٰذا مہمان نوازی کی اچھی اچھی نیتیں فرمالیجیے، موقع کی مناسبت سے یہ نیتیں بھی کی جاسکتی ہیں: (۱) رِضائے الٰہی کیلئے مہمان نوازی کرتے ہوئے پُر تپاک ملاقات کے ساتھ ساتھ خوش دلی سے کھانا یا چائے وغیرہ پیش کروں گا (۲) مہمان سے خدمت نہیں لوں گا (۳) جس بات میں مہمان کی دنیا و آخرت کا فائدہ ہو گا اسے بیان کروں گا (۴) گفتگو کرتے ہوئے زبان کو جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گناہوں سے بچاؤں گا (۵) اِتّباعِ سنّت میں مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جاؤں گا۔

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۴

(3) مہمان کے فائدے کی بات کو گفتگو کا حصہ بنائیے تاکہ مہمان مانوس بھی ہو جائے اور اس کی دلجوئی کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُقَدَّس مقام کو مسجد میں تبدیل فرمادیا

نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قیام جب تک مکۂ مکرّمہ میں رہا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدتنا خدیجۃ الکبری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مکان میں سکونت اختیار فرمائی اور حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سمیت تمام اولاد کی ولادت بھی اسی مبارک مکان میں ہوئی نیز یہی وہ مکان تھا کہ جس سے نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی اس مکان کو دَارِ خُزَیمَہ کے نام سے شہرت حاصل رہی۔بعد میں یہ مکان حضرت سیدنا عقیل بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تحویل میں تھا جسے حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خرید کر مسجد کے لیے وقف کر دیا، پھر حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی جائے ولادت ہونے کی وجہ سے مَولدِ فاطمہ کے نام سے مشہور ہوا، مسجدِ حرام کے بعد یہ مقام مکۂ مکرّمہ میں سب سے افضل ہے۔[1]

امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس مُتبرّک و مُقدّس مقام کو مِٹا دینے پر اپنے

---

(1) ... تاریخ الخمیس، وفاۃ الخدیجۃ الکبری، ۱/۳۰۲

دکھ کا اظہار فرماتے ہوئے یوں تحریر فرماتے ہیں: صد کروڑ بلکہ اربوں کھربوں افسوس! کہ اب اس مکانِ والاشان کے نشان تک مِٹا دیئے گئے ہیں اور لوگوں کے چلنے کے لئے یہاں ہموار فرش بنادیا گیا ہے۔ مَرْوَہ کی پہاڑی کے قریب واقع بابُ المروہ سے نکل کر بائیں طرف (LEFT SIDE) حسرت بھری نگاہوں سے صرف اس مکانِ عرش نشان کی فضاؤں کی زیارت کرلیجئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک پر عمل کا جذبہ

حضرت سیّدنا عَمرو بن مُرّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو روایت بیان کی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو اپنی رعایا کی حاجت پوری کرے اور ان سے محتاجی و تنگ دستی دور کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر تنگ دستی و محتاجی کے دروازے بند فرمادے گا۔'' حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ فرمانِ عالیشان سنتے ہی ایک شخص کو لوگوں کی حاجتیں اور ضرورتیں پوری کرنے کے لیے مقرر فرمادیا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین کی مبارک سیرت کے بھی کیا کہنے! حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جیسے ہی فرمانِ رسالت

---

1 ... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۴۰

2 ... ترمذی، کتاب الاحکام، باب ماجاء فی امام الرعیة، ۳/ ۶۴، حدیث: ۱۳۳۷

سنا تو بلا تاخیر اس پر عمل فرما کر اس پر ملنے والے اجرِ عظیم کا خود کو حقدار بنالیا۔

سیرتِ سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہیے کہ جب کوئی نیکی کی بات سنیں تو شیطان کے وار کو ناکام بناتے ہوئے فوراً عمل کرلیں۔

سیدنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ کا اطمینان

حضرت سیِّدنا مِسور بن مَخرَمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک وفد کے ساتھ حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِن سے فرمایا: آپ مجھے میرے بارے میں بتائیے۔ حضرت سیدنا مسور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ عیوب اور خامیوں کا ذکر فرمایا جنہیں سن کر حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: خود کو خطاؤں سے بَری مت سمجھئے، کیا آپ کی ایسی خطائیں نہیں کہ بارگاہِ الٰہی سے جن کے نہ بخشے جانے پر آپ کو ہلاکت کا خوف ہو؟ حضرت سیِّدنا مسور بن مخرمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: بے شک میری وہ خطائیں ہیں کہ جن کی بخشش نہ ہوئی تو میں ان کے سبب ہلاک ہو جاؤں گا۔ پھر سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: تو پھر آپ اس بات کے زیادہ حق دار نہیں ہیں کہ مجھ سے زیادہ مغفرت کی امید رکھیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم میرے ذمے رعایا کی اصلاح، حدود قائم کرنے، لوگوں میں صلح کروانے، راہِ خدا میں جہاد کرنے اور وہ بڑے بڑے اُمُور ہیں جنہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی شمار کر سکتا ہے اور ہم ان امور کو آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے ذکر کردہ عُیُوب اور خطاؤں سے

زائد شمار نہیں کرتے۔ بلاشبہ میں ایسے دین پر ہوں جس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نیکیاں قبول فرماتا ہے اور گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور غیرُاللہ میں سے کسی ایک کو چُننے کا اختیار ملے تو میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو غیرُاللہ پر ترجیح دوں گا۔" حضرت سیّدنا مسور بن مخرمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ وضاحت سُن کر میں سوچ میں پڑ گیا اور اس بات سے آگاہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ پر غالب آگئے ہیں۔" اس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لیے دعائے خیر فرماتے۔[1] حضرت سیّدنا عُروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدنا مسور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تذکرہ دعائے رحمت ہی کے ساتھ سنا۔[2] جبکہ تاریخِ بغداد میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لیے دعائے مغفرت فرماتے۔[3]

سیّدنا امیر معاویہ کی دن بھر کی مصروفیات

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دن میں پانچ بار لوگوں سے ملاقات فرماتے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے بعد قرآنِ کریم کی تلاوت فرماتے،

1 . . . معجم الصحابة، معاوية بن ابی سفيان، ۵/ ۳۷۰ ملتقطاً، البداية والنهاية، سنة ستين من الهجرة النبوية، وهذه ترجمة معاوية ـــ الخ، ۵/ ۱۳۷ ملتقطاً

2 . . . سير اعلام النبلاء، فصل من صغار الصحابة، ۴/ ۴۸۰

3 . . . تاريخ بغداد، معاوية بن ابی سفيان، ۱/ ۲۲۳

پھر گھر تشریف لے جاکر گھریلو اُمور انجام دیتے اور اس سے فراغت کے بعد چار رکعت (اشراق، چاشت کی) نماز ادا فرماتے، دن بھر میں کئی ضرورت مند آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے، کوئی یوں عرض کرتا: ”مجھ پر ظلم ہوا ہے۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے: ”اس کی مدد کرو۔“ کوئی کہتا: ”میرے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے۔“ ارشاد ہوتا: ”اس کے معاملے کی تحقیق کرو۔“ مزید یہ بھی ارشاد فرماتے: ”جو لوگ ہم تک نہیں پہنچ سکتے ان کی ضروریات ہم تک پہنچاؤ۔“ جن افراد کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں کی خبر گیری کے لیے مقرر فرمایا ہوا تھا ان میں سے کوئی یوں عرض کرتا: فلاں شخص شہید ہو گیا ہے۔“ ارشاد فرماتے: اس کے بچوں کا وظیفہ مقرر کر دو۔“ کوئی یہ بتاتا: ”فلاں آدمی کافی عرصے سے اپنے گھر سے غائب ہے۔“ فرماتے: ”اس کے گھر والوں کا خیال رکھو اور ان کی ضروریات کو پورا کرو۔“ یوں حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا پورا دن لوگوں کی خیر خواہی، دادرسی اور ان کی بروقت مدد کرنے میں صرف ہوتا۔[1]

ان جیسا نہ پاؤ گے

حضرت سیّدنا فُضالہ بن عُبید انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیعتِ رضوان میں شریک تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر بہت کم تھی۔ مصر کی فتح میں بھی شریک تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی غیر موجودگی

1 . . . مروج الذهب، من اخلاق معاوية وعاداته، ۳/ ۳۱ ملخصاً

میں نائب تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انتقال ہوا تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ کے جنازے میں شریک ہوئے اور جنازے کو کندھا دیتے ہوئے اپنے فرزند حضرت سیّدنا عبد اللہ بن معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: میرے پیچھے چلے آؤ کیوں کہ پھر کبھی ان جیسے کے جنازے کو کندھا دینے کی سعادت نہیں پاؤ گے۔[1] اسی طرح حضرت سیّدنا عبد المطلب بن ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جنازہ بھی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پڑھایا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی نمازِ جنازہ میں شرکت باعثِ سعادت اور حصولِ ثواب کا ذریعہ ہے جیسا کہ حضرتِ سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو نماز ادا کرنے تک جنازے میں شریک رہا اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو تدفین تک شریک رہا اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے۔ پوچھا گیا قیراط کیا ہے؟ فرمایا: جبلِ اُحد جتنا ہے۔[3]

اِس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی کسی مسلمان بھائی کی وفات کا سنیں تو کوشش کرکے اس کی نمازِ جنازہ میں ضرور شرکت

---

1 . . . سیر اعلام النبلاء، فضالۃ بن عبید۔۔۔الخ، ۳/۲۸۰ ملخصاً

2 . . . اسد الغابہ، عبد المطلب بن ربیعۃ، ۳/۵۲۶

3 . . . مسلم، کتاب الجنائز، باب فضل الصلوۃ علی الجنازۃ۔۔۔الخ، ص ۴۷۲، حدیث: ۹۴۵

کریں اس کا معمول بنانے کی برکت سے وُرَثا کی دلجوئی کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا اور قبر و آخرت کی تیاری کا ذہن بھی بنے گا۔

امیرِ اہلسنّت کا معمول

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حصولِ ثواب کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے، جب حفاظتی امور کے مسائل نہیں تھے تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود کثرت کے ساتھ جنازوں میں شرکت فرماتے، مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیتے، کَفَن پہناتے، نمازِ جنازہ کی امامت فرماتے اور تعزیت و ایصالِ ثواب کے ذریعے ان کی دِلجُوئی فرماتے آپ کے حسنِ اخلاق کی کشش نیکیوں سے دور اور گناہوں میں مبتلا افراد کو قریب لے آتی اور وہ بھی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے شریکِ سفر بن جاتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حکمت بھرے مدنی پھول

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک سے جاری ہونے والے چشمۂ علم و حکمت سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان خوب سیر اب ہوئے، اور بعد ازاں اُمّت کو سیر اب کرنے والے بن گئے، حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو اس مُقدّس جماعت کے چمکتے دمکتے ستارے

ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بھی مُتَعَدَّد حکمت بھرے مَدَنی پھول مَنقول ہیں، جن میں سے چند ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

حاسد کب راضی ہو گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کی دینی یا دنیاوی نعمت کے زوال (یعنی اس کے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام حسد ہے۔[1] حَسَد وہ باطنی مرض ہے جو حاسِد کا چین و سکون برباد کر دیتا ہے اور جب تک وہ نعمت مَحْسُود (یعنی جس سے حَسَد کیا جائے) سے چھن نہیں جاتی اسے کسی صورت چین نہیں آتا چنانچہ حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”میں حاسِد کے سوا ہر شخص کو راضی کر سکتا ہوں کیونکہ حاسِد تو زوالِ نعمت سے ہی راضی ہو گا۔“[2] حسد سے پیدا ہونے والی یہ بے چینی حاسِد کو معمولی شکر رنجی سے لے کر قتل و غارت گری تک لے جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عقل مند کون!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی میں آنے والی مشکلات سے جو شخص سبق سیکھتا ہے اور ان پر صبر کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی مدد فرماتا ہے اور یہ

---

1 . . . الحدیقۃ الندیۃ، الخلق الخامس عشر...الخ، ۱/ ۶۰۰

2 . . . الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر الباطنۃ...الخ، الکبیرۃ الثالثۃ...الخ، ۱/ ۱۲۶

سبق آموز وقتی آزمائش اس کے لیے کامیابی کا زینہ بن جاتی ہیں، اسی لیے ایک موقعے پر حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی: ”تجربہ کار شخص ہی عقل مند و دانا ہے۔“[1]

فاروقِ اعظم نے دنیا کو دُھتکار دیا

حضرت سیّدُنا امیر معاویہ بن ابو سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نہ تو دنیا کا ارادہ فرمایا اور نہ ہی دنیا نے آپ کا ارادہ کیا۔ لیکن امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دنیا نے تو ارادہ کیا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے دُھتکار دیا اور (پھر بطورِ عاجزی فرمایا) ہم تو دنیا میں پیٹ کی خاطر پُشت تک لَت پَت ہو چکے ہیں۔“[2]

بُردباری اختیار کرنے کی نصیحت

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بنو اُمَیَّہ کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: اے بنو اُمَیَّہ! حِلم کے ذریعے قریش کے ساتھ برتاؤ کرو! خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! زمانۂ جاہلیت میں مجھے کوئی برا بھلا کہتا تو میں اس کے ساتھ حِلم و بُردباری سے پیش آتا یوں وہ شخص میرا ایسا دوست بن جاتا کہ اگر مجھے اس کی مدد کی ضرورت پڑتی تو وہ مدد کرتا، اگر میں کسی سے لڑائی کرتا تو وہ میرا ساتھ دیتا۔ حِلم کسی شریف آدمی سے اس کی

---

1 . . . ادب المفرد، باب التجارب، ص ۱۴۸، حدیث: ۵۶۴

2 . . . تاریخ ابن عساکر، عمر بن الخطاب۔۔۔الخ، ۲۸۷/۴۴

شرافت نہیں چھینتا، بلکہ اس کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے۔[1]

خطبے کے ذریعے نیکی کی دعوت

حضرت یونس بن حَلبَس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **فرماتے ہیں** کہ جمعہ کے دن منبر پر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میری بات توجہ سے سنو، تم دنیا و آخرت کے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والا کسی کو نہ پاؤ گے۔ نماز میں اپنے چہرے اور صفیں درست رکھو ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے دلوں میں باہمی مخالفت پیدا فرما دے گا۔ ناسمجھ لوگوں کی گرفت کرو، ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے دشمن تم پر مُسَلَّط فرما دے گا جو تمہیں سخت آزمائش سے دوچار کر دیں گے۔ صدقہ و خیرات کیا کرو، کوئی یہ نہ کہے کہ میں غریب ہوں بے شک غریب کا صدقہ مالدار کے صدقے سے افضل ہے۔ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے سے بچو، کسی نے ایسا کہا یا مجھے کوئی ایسی خبر پہنچی تو (یاد رکھو) اگر کسی نے حضرت سیّدنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے کی عورت پر بھی تہمت لگائی تو کل بروزِ قیامت اس بارے پوچھا جائے گا۔[2]

ان آفات سے بچیے

حضرت سیّدنا عَمرو بن عُتبہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **فرماتے ہیں** کہ حضرت سیدنا امیر

---

1 . . . البدایۃ والنھایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۶۳۹/۵

2 . . . تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۱۶۳/۵۹

معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:

❀..... آفۃُ العِلمِ اَلنِّسْیَانُ بھولنا علم کے لئے آفت ہے۔

❀..... آفۃُ العِبَادَۃِ اَلرِّیاءُ ریاکاری (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے علاوہ کسی اور ارادے سے عبادت کرنا) عبادت کے لئے آفت ہے۔

❀..... آفۃُ النَّجَابَۃِ اَلْکِبْرُ یعنی تَکَبُّر (یعنی خود کو افضل دوسروں کو حقیر جاننا) عزت و شرافت کے لئے آفت ہے۔

❀..... آفَۃُ اللُّبِّ اَلعُجُبُ یعنی خود پسندی (یعنی اپنے کمال مثلاً علم یا عمل یا مال کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس بات کا خوف نہ ہونا کہ یہ چھن جائے گا) عقلمندی کے لئے آفت ہے۔

❀..... آفَۃُ الاِصْلَاحِ اَلشُّحُّ یعنی لالچ اصلاح کے لئے آفت ہے۔

❀..... آفَۃُ السَّمَاحَۃِ اَلتَّبْذِیْرُ یعنی تبذیر (یعنی ناجائز کاموں میں مال خرچ کرنا) سخاوت کے لئے آفت ہے۔

❀..... آفَۃُ الجَلَدِ اَلْفُحْشُ یعنی بے حیائی طاقت وہمت کے لئے آفت ہے۔

❀..... آفَۃُ الحَیَاءِ اَلذُّلُّ یعنی ذلت حیا کے لئے آفت ہے۔

❀..... آفَۃُ الظَّرْفِ الاِکْثَارُ یعنی ضرورت سے زائد برتن ہونا برتنوں کے لئے آفت ہے۔[1]

---

[1] . . . موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب اصلاح المال، باب اصلاح المال، ۷/ ۴۳۹، رقم: ۱۵۸ ملتقطاً

شرعی حکم پر عمل کرواتے

زمانۂ جاہلیت میں یہ رسم تھی ایک شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کسی سے کر دیتا اور اس کی بیٹی یا بہن سے خود نکاح کر کے اس نکاح کو مہر قرار دے دیتا، چونکہ اس میں مہر نہ ملنے کی وجہ سے عورت کی حق تلفی ہوتی اسی لیے نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس طرح نکاح کرنے سے منع فرمایا۔ جب حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ حکومت میں اس طرح کے نکاح کا مُعاملہ پیش آیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہاں کے گورنر کو دونوں میں تفریق کروانے کا حکم ارشاد فرمایا اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی: "یہ نکاحِ شِغار ہے جس سے نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمایا ہے۔"(1)

مُفَسِّر شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: (نکاحِ شِغار وہ ہے جس میں) ہر نکاح دوسرے کا نکاح کا مہر ہو اس کے علاوہ اور کوئی مہر نہ ہو، خیال رہے کہ اگر یہ نکاح آپس میں ایک دوسرے کا مہر نہ ہوں صرف نکاح بشرطِ نکاح ہو تو بالاتفاق جائز ہے جیسا پنجاب میں عام طور پر ہوتا ہے کہ آمنے سامنے رشتہ لیا جاتا ہے، لیکن اگر کسی نکاح کا مہر نہ ہو، ہر نکاح دوسرے نکاح کا مہر ہو تو امام شافعی کے ہاں دونوں نکاح فاسد ہیں، ہمارے ہاں دونوں نکاح دُرُست ہیں یہ شرطِ فاسِد ہے ہر لڑکی کو مہرِ مِثل ملے گا۔

---

(1) . . . ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الشغار، ۲/۳۳۰، حدیث: ۲۰۷۵ ملخصاً

مزید فرماتے ہیں خیال رہے کہ اگر یہ شرط درست رہتی تو شِغار بنتا جب اَحْناف نے اس شرط کو باطل قرار دیا اور ہر لڑکی کو مہرِ مِثْل دلوایا تو شِغار نہ رہا، لٰہذا یہ حدیث اَحْناف کے خلاف نہیں جیسے دیگر فاسِد شروط سے نکاح فاسِد نہیں ہوتا بلکہ شرط فاسِد ہوجاتی ہے ایسے ہی یہ نکاح بھی بالشَّرط ہے، جس میں نکاح درست اور شرط فاسِد ہے جیسے کوئی شخص سؤر یا شراب کے عِوَض نکاح کرے تو نکاح دُرُست ہے یہ شرط فاسِد ہے مہرِ مِثْل دیا جائے گا۔ (1)

سیدنا امیر معاویہ نے دل جیت لیا

حضرت سیّدنا وائل بن حُجر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسلام قبول فرمانے کے بعد بارگاہِ رسالت سے رخصت ہونے لگے تو نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان کے ساتھ بھیجا۔ حضرت سیّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تو سواری پر سوار ہوگئے جبکہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شدید گرمی کے باوجود پیدل چلتے رہے۔ حضرت سیّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نہ تو اپنے ساتھ سوار کیا اور نہ ہی جوتا دیا۔ جب حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خلیفہ بنے تو حضرت سیّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ کے پاس تشریف لائے تو آپ نے اُنہیں اپنے ساتھ مَسْنَد پر بیٹھایا اور انہیں ماضی کا وہ واقعہ یاد دلایا، جس پر حضرت سیّدنا

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۵/۳۴

وائل بن حُجر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے ارشاد فرمایا آج ہمارا شمار عوام میں ہے جب کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ بادشاہ ہیں۔" حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ حضرت سیّدنا وائل بن حجر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے ساتھ نہایت ہی عزت و احترام کے ساتھ پیش آئے یہ دیکھ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اتنے متأثر ہوئے کہ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے بارے یہ کلمات جاری ہو گئے: "میری یہ دلی خواہش ہے کہ میں حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کو اپنے آگے سوار کروں۔"(1)

دل جیتنے کا نسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف انتقامی کاروائی کرنے کے بجائے معاف فرما کر دل جیت لیا کرتے تھے بلکہ اگر کوئی شخص وقتی تکلیف کا سبب بھی بنا ہوتا تو بُزرگانِ دین اس کے بدلے اسے دائمی راحت پہنچانے کی کوشش فرماتے کیوں کہ حدیثِ پاک میں ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اعمال یہ ہیں کہ تم کسی مسلمان کو خوشی پہنچاؤ، یا اُس سے تکلیف دور کر دو یا اس کی طرف سے قرض ادا کر دو یا اُس سے بھوک مِٹا دو۔"(2) آپ بھی نیت کر لیجیے

---

(1) ... معجم صغیر، من اسمہ یحیی، ۲/۱۴۳، مسند بزار، مسند وائل بن حجر، ۱۰/۳۴۵، حدیث: ۴۴۷۵، تاریخ المدینۃ المنورۃ، وفاۃ وائل بن حجر الحضرمی، ۲/۵۷۹، الاصابۃ، وائل بن حجر، ۶/۴۶۶، رقم: ۹۱۲۰ ملخصاً

(2) ... معجم کبیر، عبداللہ بن عمر بن خطاب، ۱۲/۳۴۶، حدیث: ۱۳۶۴۶

کہ جو کسی بھی قسم کی تکلیف کا سبب بنے گا اسے معاف کروں گا اور جہاں تک ہو سکا اسے راحت پہنچا کر دلجوئی بھی کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے تمام رنجشیں اور ناچاقیاں ختم ہو جائیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیّدنا امیر معاویہ کا سنہری دور

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سنہرے دور کے بارے میں اَلْبَدَایَہ وَ النِّھَایَہ میں ہے: (حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عَہدِ خلافت میں) دشمنوں کے شہروں میں جہاد جاری تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلمے کا بول بالا تھا، ہر طرف سے غنیمتیں سمٹ کر آتی تھیں، عدل و انصاف کا دَور دَورہ تھا اور آپ کے دور میں مسلمان سکون وراحت میں تھے۔[1]

فتنوں کا خاتمہ

اسلامی شہروں میں جو خَوارِج سازشوں کے ذریعے فتنے پھیلا رہے تھے، حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کی سرکوبی فرمائی حتی کہ یہ فتنہ مکمل طور پر ختم ہو گیا۔[2] اس کے علاوہ جہاں جہاں فتنے سر اٹھاتے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کی سرکوبی فرماتے، اس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عَہدِ خلافت میں

1 ۔۔۔ البدایۃ والنھایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۵/ ۶۲۱

2 ۔۔۔ البدایۃ والنھایۃ، سنۃ احدی واربعین، خروج طائفۃ من الخوارج علیہ، ۵/ ۵۰۵ ماخوذاً

اسلامی مملکت وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئی۔

شہادتِ شیرِ خدا پر کیفیت

تین بدترین شخص بُرَک بن عبد اللہ، عَمْرو بن بکر تمیمی اور عبد الرحمٰن بن مُلجِم مکۂ مکرّمہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَتَعْظِيْمًا میں جمع ہوئے اور لوگوں کے معاملات پر گفتگو اور گورنروں پر نکتہ چینی کرنے لگے، جب اہلِ نہروان (وہ گمراہ خوارج جن لوگوں کے خلاف حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے جنگ کی اور انہیں ہلاک کیا) کا تذکرہ ہوا تو ان کا مسلمانوں سے بُغض وعَداوت اور عُروج پر پہنچا جس کی وجہ سے انہوں نے تین صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کے قتل کا منصوبہ بنایا لہٰذا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو شہید کرنے کی ذمہ داری اِبنِ مُلجِم نے لی جب کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو بُرَک بن عبدُ اللہ نے اور حضرت سیّدنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو عَمْرو بن بکر تمیمی نے شہید کرنے کی ذمہ داری لی۔ اس بھیانک منصوبے کی تکمیل کے لیے یہ تینوں بدباطِن افراد اپنی اپنی ناپاک مہم پر روانہ ہوگئے۔ ایک روز جب سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نمازِ فجر کے لیے مسجد تشریف لے جانے لگے تو بُرَک بن عبدُ اللہ (جو کہ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه ہی کی تاک میں وہاں بیٹھا تھا) نے آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ پر بھرپور حملہ کیا لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ پھرتی سے پیچھے پلٹے جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کی پُشت زخمی ہوگئی۔ جب بُرَک بن عبدُ اللہ نے اپنا وار ناکام ہوتے دیکھا تو اپنی جان

بچانے کے لیے اس نے حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں عرض کی: میرے پاس ایک ایسی خبر ہے جو آپ کو خوش کر دے گی، اگر وہ میں آپ کو بتادوں تو کیا مجھے کچھ فائدہ ہو گا؟" حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ کہنے لگا: آج کی رات میرے بھائی نے علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کردیا ہے۔" سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مزید تفتیش کے لیے اس سے فرمایا: تیرے بھائی کا زور حضرت علی المرتضیٰ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) پر نہیں چلے گا۔ اس نے بگڑ کر یہ راز اُگلا: کیوں نہیں چلے گا؟ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز کے لیے جاتے ہوئے اپنے ساتھ کوئی محافظ نہیں رکھتے۔ یہ سن کر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں برتی اور فوراً اسے قتل کرنے کا حکم جاری فرمادیا۔[1]

رومی بادشاہ کی سرزنش

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد جب بعض مُعامَلات میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مابین اختلاف ہوا تو رومی بادشاہ عظیمُ الشان اسلامی سلطنت کو اپنے ماتحت کرنے کے خواب دیکھنے لگا۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب رومی بادشاہ کے ناپاک عزائم کی اطلاع ملی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی غیرت

---

1 . . . معجم کبیر، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۹۷، حدیث: ۱۶۸ ملخصاً

ایمانی جوش میں آئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے انتہائی سخت الفاظ میں بذریعہ مکتوب یوں مخاطب فرمایا: اے لَعین! اگر تو باز نہ آیا اور اپنے شہر کو واپس نہ گیا تو میں اور میرا چچازاد بھائی (یعنی حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) آپس میں مل جائیں گے اور میں ضرور تجھے تیرے ملک سے نکال دوں گا اور زمین کو کشادگی کے باوجود تجھ پر تنگ کر دوں گا۔[1]

علی المرتضٰی کے شہزادے پر اعتماد

ایک مرتبہ روم کے بادشاہ نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں اپنی فوج کے دو آدمیوں کو بھیجا جن میں ایک کو وہ سب سے طاقتور اور دوسرے کو طویل ترین خیال کرتا تھا۔ رومی بادشاہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا: اگر آپ کی قوم میں ان دونوں سے بڑھ کر کوئی شخص ہے تو میں آپ کی طرف اتنے قیدی اور اتنے تحائف بھیجوں گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو آپ تین سال کے لیے مجھ سے مُصالحت کریں گے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کے بارے میں مشورہ کیا تو لوگوں نے کہا: اس کے مقابلہ کے صرف دو شخص ہیں، ایک امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے شہزادے حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دوسرے حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے امیر المؤمنین

---

1 . . . البدایۃ والنھایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۵/ ۶۲۱ ملخصا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے شہزادے حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس کے مقابلے کے لئے پیش کیا: حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس طاقتور رومی سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ اور اپنا ہاتھ مجھے پکڑا دو یا میں بیٹھ جاتا ہوں اور اپنا ہاتھ تمہیں پکڑا دیتا ہوں؟ ہم میں سے جو دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھادے گا وہ غالب ہو گا اور دوسرا مغلوب ہو گا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا چاہتا ہے؟ تو بیٹھے گا یا میں بیٹھوں؟ رومی نے کہا: آپ بیٹھئے۔ حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیٹھ گئے اور رومی کو ہاتھ پکڑا دیا، رومی نے پوری قوت کے ساتھ آپ کو اپنی جگہ سے ہٹانے اور اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ ایسا نہ کر سکا اور مغلوب ہو گیا پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھڑے ہو کر رومی سے فرمایا: اب تو بیٹھ۔ وہ بیٹھا اور اپنا ہاتھ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پکڑا یا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پلک جھپکتے ہی نہ صرف اُسے اُس کی جگہ سے ہلا دیا بلکہ اوپر اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ رومی شخص نے اپنے مغلوب ہونے کا اعتراف کر لیا اور ان کے بادشاہ نے جو چیزیں اپنے اوپر لازم کی تھیں وہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھیج دیں۔[1]

میں تم سے بہتر نہیں ہوں

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں سے فرمایا: اے لوگو!

---

1 . . . البدایة والنھایة، سنة تسع وخمسین، قیس بن سعد بن عبادة، ۵/ ۶۰۲

میں تم سے بہتر نہیں ہوں، تم میں حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عَمْرو وغیرہ جیسے اَفاضِل لوگ موجود ہیں لیکن امید ہے کہ میں تمہارے لیے حکومت کے اعتبار سے زیادہ نفع مند ہوں اور دشمن کو زیر کرنے میں سب سے زیادہ کار آمد رہوں اور تمہیں فائدہ پہنچانے میں سب سے آگے رہوں۔[1]

لوگوں کی ضروریات پوری فرماتے

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کی ضروریات کا بے حد خیال فرماتے اور ضرورت مَنْدوں کی خبر گیری کے لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کچھ مقامات پر لوگوں کو مُتَعَیَّن فرمادیا تھا، بلکہ عاملِ مدینہ جب کوئی پیغام حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جانب بھیجنا چاہتا تو پہلے وہ لوگوں میں یوں اعلان کرواتا: جسے کوئی حاجت ہو وہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو لکھ کر بھیج دے۔[2]

بچوں کی دلجوئی فرماتے

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بچوں سے محبت فرماتے، انہیں خوش رکھتے اور دلجوئی فرماتے چنانچہ ایک روز حضرت سیدنا جَبَلَہ بن سُحَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ

---

1 . . . طبقات ابن سعد، معاویۃ بن ابی سفیان، ۱۹/۶ مکتبۃ الخانجی، البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، و ھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۶۳۷/۵ واللفظ لہ

2 . . . تاریخ طبری، ثم دخلت سنۃ ستین، ذکر بعض ماحضرنا من ذکر اخبارہ وسیرہ، ۲۶۸/۳

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گلے میں رسی تھی اور ایک بچہ اسے کھینچ رہا تھا۔ حضرت سیّدنا جَبَلَہ بن سُحَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس عمل پر حیرت کرتے ہوئے عرض کی: امیرُ المؤمنین! آپ اس طرح بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: بے وقوف! چپ ہو جا، کیوں کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے: ”جس کا کوئی بچہ ہو تو وہ اس کے ساتھ بچہ بن جائے۔“[1] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت سیدنا ابو سفیان قتبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کمر کے بل لیٹے تھے اور آپ کے سینے پر ایک بچہ یا بچی تھی جسے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کھلا رہے تھے۔ میں نے یہ دیکھ کر عرض کی: امیر المؤمنین! اس بچے کو ہٹادیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے: ”جس کا کوئی بچہ ہو تو وہ اس کے ساتھ بچہ بن جائے۔“[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچوں کی دلجوئی کی اہمیت

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حُسنِ

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، جبلۃ بن سحیم، ۳۸/۷۲ ملخصاً

2 . . . فیض القدیر، حرف المیم، ۶/۲۷۱، تحت الحدیث: ۸۹۷۵

اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک جنّت میں ایک گھر ہے جسے ”دَارُالْفَرَح“ کہا جاتا ہے، اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچّوں کو خوش کرتے ہیں۔“[1] اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمعِ رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سوال کے جواب میں باپ پر اولاد کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ باپ خدا کی ان امانتوں کے ساتھ مہر ولُطف (شفقت ومحبت) کا برتاؤ رکھے، انہیں پیار کرے، بدن سے لپٹائے، کندھے پر چڑھائے۔ ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے، ان کی دلجوئی، دلداری، رعایت ومحافظت ہر وقت حتی کہ نماز وخطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔ نیا میوہ، نیا پھل پہلے انہیں کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں نئے کو نیا مناسب ہے۔ کبھی کبھی حَسْبِ مَقْدور (حسبِ استطاعت) انہیں شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز (جو) کہ شرعاً جائز ہے، دیتا رہے۔ بہلانے کیلئے جھوٹا وعدہ نہ کرے بلکہ بچے سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کو پورا کرنے کا قصد (ارادہ) رکھتا ہو۔ اپنے چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر ویکساں دے، ایک کو دوسرے پر بے فضیلتِ دینی (دینی فضیلت کے بغیر) ترجیح نہ دے۔“[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... جامع صغیر، حرف الھمزۃ، ص ۱۴۰، حدیث: ۲۳۲۱

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مبارک حیات کے جو پہلو آپ نے ملاحظہ فرمائے ان میں خوفِ خدا اور اطاعتِ رسول کا وَصف بہت نُمایاں ہے یقیناً یہی ایک بہترین حکمران، کامیاب سپہ سالار اور معاشرے کے عام فرد کی دُنیوی و اُخْرَوی کامیابی کی واضح علامت ہے۔ اگر آپ بھی یہ کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کیجئے، سنّتوں کے سانچے میں خود کو ڈھال لیجیے اور ان دونوں خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، مدنی ماحول کی برکت سے پابندِ سنت بننے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچوں سے زیادہ مذاق نہ کرو

...حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''بچوں سے زیادہ مذاق نہ کیا کرو ورنہ ان کے نزدیک تمہاری قدر و منزلت کم ہو جائے گی اور وہ تمہارے حق کو ہلکا سمجھیں گے۔''

(حلیۃ الاولیاء، محمد بن المنکدر، ۳/۱۷۹، رقم: ۳۶۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علم انسان کی وہ خوبی ہے جس کی بدولت اسے اَشْرَفُ الْمَخْلُوقات ہونے کا شرف ہے۔ خُلَفائے راشدین کی طرح حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کا دور بھی علم کے نور سے جگمگ جگمگ کرتا رہا اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ علم کی اہمیت و فضیلت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ارشادات اور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین سے بھی واضح ہے اور علم ہی تائید و نُصْرَتِ الٰہی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس مبارک دور میں ہونے والی علم کی ترقی کے چند واقعات ملاحظہ کیجیے:

حدیث بیان کرنے میں احتیاط

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: وہی اَحادیث بیان کرو جو عَہْدِ فاروقی میں روایت کی جاتی تھیں کیوں کہ حضرت سیّدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه لوگوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے تھے۔ پھر سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے نبیٔ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مروی ایک حدیث بیان فرمائی: اللہ عَزَّوَجَلَّ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔[1]

---

1 ... مسند احمد، حدیث معاویۃ بن ابی سفیان، ۶/ ۲۸، حدیث: ۱۶۹۱۰

مجھے ایک حدیث لکھ دیجیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علم میں جو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوتے، آپ نہ صرف ان پر عمل فرماتے بلکہ مزید احادیثِ کریمہ حاصل کرنے کے لئے کوشش فرماتے چنانچہ صحابیِ رسول حضرت سیّدنا مُغِیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کاتب حضرت سیدنا وَرّادُ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدنا مُغِیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جانب مکتوب بھیجا، جس میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا: ”مجھے ایک حدیثِ مبارکہ لکھ دیجیے، جسے آپ نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہو۔“ حضرت سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جوابی خط میں یہ حدیث اِرسال فرمائی: ”ایک بار جب نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ کلمات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ، وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) تین مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ کلمات دہرائے پھر فرمایا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فضول گوئی، کثرت سے سوال کرنے، مال ضائع کرنے، حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی برتنے، عورتوں کے ساتھ بُرا

سلوک کرنے اور بیٹیوں کو زندہ در گور کرنے سے منع فرماتے تھے۔"[1]

دوسری روایت میں ہے: نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر فرض نماز کے آخر میں یہ کلمات ارشاد فرماتے تھے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جسے تو عطا کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جس سے تو روکے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں، اور تیرے حضور مالدار کو اس کا مال نفع نہیں دے گا)۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روایتِ حدیث کی تحقیق

ایک دفعہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیّدنا مَسْلَمَہ بن مُخَلَّد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بذریعۂ مکتوب یہ حکم ارشاد فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان "اُس امت کو خیر و برکت عطا نہیں کی جاتی جس کا کمزور شخص مغلوب نہ ہونے کے باوجود طاقتور سے اپنا حق نہ لے سکے" سنا ہے؟ اگر

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یکرہ من قیل وقال، ۴/ ۲۴۰، حدیث: ۶۴۷۳

2 ... بخاری، کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلاۃ، ۱/ ۲۹۴، حدیث: ۸۴۴

وہ ”ہاں“ کہیں تو مجھے بذریعہ مکتوب اطلاع دیں۔“ حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں جب یہ سوال پہنچا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس حدیث شریف کی تصدیق فرمائی پھر حضرت سیدنا مَسْلَمہ بن مُخَلَّد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قاصد کے ذریعے مصر سے شام پیغام روانہ فرمایا، جب حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس حدیث کی تصدیق پہنچی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ”یہ حدیث میں نے بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی لیکن مجھے یہ پسند تھا کہ مزید تحقیق کرلوں۔“[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیرتِ امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس مبارک گوشے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ جو علمِ دین ہمیں حاصل ہو اس پر عمل کرنا چاہئے اور مزید علمِ دین کی جستجو میں بھی لگے رہنا چاہئے، تاکہ ہمارے علم و عمل میں اضافہ ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کا بھی سامان ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں حصولِ علمِ دین کا ذہن دیا جاتا ہے۔ مدنی قافلے، مدنی انعامات، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات، مختلف کورسز اور مدنی چینل و مدنی مذاکرے علمِ دین حاصل کرنے کا بہترین اور آسان ذریعہ ہیں۔ آپ بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الخلافۃ، باب اخذ حق الضعیف من القوی، ۵/ ۳۷۷، حدیث: ۹۰۵۸

قریش کو قریش کہنے کی وجہ

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک بار حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اِسْتِفْسار فرمایا: قریش کو قریش کیوں کہتے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواباً ارشاد فرمایا: قریش ایک سمندری چوپایہ (جانور) ہے جو دیگر سمندری جانوروں سے بہت طاقتور ہوتا ہے اور اسے قرش بھی کہتے ہیں اور یہ چھوٹے بڑے ہر طرح کے سمندری جانوروں کو کھا جاتا ہے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: اس کی تائید میں مجھے شعر سنایئے، تو حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے تائید میں جُمَحِی شاعر کے اشعار سنائے۔[1]

تاریخ کی پہلی کتاب

حضرت سیدنا عُبَید بِن شَرِیَّہ جُرھَمِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یمن کے شہر صَنعاء سے بلوایا اور ان سے ماضی میں رونما ہونے والے واقعات، عرب و عجم کے بادشاہوں اور لوگوں کے شہروں میں پھیلنے کا سبب دریافت فرمایا تو حضرت عُبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان تمام امور کی تفصیلات آپ کی بارگاہ میں پیش کر دیں اس موقع پر حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تاریخ مُدَوَّن (جمع) کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت سیدنا عُبید

---

1 . . . دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ذکر شرف اصل رسول اللہ ۔۔۔ الخ، ۱/ ۱۸۰

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تاریخ کی تدوین کا کارنامہ انجام دیا اورآپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے "كتابُ المُلُوك وَ اَخبَارُ المَاضِين لکھی جو تاریخ کی پہلی کتاب ہے اور پھر كتابُ الاَمثَال "تصنیف فرمائی۔[1] حضرت سیّدنا دَغفَل بن حنظلہ ذُہلی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے ماہرِ نسب کا بھی حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آنا جانا تھا۔[2] اس سے بھی حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے علمی ذوق کا پتہ چلتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور میں ہونے والی علمی سرگرمیوں سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمان جہاں بھی ہو علم کی روشنی سے جہالت کے اندھیروں کو دور کرتا ہے اور اس کی برکت سے معاشرے میں رہنے والے ہر فرد کو اس کے فوائد و ثمرات پہنچتے ہیں۔ آج کے اس پُر فِتَن دور میں دعوتِ اسلامی کے کئی شعبہ جات علم کا نور پھیلانے میں رات دن مصروفِ عمل ہیں۔ آپ سے بھی مدنی التجا ہے کہ اس کارِ خیر میں حصہ لینے کے لیے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . التراتیب الاداریۃ، القسم العاشر فی تشخیص۔۔۔الخ، باب ھل کانوا یدونون فی صدر الاسلام الخ، ۲/ ۳۲۲

2 . . . الفھرست لابن الندیم، المقالۃ الثالثۃ فی اخبار الاخباریین۔۔۔الخ، الفن الاول، ص ۱۰۱

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی ادارے یا حکومت کی کامیابی اور ناکامی کا تمام تر دار و مدار ”انتظامی امور“ پر ہوتا ہے، انتظامی امور کی بنیاد جس قدر مضبوط اور مُستحکم ہوتی ہے ادارہ یا حکومت کی ترقی میں حائل رکاوٹیں خود ہی دور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بالخصوص حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے انتظامی اُمور کا حصہ رہے اسی لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نظامِ حکومت چلانے کا وسیع تجربہ تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دور حکومت میں انہی اصول کو نافذ کیا اور اسی کی برکت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور میں بے شمار فتوحات ہوئیں۔

سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نظامِ احتساب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی نظام کی بقاء کا دار و مدار خوبیوں میں اضافے پر بھرپور توجہ دینے اور خامیوں کی اصلاح کرنے میں ہے، یقیناً اس کے ذریعے تربیت بھی ہوتی رہتی ہے اور حوصلہ افزائی کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے اور یہ دونوں ہی چیزیں کسی بھی نظام کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے بہت ہی ضروری ہیں۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا حلم تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ضرب المثل تھا۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی ذات کے لیے کسی سے بھی بدلہ

---

1 . . . التراتیب الادارية، باب فی من یضرب به المثل ۔۔۔ الخ، باب فیمن عرف بالدهاء ۔۔۔ الخ ۲/۲٦٨

نہ لیا کرتے لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عہدِ حکومت کا نظامِ اِحتساب نہایت مضبوط تھا بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے عمال کا اِحتساب خود فرمایا کرتے چنانچہ ایک مرتبہ فلسطین کے عامل صحابیٔ رسول حضرت سیّدنا ابو راشد ازدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن کا مُحاسبہ فرمانے لگے۔ حضرت سیّدنا ابو راشد اَزْدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میرے آنسو مُحاسبے کی وجہ سے نہیں بہہ رہے بلکہ مجھے قیامت کا دن یاد آگیا ہے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُنْتَخَب کردہ گورنروں سے باز پرس بھی فرمایا کرتے تھے، یوں خامی اور غلطی بھی واضح ہو جاتی اور ہاتھوں ہاتھ اصلاح کی ترکیب بھی بن جاتی۔

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فراست کی تصدیق حضرت سیّدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس وقت بھی فرمائی جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ملکِ شام تشریف لائے اور اِستِقْبال کا شاہانہ انداز دیکھا جو حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، عبد الرحمن بن عبید۔۔۔الخ، ۳۵/۹۴ ملخصاً

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طبیعت کے سَراسَر خلاف تھا، جب باز پُرس کرنے پر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وضاحت پیش فرمائی تو اس وقت حضرت سیدنا فاروقِ اعظم نے فرمایا: نہ ہم ایسا کرنے کا حکم دیتے ہیں اور نہ ہی اس سے روکتے ہیں یعنی تمہیں اپنی حالت زیادہ بہتر معلوم ہے اگر یہ سب کرنے کی حاجت ہے تو بہت اچھا ہے اور اگر حاجت نہیں تو یہ برا ہے۔[1]

بد اخلاقی کی بنا پر بھانجے کو معزول کر دیا

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بھانجا ابنِ اُمِّ حکم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور میں کوفہ کا گورنر تھا لیکن جب اس کی بد اخلاقی میں اضافہ ہوا اور لوگوں کے ساتھ برے طریقے سے پیش آنے لگا تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے فوراً معزول فرما کر حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کوفہ کا گورنر مقرر فرما دیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گورنری وہ عہدہ ہے کہ جسے حاصل ہو اس کے پاس ضرورت مندوں کا ہجوم لگا رہتا ہے ایسے میں اگر گورنر ہی صبر و تحمل اور خوش اخلاقی کا مُظاہرہ نہ کرے بلکہ بد اخلاقی سے پیش آئے تو لوگوں کی ضروریات بر وقت پوری نہیں ہوں گی جس کی وجہ سے پورے نظام میں خلل واقع ہو گا۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حکمتِ عملی پر قربان! آپ رَضِیَ

1 ... التراتیب الادارية، القسم الاول فی الخلافة والوزارة ... الخ، البواب، ۱/ ۱۵۱

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے گورنر کو معزول کرتے ہوئے قرابت داری کا لحاظ نہ کیا بلکہ مسلمانوں کی بروقت دادرَسی نہ ہونے کی وجہ سے اپنے بھانجے کو معزول فرما کر جلیلُ القدر انصاری صحابی حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کوفہ کا گورنر مُقَرَّر فرمایا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عہدِ سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ میں عہدۂ قضاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب صورت مُعاشرے کا حُسن دراصل ایک دوسرے کے حقوق کا تَحَفُّظ کرتے ہوئے مِل جُل کر رہنے میں ہے لیکن بعض اوقات ایسے مُعاملات پیش آجاتے ہیں جن کی بِنا پر فریقین کو کسی تیسرے سے فیصلہ کروانے کی ضرورت پیش آتی ہے اور اس ضرورت سے در حقیقت انسان کی جان ،مال، عزت اور بعض اوقات نسب کا تعلق بھی جڑا ہوتا ہے نیز اس سے معاشرے کے امن و امان کا گہرا تعلق ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام میں عدل و انصاف کو بے پناہ اہمیت حاصل ہے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مبارک دور میں بھی عدل و انصاف کو بہت زیادہ اہمیت حاصل تھی اور اس کا باقاعدہ شعبہ قائم تھا اور حضرت سیدنا فُضالہ بن عُبَید انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عہدۂ قضا پر فائز تھے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعد حضرت سیدنا ابو ادریس خَولانی رَضِیَ اللہُ

[1] . . . البدایۃ والنہایۃ، سنۃ تسع وخمسین، ۵/۵۹۳

تَعَالٰی عَنْہ اس منصب پر فائز رہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور جیل خانہ جات

سیِّدُنا امیر معاویہ کا قیدیوں سے رویہ

حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے قبل بھی قیدیوں کے لیے کھانے اور موسم کے اعتبار سے لباس کا اِنتِظام ہوا کرتا تھا۔ سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عراق میں اور پھر حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے شام میں اس سلسلے کو جاری رکھا۔[2]

مجلس اِصلاح برائے قیدیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صحبت فراہم کرتا ہے، اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زندگی گُزار رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ دین کے مُقدَّس جذبے کے تحت مُسلمان قیدیوں کی سُنَّتوں بھری تربِیَت کے لیے دُنیا کے کئی جیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کی مجلس "اِصلاح برائے قیدیان" کے ذَریعے مَدَنی کام کی ترکیب ہے۔ پاکستان کی

1 . . . الکامل فی التاریخ، سنة ستین، ذکر بعض سیرته واخباره۔۔۔الخ، ٣/٣٧٢

2 . . . التراتیب الاداریة، القسم الرابع فی العملیات۔۔۔الخ، ھل کانوا یجرون علی المساجین ارزاقا، ١/٢٦٩ مختصراً

مُتعدَّد جیلوں میں تعلیمِ قُرآن کے لئے مدرسے قائم ہوچکے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام جیلوں میں یہ مدارس قائم کئے جائیں گے۔ کئی جیلوں میں روزانہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کُتُب و رسائل سے درس دیا جاتا ہے، نیز کئی جیلوں میں ماہانہ و ہفتہ وار اِجتماعِ ذِکْر و نعت کا بھی سلسلہ ہے۔ دُکھیارے قیدیوں کو دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے دیئے ہوئے تعویذات فِیْ سَبِیْلِ اللہ پہنچائے جاتے ہیں۔ رہائی پانے والوں کی تربِیَت کے لیے مختلف کورسز مثلاً 41 دن کا مَدَنی اِنعامات و مَدَنی قافلہ کورس، 63 دن کا مَدَنی تربیتی کورس، اِمامت کورس اور مُدرِّس کورس وغیرہ کا بھی سلسلہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور نظامِ مالیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی ملک یا ادارے کی تعمیر و ترقی میں سب سے بڑا کردار ذرائع آمدنی اور اخراجات کا ہوتا ہے، اسی کی بدولت ملکی صنعتیں پھلتی پھولتی ہیں اور لوگوں کو خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔ اسلامی مملکت کی آمدنی کے بھی مختلف ذرائع ہوتے تھے جن سے ملک کے انتظامی معاملات چلائے جاتے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ حکومت میں بھی مختلف وسائل سے آمدنی حاصل کی جاتی تھی جس میں واضح برکت محسوس کی جاتی، یہاں اس آمدنی کا مُختصراً تذکرہ کیا گیا ہے:

دمشق سے حاصل ہونے والی مالی معاونت

دمشق سے حاصل ہونے والی آمدنی سے فوجیوں اور قاضیوں کی تنخواہیں ادا کی جاتیں اور فقہاء و مؤذنین کی خدمت بھی اسی مال سے کی جاتی تھی۔ ان تمام اخراجات کے بعد جو رقم بچ جاتی اس کی مقدار چار لاکھ دینار تھی جسے بیت المال میں جمع کروا دیا جاتا تھا۔[1]

عراق سے حاصل ہونے والی مالی معاونت

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن دَرّاج رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب عراق کے خراج کا والی مقرر فرمایا تو اس وقت زمینوں سے حاصل ہونے والے خراج کی رقم پچاس لاکھ درہم تھی۔[2]

مصر سے حاصل ہونے والی مالی معاونت

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں مصر کے گورنر مختلف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رہے اس اعتبار سے یہاں سے حاصل ہونے والی آمدنی کی مقدار بھی وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہی۔ حضرت سیدنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب تک گورنر رہے اس وقت تک مصر سے حاصل ہونے والی آمدنی نو لاکھ دینار تھی۔[3] اس کے بعد حضرت سیّدنا مَسْلَمہ بن مُخَلَّد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، باب ما نقل۔۔۔الخ، ۱/۲۵۳

2 ... فتوح البلدان، امر البطائح، ص ۳۱۱

3 ... معجم البلدان، حرف المیم، ۴/۲۷۸

کے دور میں بیت المال سے مَصارِف پورے کرنے کے بعد جو رقم حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھیجی جاتی اس کی مقدار چھ لاکھ دینار تھی۔[1]

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مبارک دور میں کس قدر خوشحالی تھی اس کا اندازہ مالیات کے ان اعداد و شمار اور مصارف سے لگایا جاسکتا ہے، یقیناً اس کی کامیابی میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مالیاتی نظام کے بارے میں بہترین حکمت عملی اور عمدہ تدابیر شامل تھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حفاظتی اُمُور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور حکومت میں جس طرح اسلام کا پیغام تیزی کے ساتھ پھیل رہا تھا اُسی طرح امن و امان کے قیام اور جان و مال کی حفاظت کا معاملہ بھی بہت ہی اہمیت اختیار کرتا چلا جارہا تھا اسی لیے حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حفاظتی اُمُور کو اتنا مضبوط فرمادیا کہ لوگ بہت ہی سکون و چین کی زندگی گزار رہے تھے۔

چونکہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور حکومت میں بحری جنگیں اپنے عروج پر تھیں لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس ضرورت کو محسوس فرما کر بحری جہاز بنانے کے لیے ۴۹ سَنِ ہجری میں کارخانے قائم فرمائے، اس وقت

1 . . . المواعظ والاعتبار للمقریزی، ذکر ما عملہ المسلمون۔۔۔ الخ، ۱/ ۲۳۰

صرف مصر ہی میں یہ کارخانہ موجود تھا اس کے بعد اردن کے مقام "عَکَّا" میں ایک کارخانہ قائم کیا گیا جس میں اس شعبے سے تعلق رکھنے والے تمام کاریگروں کو جمع کر دیا گیا اور ساحل پر ہی ان کی رہائش وغیرہ کا انتظام کر دیا گیا تاکہ بحری جہاز بنانے کے اہم کام میں خَلَل واقع نہ ہو۔[1]

حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن قیس کِندی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بحری غزوات پر امیر مقرر فرمایا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پچاس بحری غزوات میں شریک ہوئے اور ان تمام جنگوں میں ایک مسلمان کا بھی جانی نقصان نہیں ہوا۔[2]

یوں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مبارک دور میں دفاعی نظام نہایت مضبوط رہا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی انہی بہترین تدابیر اور حکمت عملیوں کی بناء پر تمام ریاست داخلی اور خارجی خطرات سے محفوظ رہی اور یوں فتوحات کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا امیر معاویہ کے دور میں پیغام رسانی کا نظام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح عہدِ فاروقی میں پیغام رسانی کا نظام (Communication System) نہایت مضبوط تھا اور بروقت اطلاع کے

[1] ...فتوح البلدان، امر الاردن، ص ۱۶۱

[2] ... الاصابۃ، عبد اللہ بن قیس الکندی، ۵/ ۷۴

ذریعے ہر جگہ کے احوال سے آگاہی حاصل ہو جاتی تھی، پھر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس نظام کو اتنا مضبوط ترین بنا دیا تھا کہ بارہ میل کے فاصلے پر ایک چوکی قائم فرمادی جس میں "اَلْبَرِیْد" کے نام سے ایک مستقل شعبہ قائم تھا۔ اس چوکی میں ہر وقت ایک تیز رفتار اور تازہ دم گھوڑا موجود رہتا جب قاصد کا گھوڑا تھک جاتا تو وہ اُس چوکی سے گھوڑا تبدیل کرلیتا، یوں کم وقت میں بہت جلدی پیغام پہنچ جایا کرتا تھا۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دور دراز علاقوں پر مقرر گورنروں کو احکامات بھی پہنچاتے اور وہاں کے حالات سے بھی بھرپور آگاہی حاصل فرمایا کرتے۔(1)

خطوط پر مہر اور نقل محفوظ رکھنے کا نظام رائج فرمایا

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خُطُوط پر مہر لگانے کا طریقہ بھی رائج فرمایا اس کا سبب یہ بنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کے لیے ایک لاکھ درہم بیت المال سے دینے کا حکم تحریر فرمایا لیکن اس شخص نے تَصَرُّف کرکے اسے ایک لاکھ کے بجائے دو لاکھ کر دیا، جب اس خیانت کا علم حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ہوا تو آپ نے اس شخص کا مُحاسبہ فرمایا پھر اس کے بعد خطوط پر مہر لگانے کا نظام نافذ فرمادیا۔(2) اس کے علاوہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ

1 . . . الآداب السلطانية للفخرى، معاوية امير المومنين، كلام فى معنى البريد، ص ١٠٦

2 . . . تاريخ الخلفاء، معاوية بن ابى سفيان، ص ١٦٠

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خطوط کی نقل محفوظ رکھنے کا بھی اہتمام فرمایا۔[1]

ایک ایمان افروز واقعہ

حضرت سیِّدنا ہرم بن حبان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تدفین کے بعد آپ کی قبر مبارک پر ایک بادل آ گیا اور اسی وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی قبر پر گھاس اُگ گئی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حسد کی آفات

... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا وَّ کَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَّغْلِبَ الْقَدْرَ یعنی فقیری قریب ہے کہ کفر ہو جائے اور حسد قریب ہے کہ تقدیر پر غالب آجائے۔“

(شعب الایمان، باب فی الحث علی ترک الغل والحسد، ۵/۲۶۷، حدیث: ۶۶۱۲)

---

1 ... تاریخ یعقوبی، وفاۃ الحسن بن علی، ۲/۲۷۶

2 ... البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ست واربعین، سراقۃ بن کعب... الخ، ۵/۵۱۷

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے محبت رکھنا اوران کے مناقب بیان کر کے ان کی عظمت اور بلند مقام ومرتبے کاڈنکابجانامسلمانوں کامعمول ہے اور یہ طریقہ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک سیرت سے ملا ہے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اپنی محبت وعقیدت کا اظہار فرماتے، کبھی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن کے مناقب بیان کرنے کا حکم ارشاد فرماتے، کبھی خود ان کی عظمت بیان کرتے، کبھی اُن کے وسیلے سے دعامانگتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیاتِ مبارکہ سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت و شان اور ان کے اوصافِ حمیدہ بیان کرنے اور سننے کے چندواقعات ملاحظہ فرمایئے:

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اوصاف بیان کرو

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدنا صَعْصَعہ بن صُوحَان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: ”امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اوصاف بیان کرو۔“ توانہوں نے عرض کی: حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رعایا کے احوال جاننے والے، رعایا کے مابین عدل وانصاف کرنے والے، عاجزی فرمانے والے اور عذر قبول فرمانے والے تھے، حاجت مندوں کے لیے آپ کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے تھے۔ حق بات کے لیے جدوجہد کرنا اور برے عمل سے دور رہنا آپ کی صفات تھیں، اور آپ کمزوروں پر شفقت فرمانے والے، دھیمے

لہجے والے، نہایت کم گو اور عیب سے بے حد دور رہنے والے تھے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جو اوصاف حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے بیان کیے گئے یقیناً یہ کامل مسلمان کی صفات ہیں جو اسے دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار کرواتی ہے۔ ہمیں بھی فکرِ مدینہ کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً اپنی ذات سے خرابیوں کو دور کرکے اچھائیوں کو اپنانا چاہیے تاکہ ہمیں بھی دنیا و آخرت کی کامیابیاں نصیب ہوں۔

بارش کے لئے بزرگ کا وسیلہ

حضرت سیّدنا سُلیم بن عامر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: ایک مرتبہ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اہلِ دمشق نمازِ اِستِسقاء ادا کرنے نکلے، نماز سے فراغت کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے منبر پر جلوہ فرما ہو کر ارشاد فرمایا: یزید بن اسود کہاں ہیں؟ تو لوگوں نے انہیں آواز دی۔ حضرت سیّدنا یزید بن اسود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے تو حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں منبر پر تشریف رکھنے کا حکم فرمایا تو حضرت سیّدنا یزید بن اَسوَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے منبر پر آئے اور حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قدموں میں بیٹھ گئے۔ پھر حضرت سیّدنا امیرِ

(1) . . . المجالسة وجواهر العلم، الجزء الخامس والعشرون، ۳/۲۲۸

معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بار گاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں یوں دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہمارے درمیان جو سب سے بہتر اور افضل بندہ ہے ہم اُس کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتے ہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم تجھ سے یزید بن اَسوَد کے وسیلے سے دُعا کرتے ہیں، اے یزید بن اَسوَد! آپ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کیجیے۔" تو حضرت سیّدنا یزید بن اسود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہاتھ دعا کے لیے اٹھا دیے۔ کچھ ہی دیر میں مغرب کی جانب سے بادلوں کی گہری گھٹائیں چھا گئیں، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں اور ابھی لوگ اپنے گھروں کو بھی نہ پہنچے تھے کہ رحمتِ الٰہی سے بھرپور بارش برسنا شروع ہوگئی۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں سے محبت ایمان کی علامت ہے، ان کے صدقے عذابات ٹلتے اور نعمتیں ملتی ہیں۔ اِن کی صُحبت قُربِ الٰہی پانے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانے کا عمل رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک زمانے سے آج تک چلا آرہا ہے۔ ولادتِ باسعادت سے قبل یہودی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وسیلے کی برکت سے جنگوں میں فتح یاب ہوتے تھے، [2] حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی

---

1 . . . طبقات ابن سعد، الطبقة الاولی من اهل الشام...الخ، یزید بن الاسود الجرشی، ٣٠٩/٧، سیر اعلام النبلاء، الجرشی یزید بن الاسود، ١٥٧/٥

2 . . . خزائن العرفان، پ ١، البقرة، تحت الآیة: ٨٩

بذاتِ خود مُہاجرین فُقراء کے وسیلے سے دعا مانگی،[1] اسی طرح حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا حضرت عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے وسیلے سے بارش کی دعا کی[2] ایک نابینا صحابی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حیاتِ ظاہری میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وسیلہ بنا کر بینا ہوئے[3]، اسی طرح نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پردہ فرمانے کے بعد صحابیِّ رسول حضرت سیّدنا عثمان بن حُنَیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تلقین کے مطابق ایک شخص نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی دعا میں وسیلہ بنایا۔[4] یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عاجزی کے پیکر تھے اور بذاتِ خود جلیلُ القدر صحابی ہونے کے باوجود تابعی بزرگ حضرت سیّدنا یزید بن اَسوَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وسیلے سے دُعا مانگی اور اُن سے بھی دعا کے طلبگار ہوئے۔

سیّدنا امیرِ معاویہ کی عاجزی

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمان ہے: ”امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دنیا کی جستجو کی نہ دنیا ان کی طرف مائل ہوئی اور امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب فضل الفقراء۔۔۔الخ، الفصل الثانی، ۲/۲۵۵، حدیث: ۵۲۴۷

2 . . . بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب ذکر العباس بن عبد المطلب، ۲/۵۳۷، حدیث: ۳۷۱۰

3 . . . ترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، ۵/۳۳۶، حدیث: ۳۵۸۹ ماخوذاً

4 . . . معجم کبیر، ما اسند عثمان بن حنیف، ۹/۳۰، حدیث: ۸۳۱۱ ماخوذاً

دنیا تو آئی مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس کی طرف توجہ نہ کی، (پھر بطورِ عاجزی فرمایا) جبکہ ہم تو دنیا میں ڈوب گئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی و اِنکساری تھی کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود بھی عبادت و ریاضت، زُہد و تقویٰ کے پیکر تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سات باتوں کی ممانعت

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے **حِمْص** میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چند چیزوں سے منع فرمایا ہے، میں تمہیں وہ چیزیں بتاتا ہوں اور اِن سے رُکنے کا حکم دیتا ہوں (۱) نوحہ (۲) شعر (۳) تصاویر (۴) بے پردگی (۵) درندوں کی کھال (۶) سونا اور (۷) ریشم۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ المؤمنین کی خیر خواہی

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خدمت کا بھی اہتمام فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، عمر بن الخطاب، ۴۴/۲۸۸ ملتقطاً

2 . . . معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۴/۳۹۶ حدیث: ۶۳۹۶

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی جانب سے اٹھارہ ہزار دینار کا قرض ادا فرمایا۔[1]

بیش قیمت ہار کا تحفہ

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مکہ مکرمہ تشریف لائیں تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں ایک بیش قیمت ہار جس کی قیمت ایک لاکھ روپے تھی پیش کیا جسے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے قبول فرمالیا۔[2]

سیّدتنا عائشہ صدیقہ کی سخاوت

حضرت سیّدنا عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بارگاہ میں ایک لاکھ درہم بھیجے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! شام ہونے سے پہلے ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وہ تمام رقم (حاجت مندوں میں) تقسیم فرمادی۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صالحین کا دنیا سے چلے جانا آزمائش ہے

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بھتیجے کا انتقال ہوا تو لوگ آپ

---

1 - - - سیر اعلام النبلاء، عائشۃ ام المومنین۔۔۔الخ، ۳/۲۶۴

2 - - - البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۵/۶۴۰

3 - - - سیر اعلام النبلاء، عائشۃ ام المومنین۔۔۔الخ، ۳/۲۶۴

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں تعزیت کے لئے حاضر ہونے لگے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: ابوسفیان کی آل میں سے ایک لڑکے کا انتقال اتنی بڑی آزمائش نہیں ہے، سب سے بڑی آزمائش تو ابو مسلم خولانی اور کُریب بن سیف ازدی رَحِمَھُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی کی موت ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبّتِ رسول کی عُمدہ مثال

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حد درجہ محبت کی ایک مثال وہ ہے جس کو حضرت سیّدنا قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شِفا شریف میں ذکر کیا ہے کہ جب حضرت سیّدنا کابِس بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تو سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے مُعانقہ کیا (یعنی گلے ملے)، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور مِرْغاب نامی علاقے کی زمین ان کو عطا فرمائی، یہ عطاء و اکرام صرف اس لیے تھا کہ حضرت سیّدنا کابِس بن ربیعہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت مُشابہت رکھتے تھے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ تاریخ ابن عساکر، عبداللہ بن ثوب، ۲۳۲/۲۷

2 ۔۔۔ الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ۔۔۔الخ، فصل ومن توقیرہ۔۔۔الخ، ۵۱/۲

نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحابیت کا شرف پانے والے خوش نصیب افراد بعد والوں تک دعوتِ اسلام پہنچانے کا اہم ذریعہ اور وسیلہ ہیں کیوں کہ یہی وہ خوش بخت ہستیاں ہیں کہ جنھوں نے بارگاہِ رسالت میں رہ کر تربیت کے تمام مراحل طے کیے، براہِ راست کلامِ نبوی سننے کی سعادت حاصل کی اور احادیثِ رسول سے بھلائی، ہدایت اور نور حاصل فرما کر تاقیامت آنے والے لوگوں کے لیے عملی نمونہ پیش کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو "رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ"[1] کی ایمان افروز بشارت سے نوازا پھر نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان "مردانِ عرب و عجم" کو نجم (یعنی ستارے)[2] فرما کر ممتاز فرمایا۔ ان کے فضائل خود سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان سے ادا ہوئے اسی لیے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فضائل و کمالات پڑھنا، سننا ایمان کی تازگی کا سبب بھی ہے اور بدعقیدگی سے بچنے کا مؤثر طریقہ بھی ہے۔

---

1 . . . پ ١١، التوبۃ: ١٠٠

2 . . . حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی سی ہے، جن سے راہ تلاش کی جاتی ہے، تم ان میں سے جس کے قول پر عمل کروگے ہدایت پا جاؤ گے۔"

مسند عبد بن حمید، احادیث ابن عمر، ۱/۲۵۰، حدیث: ۷۸۳

صحابۂ کرام کی فضیلت قرآن سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب ذہن نشین فرمالیجئے: کسی بھی صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عزت و احترام اور عظمت و فضیلت کے لئے یہ ہرگز ضروری نہیں کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نام لے کر ان کی کوئی فضیلت ارشاد فرمائی ہو۔ کیونکہ مرتبۂ صحابیت وہ اعزاز ہے جو کسی بھی عبادت و ریاضت سے حاصل نہیں ہوسکتا لہٰذا اگر ہمیں کسی صحابیٔ رسول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فضیلت کے بارے میں کوئی روایت نہ بھی ملے تب بھی بلاشک و شبہ وہ صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مُحترم و مُکرّم اور عظمت و فضیلت کے بلند مرتبے پر فائز ہیں کیونکہ کائنات میں مرتبۂ نبوت کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ مقام و مرتبہ صحابی ہونا ہے۔ صاحبِ نبراس اُستاذُ العلماء حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی چشتی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یاد رہے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تعداد سابِقہ انبیائے کرام کی تعداد کے مُوافق (کم و بیش) ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے[1] مگر جن کے فضائل میں احادیث موجود ہیں وہ چند حضرات ہیں اور باقی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فضیلت میں نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا صحابی ہونا ہی کافی ہے کیونکہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی صحبتِ مبارکہ کی

---

1 ... انبیا کی کوئی تعداد معیّن کرنا جائز نہیں، کہ خبریں اِس باب میں مختلف ہیں اور تعدادِ معیّن پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوّت سے خارج ماننے، یا غیرِ نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں، لہٰذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۲)

فضیلت عظیمہ کے بارے میں قرآن مجید کی آیات اور احادیثِ مبارکہ ناطق ہیں، پس اگر کسی صحابی کے فضائل میں احادیث نہ بھی ہوں یا کم ہوں تو یہ ان کی فضیلت و عظمت میں کمی کی دلیل نہیں ہے۔[1] صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فضیلت کے لیے یہ ہی ایک آیت کافی ہے:

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ[2]

ترجمۂ کنزالایمان: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو (پیروی کرنے والے) ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان جلد ۴، صفحہ ۲۱۹ پر ہے: اس سے معلوم ہوا کہ سارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم عادل ہیں اور جنتی ہیں ان میں کوئی گنہگار اور فاسق نہیں لہٰذا جو بدبخت کسی تاریخی واقعہ یا روایت کی وجہ سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سے کسی کو فاسق ثابت کرے، وہ مردود ہے کہ اس آیت کے خلاف ہے اور

---

1 ... الناهیة، فصل فی فضائل معاویة رضی اللہ عنه، ص ۳۸

2 ... پ ۱۱، التوبة: ۱۰۰

ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ درج ذیل حدیث پاک کو دل کی نظر سے پڑھ کر عبرت حاصل کرنے کی کوشش کرے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "میرے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں نشانہ نہ بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پکڑ فرمالے۔"(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عام طور پر دو طرح کے فضائل ہیں۔ (1) عمومی (2) خصوصی

صحابۂ کرام کے عمومی فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عمومی فضائل سے مراد قرانِ مجید کی وہ آیات اور احادیثِ مبارکہ ہیں کہ جن میں کسی کا نام لئے بغیر

---

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/ ۴٦۳، حدیث: ۳۸۸۸

صرف صحابی ہونے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل و کمالات بھی بے شمار ہیں جن میں نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی بارگاہ سے ملنے والی ہر ایک فضیلت ہی ہمارے دل میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی محبت اور عقیدت میں مزید اضافے کا سبب ہے۔ یہ باب تین حصوں پر مشتمل ہو گا:

(۱) فضائل امیرِ معاویہ بزبان مصطفٰے (۲) فضائل امیرِ معاویہ بزبان اہلبیت و صحابہ

(۳) فضائل امیرِ معاویہ بزبان علماء و اولیاء امت

(۱) فضائلِ امیرِ معاویہ بزبان مُصطفٰے

غلام تو آقا کی عنایتوں اور احسانات کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی تعریف و مدح میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا لیکن غلام کا امتیازی وَصف تو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں پر آقا دَاد و تحسین دے کر سراہے، اس کے لیے اپنے خصوصی جذبات کا اظہار کرے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار بھی ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جنہیں آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے پروانۂ محبت بھی عطا ہوا اور عِلم و حِلم اور ہدایت یافتہ ہونے کی بیش قیمت سند بھی۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم یقیناً ہمارے ایمان و عقیدے کی تازگی اور دل و دماغ کو مُعَطَّر کرنے کا سبب بنیں گے۔ چنانچہ

(۱) ہادی و مہدی بنادے

حضرت سیّدنا عبد الرحمٰن بن ابی عُمیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا، وَاھْدِ بِہٖ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! انہیں (یعنی حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو) ہادی (ہدایت دینے والا) مہدی (ہدایت یافتہ) بنادے اور ان کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیّدنا امام احمد بن حجر مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: صادق و مَصدوق صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس دعا میں غور کیجیے کیوں کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی اپنی امت کے حق میں خاص طور پر کی جانے والی دعائیں بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اتنی مقبول ہیں کہ رد کیے جانے کا اِمکان تک نہیں، یہ نکتہ بھی ذہن میں رکھیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ دعا حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حق میں اس طرح قبول فرمائی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مہدی (ہدایت یافتہ) اور لوگوں کے لیے ہادی بنایا اور یہ دونوں صفات جس میں جمع ہو جائیں تو کس طرح اس شخصیت کے بارے میں بدگو اور بغض و عناد رکھنے والوں کے اقوال کی جانب دھیان دیا جا

---

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان، ۵/۴۵۵، حدیث: ۳۸۶۸

سکتا ہے؟"[1] حضرت شاہ ولیُّ اللہ محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہدایت یافتہ اور ذریعۂ ہدایت فرمایا کیونکہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معلوم تھا کہ یہ مسلمانوں کے خلیفہ بنیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲) کتاب و حکمت سکھا دے

حضرت سیدنا عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! معاویہ کو کتاب کا علم اور حکمت سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔[3]

(۳) دنیا و آخرت میں مغفرت یافتہ

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس جلوہ فرما تھے، کسی نے دروازے پر دستک دی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

---

1 ... تطهير الجنان، الفصل الثانى فى فضائله...الخ، ص ١١

2 ... ازالة الخفاء، مقصد اول، فصل پنجم، بیان فتن، ۱/ ۵۷۲ ملخصاً

3 ... معجم كبير، مسلمة بن مخلد، ١٩/ ٤٣٩، حديث: ١٠٦٦ ملتقطاً، مجمع الزوائد، كتاب المناقب، باب ماجاء فى معاوية بن ابى سفيان، ٩/ ٥٩٤، حديث: ١٥٩١٧ واللفظ له

دیکھو کون ہے ؟ عرض کی: معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: انہیں بلالو، حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کان پر قلم رکھا ہوا تھا جس سے آپ کتابت فرمایا کرتے تھے ۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: معاویہ! تمہارے کان پر قلم کیسا ہے؟ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں اس قلم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم کے لئے تیار رکھتا ہوں۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے نبی کی طرف سے تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے، میری خواہش ہے کہ تم صرف وحی کی کتابت کیا کرو اور میں ہر چھوٹا بڑا کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحی سے ہی کرتا ہوں، تم کیسا محسوس کروگے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں پوشاک پہنائے گا؟ یعنی خلافت عطا فرمائے گا۔(یہ بات سن کر) حضرت سیدتنا ام حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اٹھیں اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم کے روبرو بیٹھ کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے بھائی کو خلافت عطا فرمائے گا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہاں! لیکن اس میں آزمائش ہے، آزمائش ہے، آزمائش ہے ۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم آپ ان کے لیے دعا فرمادیجئے۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم نے دعا کی: ’’اَللّٰھُمَّ اھْدِہٖ بِالْھُدٰی، وَجَنِّبْہُ الرَّدٰی، وَاغْفِرْ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو ہدایت پر ثابت قدمی عطا فرما، انہیں ہلاکت سے محفوظ فرما اور دنیا و آخرت میں ان کی مغفرت فرما۔''(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴) اسے علم و حلم سے بھر دے

حضرت سیّدنا وَحْشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک بار حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم سے مَس ہو رہا ہے؟ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میرا پیٹ۔ نبیِّ کریم رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے دُعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے علم و حلم سے معمور فرما دے۔(2)

(۵) اللہ و رسول معاویہ سے محبت کرتے ہیں

ایک روز نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے یہاں تشریف لائے، تو آپ صَلَّی اللہُ

---

1 . . . معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۸

2 . . . خصائص کبری، ذکر المعجزات فی إجابة الدعوات۔۔۔الخ، باب جامع من دعواته ۔۔الخ، ۲/۲۹۳، التاریخ الکبیر، باب الواو، وحشی، ۸/۶۸، رقم: ۲۶۲۴، الشریعة، الجزالثالث والعشرون، کتاب فضائل معاویة بن ابی سفیان ۔۔۔الخ، ۵/۲۴۳۱

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بالوں میں کنگھی کرتے دیکھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم معاویہ سے محبت کرتی ہو؟ عرض کی: ”یہ میرے بھائی ہیں، ان سے محبت کیوں نہ ہوگی؟“ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ ورسول بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۶) ہیں جبریل کے بھی پیارے امیرِ معاویہ

حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم ایک دن اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ چارپائی پر سو رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے فرمایا: یہ کون ہے؟ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: یہ میرے بھائی معاویہ ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم ان سے محبت کرتی ہو؟ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: یقیناً میں ان سے محبت کرتی ہوں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”ان سے محبت کرو، بے شک میں معاویہ سے محبت کرتا ہوں اور اُس شخص سے بھی محبت کرتا ہوں جو معاویہ سے محبت

---

(1) . . . تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۵۹/۸۹ ملخصاً

رکھتا ہے اور جبریل و میکائیل بھی معاویہ سے محبت رکھتے ہیں، اے اُمِّ حبیبہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ جبریل و میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام سے بھی بڑھ کر معاویہ سے محبت فرماتا ہے۔"[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) معاویہ! تم مجھ سے ہو

حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت فرماتے ہیں: ایک روز نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے درمیان ایک شخص آئے گا وہ جنّتی ہے تو حضرت سیِّدنا معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ داخل ہوئے۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: معاویہ میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو انگلیاں (درمیانی اور اس کے ساتھ والی) ملا کر فرمایا: تم جنّت کے دروازے پر میرے ساتھ اس طرح ہو گے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔الخ، ٨٩/٥٩

2 . . . الشریعۃ، الجزء الثالث والعشرون، کتاب فضائل معاویۃ۔۔الخ، بشارۃ النبی۔۔الخ، ٢۴۴۴/٥، حدیث: ١٩٢٥، مسند الفردوس، باب الیاء، ٣٩٣/٥، حدیث: ٨٥٣٠، لسان المیزان، عبد العزیز بن بحر المروزی، ٣٧٩/۴، رقم: ٥٢١١، السنۃ للخلال، ذکر ابی عبد الرحمن معاویۃ بن ابی سفیان۔۔الخ، ۴٥۴/١، رقم: ٧٠۴، تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ٩٨/٥٩

(۸) عمومی فضیلت میں خصوصی اعزاز

حضرت سیّدتنا اُمِ حرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو فرماتے سُنا: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا، ان (مجاہدین) کے لیے (جنت) واجب ہے۔[1]

حضرت سیّدنا مُہلَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس روایت سے حضرت سیّدنا معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے سمندری راستے سے پہلا جہاد کیا تھا، جس کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں بشارت دی تھی اور جن لوگوں نے حضرت سیّدنا معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پرچم تلے جہاد کیا تھا ان کو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اوّلین قرار دیا، علماءِ سیرت نے لکھا ہے کہ یہ مجاہدین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانہ میں تھے۔ حضرت سیّدنا زبیر بن ابی بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسلمانوں کی قیادت کرتے ہوئے قُبرس میں جہاد کیا تھا اور حضرت سیّدنا عُبادہ بن صَامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ حضرت سیّدتنا اُمِّ حرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی ان کے ساتھ تھیں۔ جب وہ سمندری سفر سے واپسی میں بحری جہاز سے اتریں تو خچر پر سوار ہوئیں اور

---

[1] . . . بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب ماقیل فی قتال روم، ۲/ ۲۸۸، حدیث: ۲۹۲۴

اس سے گر کر شہید ہو گئیں۔ ابنُ الکلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوہ اٹھائیس ہجری میں ہوا تھا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

(۹) رسول اللہ کے راز دار

حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عشرۂ مبشرہ کے فضائل بیان فرمائے اور حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بھی یوں ذکر فرمایا: معاویہ بن ابی سفیان میرے رازداروں میں سے ہیں جس نے ان تمام سے محبت کی وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے بغض رکھا ہلاک ہو گیا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

(۱۰) سلطنت کی بشارت

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب علیل ہوئے تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ سے وہ برتن لے لیا جس سے حضرت سیّدنا

---

1 . . . شرح ابن بطال، کتاب الجهاد والسير، باب الدعاء بالجهاد والشهادة الخ، ۱۱/۵، تحت الحديث: ۲۹۲۴

2 . . . شرف المصطفى، جامع ابواب الفضائل والمناقب، باب فضائل الاربعة وسائر الصحابة اجمعين، فصل ومن فضائل بعض الصّحابة مجتمعين، ۶/ ۸۹، رياض النضرة، الباب الثانى، الفصل الرابع، فى وصف كل واحد۔۔۔الخ، ۱/۳۶ مختصراً

ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وضو کروایا کرتے تھے۔ایک دن سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نبیِّ رحمت ، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وضو کروا رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دورانِ وضو ایک دو مرتبہ اپنا سر اٹھا کر دیکھا پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اگر تجھے کوئی ذمہ داری سونپی جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ بحر و بر، غیبوں سے باخبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان کے سبب مجھے اس آزمائش میں مبتلا ہونے کا یقین ہو گیا تھا اور آخر کار میں (حاکم بننے کے سبب) اس آزمائش میں مبتلا ہو گیا۔[1]

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۱) امیر معاویہ قوی و امین ہیں

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدنا صدیقِ اکبر اور حضرت سیِّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کسی کام سے متعلق مشورہ کرنے کے لیے طلب فرمایا لیکن دونوں نے عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ... مسند احمد، حدیث معاویۃ بن ابی سفیان، ۶/ ۳۲، حدیث: ۱۶۹۳۱

اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو بلاؤ اور معاملہ ان کے سامنے رکھو کیونکہ وہ قوی اور امین ہیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۲) نور کی چادر کی بشارت

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بروز قیامت (آپ کے بھائی) معاویہ کو اس طرح اٹھائے گا کہ ان پر نور کی چادر ہو گی۔ (2)

(۱۳) کتابُ اللہ کے امین

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! امیر معاویہ کو میرا سلام کہیے

---

1 . . . مسند بزار، مسند عبد اللہ بن بسر، ۸/۴۳۳، حدیث: ۳۵۰۷، تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۵۹/۸۶ ملخصاً، البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الہجرۃ النبویۃ، و ہذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔الخ، ۵/۶۲۴ ملخصاً، سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ۴/۲۹۰، تاریخ الاسلام للذہبی، ۴/۳۱۰

2 . . . تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔الخ، ۵۹/۹۲ مختصراً

اوران سے حسنِ سُلوک فرمایئے کیوں کہ وہ کتاب اللہ اور وحیِ الٰہی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے امین ہیں اور وہ بہت اچھے امین ہیں۔ (1)

(۱۴) میں علی سے محبت کرتا ہوں

حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے فرمایا: میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھا ، حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق ، حضرت سیّدنا عمر فاروق ، حضرت سیّدنا عثمان غنی اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن بھی موجود تھے۔ اچانک حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم تشریف لائے۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: اے معاویہ! کیا تم علی سے محبت کرتے ہو ؟ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ان سے بہت محبت کرتا ہوں۔ آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک عنقریب تم دونوں کے درمیان آزمائش ہو گی۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم! اس کے بعد کیا ہو گا ؟ شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: (اس کے بعد) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معافی ، اس کی رضا مندی

---

1 . . . معجم اوسط، من اسمہ علی، ۳/۷۳، حدیث: ۳۹۰۲، البدایۃ وا لنھایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، و ھذہ ترجمۃ معاویۃ، ۵/۱۲۲، الآلی المصنوعۃ، کتاب المناقب، ۱/۳۸۳ واللفظ لہ

اور جنت میں داخلہ۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے پر راضی ہیں اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ [1]

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے [2]

(۱۵) آگ کے طوق کی وعید

نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے معاویہ! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) جو تیری فضیلت میں شک کرے وہ قیامت کے روز یوں اٹھایا جائے گا کہ اس کے گلے میں آگ کا طوق ہو گا۔ [3]

(۱۶) امیر معاویہ جنّتی ہیں

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا، تو حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضر ہوئے۔ دوسرے دن پھر ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا، تو پھر حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ

1 ۔۔۔ پ۳، البقرۃ: ۲۵۳

2 ۔۔۔ تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۵۹/۱۳۹

3 ۔۔۔ تاریخِ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۵۹/۹۰

تَعَالٰی عَنْہ حاضر ہوئے۔ تیسرے دن بھی یہی ارشاد فرمایا تو حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی حاضر ہوئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۷) سب سے حلیم و سخی

حضرت سیّدنا شدّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اَحْلَمُ اُمَّتِي وَاَجْوَدُهَا یعنی میری اُمت میں معاویہ بن ابو سفیان سب سے بُردبار اور سخی ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً حلم و بُردباری اور سخاوت نہایت عمدہ صفات ہیں۔ ہمیں بھی ایسے اعمال کو اپنانا چاہئے کہ جس سے ہمارے اندر بھی یہ صفات پیدا ہو جائیں چنانچہ

بُردبار بننے کا آسان عمل

حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت فرماتے ہیں: رسول اللہ

---

1 . . . شرح اصول اعتقاد اهل السنة، سياق ما روى عن النبي في فضائل ابي عبدالرحمن معاوية بن ابي سفيان، ۲/۱۲۶۰، رقم: ۲۷۷۹، حلية الاولياء، ابراهيم بن عيسى، ۱۰/۴۲۶، رقم: ۱۵۷۳۴، الفردوس بماثور الخطاب، باب الياء، ۵/۴۸۲، حديث: ۸۸۳۰

2 . . . بغية الباحث، كتاب المناقب، باب فيما اشترك فيه أبو بكر۔۔الخ، ۱/۸۹۲، حديث: ۹۶۵، السنة للخلال، ذكر ابي عبدالرحمن معاوية بن ابي سفيان، ۱/۴۵۲، رقم: ۷۰۱، المطالب العالية، كتاب المناقب، باب فيما اشترك فيه جماعة من الصحابة، ۷/۱۶۶، حديث: ۸۸۴۷

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا یعنی عمامہ باندھو تمہارا حِلْم بڑھے گا۔[1]

حضرت علامہ عبد الرء وف مَناوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: (عمامہ باندھو) تمہارا حلم بڑھے گا اور تمہارا سینہ کشادہ ہو گا کیونکہ ظاہری وضع قطع کا اچھا ہونا انسان کو سنجیدہ اور باوقار بنا دیتا ہے نیز غصے، جذباتی پن اور بُری حرکات سے بچاتا ہے۔[2]

حِلم ایک بے بہا دولت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ حِلم (بُردباری) ایک ایسی بے بہا دولت ہے کہ لاکھوں بلکہ اربوں روپے میں بھی خریدی نہیں جا سکتی لیکن نبیِّ اکرم نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی امت پر شفقت و احسان فرماتے ہوئے انتہائی آسان عمل ارشاد فرما دیا کہ جس کی بدولت ہم غصے اور جذباتی پن سے نجات پا کر اپنے اندر قوتِ برداشت پیدا کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت علامہ محمد بن جعفر کَتّانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی حدیث نقل فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا اُسامہ بن عُمیر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے وَاعْتَمُّوا تَحلُمُوا یعنی عمامے باندھو بُردبار ہو جاؤ گے۔[3]

---

1 . . . معجم کبیر، وما اسند عبد اللہ بن العباس، ۱۲/ ۱۷۱، حدیث: ۱۲۹۴۶

2 . . . فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/ ۷۰۹، تحت الحدیث: ۱۱۴۲

3 . . . الدعامۃ فی احکام سنۃ العمامۃ، ص ۱۰ مختصراً

مومنوں کے ماموں

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بہن حضرت سیّدتنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ محترمہ ہیں اور اُمُّ المؤمنین ہونے کی وجہ سے تمام مومنین کی مُقدّس ماں ہیں۔ اس لیے جلیل القدر علماء و محدثین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ”خَالُ الْمُؤْمِنِیْن“ یعنی مومنوں کے ماموں لکھا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کاتبِ وحی

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نہ صرف یہ شرف حاصل تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بادشاہوں کے نام خطوط لکھا کرتے تھے[2] بلکہ بسا اوقات بادشاہوں کے خطوط نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پڑھ کر بھی سنایا کرتے تھے جیسا کہ

---

1 . . . درمنثور، پ ۲۸، الممتحنۃ، تحت الآیۃ:۷، ۱۳۰/۸، مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، الفصل الثالث، ۵۸/۹، تحت الحدیث:۵۲۰۳، السنۃ للخلال، ذکر ابی عبدالرحمن معاویۃ بن ابی سفیان، ۴۳۳/۱، رقم:۶۵۷، لمعۃ الاعتقاد، ص ۳۱، تاریخ ابن عساکر، باب ذکر بنیہ وبناتہ، ۲۰۸/۳، البدایۃ والنھایۃ، سنۃ احدی واربعین، فضل معاویۃ بن ابی سفیان، ۵۰۴/۵، الشریعۃ، الجزء الثالث والعشرون، فضائل معاویۃ بن ابی سفیان، ۲۴۳۱/۵

2 . . . اسد الغابہ، معاویۃ بن صخر بن ابی سفیان، ۲۲۱/۵، تاریخ الاسلام للذھبی، ۳۰۹/۴، الاصابۃ، معاویۃ بن ابی سفیان، ۱۲۱/۶

حضرت سیّدنا سعید بن ابی راشد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے قیصرِ روم کے قاصد نے بتایا کہ جب میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلایا تو انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو قیصر کا خط پڑھ کر سنایا۔ (1)

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر نازل ہونے والی وحی بھی لکھتے تھے یعنی کاتبِ وحی تھے۔ (2)

جنہیں مصطفےٰ لکھنا سکھائیں

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے سامنے لکھ رہا تھا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: دوات میں صُوف (کپڑا) ڈالو اور قلم کو ٹیڑھا کاٹو اور بسم اللہ کی ''ب'' کھڑی لکھو اور ''س'' کے دندانے جدا جدا رکھو اور ''میم'' کے دائرے

---

1 . . . معجم الصحابة، معاوية بن ابی سفيان، ۳٦٨/۵

2 . . . دلائل النبوة للبيهقی، جماع ابواب دعوات نبينا صلی اللہ عليه وسلم المستجابة فی الاطعمة، باب ماجاء علی من اکل بشماله الخ، ۲۴۳/٦ ملتقطا، تاريخ الخلفاء، معاوية بن ابی سفيان، ص ۱۵۵، تاريخ ابن عساكر، معاوية بن صخر ـــ الخ، ۵۵/۵۹، البداية والنهاية، سنة احدی واربعين، فضل معاوية بن ابی سفيان، ۵۰۴/۵، الشريعة، الجزء الثالث والعشرون، فضائل معاوية بن ابی سفيان، ۲۴۳۱/۵، سمط النجوم العوالی، المقصد الرابع، الباب الاوّل فی الدولة الاموية، ذکر مناقبه، ۱۵۴/۳

کو بند نہ کرو اور لفظ اللہ خوبصورت لکھو، لفظ رحمٰن بھی واضح اور خوبصورت کر کے لکھو اور لفظ رحیم بھی عمدہ اور اچھا لکھو۔ (1)

بشارتِ فتحِ شام بزبانِ شاہِ خیر الانام

نبیِّ رحمت ، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ تشریف لے جارہے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے **ملکِ شام** کا ذکر کیا گیا اور ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ملکِ شام کیسے فتح کرسکتے ہیں وہ تو "روم" میں ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا مبارک عصا حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کندھے پر رکھتے ہوئے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس (یعنی امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے ذریعے کافی ہو گا۔ (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ذریعے شام پر فتح عطا فرمائے گا) (2)

ایسوں سے دور رہیے

حضرت ابو الحارث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں ایک خط بھیجا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کہتا ہے کہ (حضرت سیّدنا امیر)

---

1 ... الشفا، الباب الرابع، فصل و من معجزاته الباهرة، ۱/۳۵۷ واللفظ له، الفردوس بماثور الخطاب، باب الیا، ۵/۳۹۴، حدیث: ۸۵۳۳

2 ... تاریخ ابن عساکر، معاویة بن صخر ۔۔۔ الخ، ۵۹/۹۲، سیر اعلام النبلاء، معاویة بن ابی سفیان، ۴/۲۹۰

معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نہ تو خالُ المؤمنین (یعنی مومنوں کے ماموں) ہیں اور نہ ہی کاتبِ وحی بلکہ انہوں نے تلوار سے خلافت غصب کی تھی (مَعَاذَاللہ)؟ حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ بہت بُرا اور رَدّی قول ہے۔ ایسوں سے دور رہا جائے، ان کی صحبت اختیار نہ کی جائے۔[1]

(۲) فضائلِ امیر معاویہ بزبانِ صحابہ واھلِ بیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی شخصیت کی پہچان کا ذریعہ اس کے زمانے میں موجود لوگوں کے تاثرات بھی ہوتے ہیں کیوں کہ ان ہی لوگوں کے سامنے اس شخصیت کے صبح و شام، خلوت و جلوت ہوتے ہیں اور انہی کو دیکھ کر وہ کوئی اچھی یا بری رائے قائم کرتے ہیں جسے سند کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ صحابۂ کرام و اہلبیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی حق گوئی تو یقیناً بے مثال ہے لہٰذا ان نُفُوسِ قُدسِیَّہ سے کسی لالچ یا دنیوی مفاد کی بنا پر کسی کی تعریف کرنے کا ادنیٰ سا گمان بھی ہمارے ایمان کے لیے بے حد خطرناک ہے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں صحابۂ کرام و اہلبیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے فرامین آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عظیم المرتبت ہونے کی ایک اور روشن دلیل ہیں۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں صحابۂ کرام و اہلبیت اطہار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اقوال ملاحظہ فرمائیے:

---

1 . . . السنۃ للخلال، ذکر ابی عبد الرحمن معاویۃ بن ابی سفیان، ۱/ ۴۳۴، رقم: ۶۵۹ مختصراً

(۱) حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والے

فاتحِ مصر حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعد حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بہتر نہیں دیکھا۔[1]

(۲) ایسا سردار نہیں دیکھا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسا کوئی سردار نہیں دیکھا۔[2]

(۳) نماز میں سب سے زیادہ مشابہت

حضرت سیدنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس کی نماز نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نماز سے زیادہ مُشابہت رکھتی ہو۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۱۶۱/۵۹

2 . . . معجم کبیر، ومما اسند عبداللہ بن عمر۔۔۔الخ، ۳۸۷/۱۲، حدیث: ۱۳۴۳۲

3 . . . مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی معاویۃ۔۔الخ، ۵۹۵/۹، حدیث: ۱۵۹۲۰

(۴) حکومتِ معاویہ کو بُرا نہ سمجھو

امیر المؤمنین حضرت سیِّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جنگِ صِفِّین سے واپسی پر فرمایا: (حضرت) معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی حکومت کو برا نہ سمجھو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب وہ نہیں ہوں گے تو سر کٹ کٹ کر اَنْدرائِن کے پھلوں کی طرح زمین پر گریں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵) وہ صحابیٔ رسول اور فقیہ ہیں

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جن الفاظ میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مدح فرمائی ہے ان سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عظمت کا اِظہار ہوتا ہے چنانچہ ایک موقع پر آپ کی فقاہت کا اِعتراف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”حضرت معاویہ فقیہ ہیں۔“[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالکوائن بعدہ۔۔۔الخ، باب ما جاء فی إخبار النبي صلی اللہ علیہ وسلم بالفتن التی الخ، ۶/۴۶۶، طبقات ابن سعد، معاویۃ بن ابی سفیان، ۶/۲۰ مکتبۃ الخانجی، سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ۴/۳۰۲، البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الہجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۵/۶۳۴، تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۵۹/۱۵۲

2 . . . بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب ذکر معاویۃ، ۲/۵۵۰، حدیث: ۳۷۶۵ ملتقطاً

(۶)مناسب ترین شخصیت

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے فرمایا: میں نے (خلفائے راشدین کے بعد) حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے زیادہ حکومت کے مناسب کوئی نہیں دیکھا۔[1]

(۷)امیرِ معاویہ جنّتی ہیں

حضرت سیّدنا عوف بن مالک اشجعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں: میں اَرِیحا کے ایک ایسے گرجا میں قَیلولہ کر رہا تھا کہ جو اب مسجد میں تبدیل ہو چکا ہے۔ میں اچانک گھبرا کر اُٹھ بیٹھا۔ میں نے دیکھا وہاں ایک شیر موجود تھا جو میری جانب بڑھ رہا تھا، میں نے ہتھیار اٹھانے کا ارادہ کیا تو شیر نے کہا: ''رُک جایئے میں تو آپ کو ایک پیغام دینے آیا ہوں۔'' میں نے پوچھا: تجھے کس نے بھیجا ہے؟ شیر نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ کو خبر دوں کہ حضرت سیّدنا معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ جنّتی ہیں۔'' میں نے پوچھا: کون معاویہ؟ تو شیر نے کہا: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ۔[2]

---

1 . . . مصنف عبدالرزاق، الجامع للامام معمر، باب ذکر الحسن، ۱۰/۳۷۱، حدیث: ۲۱۱۵۱، سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ۴/۳۰۸، التاریخ الکبیر، باب معاویۃ، معاویۃ بن ابی سفیان..الخ، ۷/۲۰۴، رقم: ۱۴۰۵

2 . . . معجم کبیر، من اسمہ معاویہ، ۱۹/۳۰۷، حدیث: ۶۸۶، معجم الصحابۃ، من روی عن النبی من اسمہ
معاویۃ، معاویۃ بن ابی سفیان، ۵/۳۶۷، رقم: ۲۱۹۱

(۸) مصطفےٰ کریم کے سامنے لکھنے والے

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے سامنے بیٹھ کر لکھا کرتے تھے۔[1]

(۹) ایسی حکومت کوئی نہیں کرے گا

حضرت سیّدنا کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جیسی حکمرانی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کی ہے ویسی حکومت اس امت کا کوئی بھی فرد نہیں کرے گا۔[2]

(۱۰) امیرِ معاویہ کا ذکر خیر سے ہی کرو

حضرت سیّدنا عُمیر بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: لَاتَذْکُرُوا مُعَاوِیَۃَ اِلَّا بِخَیرٍ یعنی حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذکر صرف خیر و بھلائی سے ہی کرو۔[3]

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی معاویۃ ۔۔۔ الخ، ۹/۵۹۶، حدیث: ۱۵۹۲۴

2 ... طبقات ابن سعد، معاویۃ بن ابی سفیان، ۶/۲۰ مکتبۃ الخانجی، سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان ۔۔۔ الخ، ۴/۳۰۸

3 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان، ۵/۴۵۵، حدیث: ۳۸۶۹ مختصراً، التاریخ الکبیر، باب معاویۃ، معاویۃ بن ابی سفیان ۔۔۔ الخ، ۷/۲۰۴، رقم: ۱۴۰۵

(۱۱) سب سے زیادہ حلیم وبُردبار

ایک موقع پر حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ارشاد فرمایا: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم و بُردبار تھے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳) شانِ امیر معاویہ بزبان عُلماء واولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی شان جلیلُ القدر علما و اولیا نے بیان فرمائی ہے اسی طرح حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان کا اظہار بھی اپنے قول اور عمل دونوں سے فرمایا ہے بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بدگوئی کرنے والے کو سزا دے کر بدمذہبیت کے ناسور کا مکمل سدِّباب فرمایا ہے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ اور انعام یافتہ بندوں کے فرامین ہمارے لیے مینارۂ نور بھی ہیں اور راہِ نجات بھی۔

(۱) آپ کا بے مثال عدل وانصاف

حضرت سیّدنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عدل وانصاف کا ذکر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

[1] ... السنۃ للخلال، ذکر ابی عبد الرحمن۔۔۔الخ، ۱/۴۴۳، رقم: ۶۸۱

نے ارشاد فرمایا: کاش! آپ لوگ حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا زمانہ دیکھ لیتے۔ "لوگوں نے عرض کی: "کیا آپ اُن کے حلم کی بات کر رہے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: نہیں! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اُن کے عدل کی بات کر رہا ہوں۔" (یعنی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا عدل وانصاف بھی بے مثال تھا) [1]

(۲) اگر تم سیِّدنا امیر معاویہ کو دیکھ لیتے۔۔۔

حضرت سیِّدنا مجاہد عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے فرمایا: اگر تم حضرت معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھتے تو کہتے یہی مہدی یعنی ہدایت یافتہ ہیں۔ [2]

(۳) طعن کی جرأت

حضرت سیِّدنا امام ابو توبہ ربیع بن نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان پردہ ہیں جو یہ پردہ چاک کرے گا وہ دوسرے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر اعتراضات کرنے میں جری ہو جائے گا۔ [3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . السنة للخلال، ذکر ابی عبد الرحمن معاویة بن ابی سفیان۔۔۔الخ، ۱/۴۳۷، رقم:۶۶۷

2 . . . السنة للخلال، ذکر ابی عبد الرحمن معاویة بن ابی سفیان۔۔۔الخ، ۱/۴۳۸، رقم:۶۶۹

3 . . . البدایة والنهایة، سنة ستین من الهجرة النبویة، وهذه ترجمة معاویة۔۔۔الخ، ۵/۶۴۳

(۴) شاتمِ صحابی کو سزا

حضرت سیّدنا ابراہیم بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دورِ حکومت میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو برا بھلا کہنے والے کے علاوہ کسی اور کو بھی کوڑے لگائے ہوں۔[1] حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود اس شخص کو تین کوڑے مارے جس نے آپ کے سامنے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر سَبّ و شَتم کیا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵) تابعی کا صحابی سے مقابلہ کرتے ہو؟

حضرت سیّدنا مُعَافٰی بن عمران رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں کسی نے سوال کیا: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ افضل ہیں یا حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ؟ یہ سوال سنتے ہی آپ کے چہرے پر جلال کے آثار نمودار ہوئے اور نہایت سختی سے ارشاد فرمایا: کیا تم ایک تابعی کا صحابی سے مقابلہ کرتے ہو؟ حضرت سیّدنا معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... شرح اصول اعتقاداھل السنّة، باب جماع فضائل الصحابة، سیاق ماروی عن السلف فی اجناس العقوبات۔۔۔الخ، ۲/۱۰۸۴، رقم: ۲۳۸۵

2 ... الاستیعاب، معاویة بن ابی سفیان، ۳/۴۷۵

کے صحابی، آپ کے سُسرالی رشتہ دار، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے کاتب اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عطا کردہ وحی کے امین تھے [1]

(۶) صاحبِ فضیلت صحابی

حضرت سیِّدنا امام شَرَفُ الدین نَووی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار عادل، صاحبِ فضیلت اور ممتاز صفات کے حامل صحابہ میں ہوتا ہے۔ [2]

(۷) حقوق پورا کرنے والے خلیفہ

امام رَبّانی مجدد اَلفِ ثانی حضرت سیِّدنا احمد سَرہندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان ہے: حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُقُوقُ اللہ اور حُقُوقُ العِباد کے پورا کرنے میں خلیفہ عادل ہیں۔ [3]

(۸) میری مغفرت فرمادی گئی

حضرت سیِّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا حضرت سیِّدنا صدیقِ اکبر اور حضرت سیِّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

---

1 . . . البداية والنهاية، سنة ستين من الهجرة النبوية، وهذه ترجمة معاوية ـــ الخ، ۵/۶۴۳

2 . . . شرح مسلم للنووی، کتاب فضائل الصحابة، الجز:۸، ۱۵/۱۴۹

3 . . . مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب دوصدوپنجاہ ویکم، ۱/۵۸

عَنْہُمَا بارگاہِ رسالت میں تشریف فرما ہیں۔ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا۔ میرے بیٹھتے ہی حضرت سیِّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو لایا گیا اور آپ دونوں ایک گھر میں داخل ہوئے اور اس کا دروازہ بند ہو گیا میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تیزی سے یہ کہتے ہوئے گھر سے نکلے: رَبِّ کعبہ کی قسم !میرا فیصلہ ہو گیا ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پیچھے پیچھے حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ کہتے ہوئے تیزی سے تشریف لائے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۹) زبان بند رکھی جائے

پیرانِ پیر روشن ضمیر حضرت سیِّدنا غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا علی المرتضٰی اور حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان جو اختلافات ہوئے انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَشِیَّت سمجھ کر زبان بند رکھی جائے۔ (2)

1 ...موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، ۳/ ۸۱، رقم: ۱۲۴

2 ...الغنیة، القسم الثانی، العقائد والفرق الاسلامیة، فی فضل الامة المحمدیة ...الخ، ۱/ ۱۶۱ ملخصاً

(۱۰) اہلِ بیت کے خدمتگار

حضرت سیِّدنا داتا گنج بخش سیِّد علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرت سیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ایسی محبت تھی کہ آپ کو بیش قیمت نذرانے پیش کرنے کے باوجود ان سے معذرت فرمایا کرتے: ”فی الحال میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صحیح خدمت نہیں کر سکا، آئندہ مزید نذرانہ پیش کروں گا۔“[1]

(۱۱) جلیل القدر صحابی اور مجتہد

اُستاذُ العلماء علامہ عبد العزیز پرہاروی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت جلیل القدر صحابی، نجیب اور مُجتہد تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں کئی احادیث مروی ہیں۔ حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بد گوئی اور بدزبانی کرنے پر ہمارے اکابرین حد درجہ جلال کا اِظہار فرمایا کرتے ہیں۔[2]

(۱۲) سب سے پہلے فضائلِ امیرِ معاویہ پڑھاتے

حضرت سیِّدنا محمد بن عبدُ الواحد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مناقب پر احادیث کتابی صورت میں جمع کر رکھی تھیں

1 . . . کشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتھم من اھل البیت، ص ۷۷ ماخوذاً

2 . . . النبراس، اختلف الفقھاء فی حکم من سب الصحابۃ، ص ۵۵۰

لٰہذا جو طالبِ علم آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا سب سے پہلے اسے آپ وہ مجموعۂ حدیث پڑھاتے پھر اس کے بعد طالبِ علم کی مرضی کے مطابق کتب واَسباق پڑھایا کرتے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴) شانِ امیرِ معاویہ بزبانِ بزرگانِ دین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات گرامی بلند پایہ اوصاف کی وجہ سے ایک تاریخ ساز شخصیت ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مبارک زندگی کا ہر پہلو ہی آپ کی عظمت کو واضح کرنے کے لیے کافی ہے، یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے آج تک بزرگانِ دین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل بیان کرتے آئے ہیں چنانچہ

شانِ امیر معاویہ بزبان قُبَیصہ بن جابر تابعی

حضرت سیّدنا قُبیصہ بن جابر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بڑھ کر درگزر کرنے والا، جہالت سے بے حد دور اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بڑھ کر باوقار کسی اور کو نہیں دیکھا۔“[2]

---

1 . . . تاریخ بغداد، محمد بن عبدالواحد۔۔الخ، ۳/۱۶۰

2 . . . سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ۴/۳۰۸

شانِ امیر معاویہ بزبان سیّدنا عبد اللہ بن مبارک

حضرت سیّدنا ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہتر ہیں یا حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہمراہی میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ناک میں داخل ہونے والا غبار حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے افضل ہے۔[1]

شانِ امیر معاویہ بزبان سیّدنا احمد بن حنبل

ایک شخص نے حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کی: اے ابو عبد اللہ! میرا ماموں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بدگوئی کرتا ہے اور بعض اوقات مجھے اس کے ساتھ کھانا پڑتا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فوراً ارشاد فرمایا: "اس کے ساتھ کھانا مت کھایا کرو۔"[2]

ایسے شخص سے تعلق نہ رکھو

ایک دفعہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: "یہاں ایک شخص ایسا بھی جو حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیّدنا

---

1 . . . الشریعۃ، الجزء الثالث والعشرون، فضائل معاویۃ بن ابی سفیان، ۵/۲۴۶۶

2 . . . السنۃ للخلال، ذکر ابی عبد الرحمن۔۔۔الخ، ۱/۴۴۸، رقم: ۶۹۳

امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر فضیلت دیتا ہے۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: "نہ ایسے شخص کی صحبت اختیار کرو، نہ ہی اس کے ساتھ کھاؤ پیو اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت بھی نہ کرو۔"[1]

شانِ امیرِ معاویہ بزبانِ سیّدنا مُعافیٰ بن عمران

حضرت سیدنا مُعافیٰ بن عمران رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے چھ سو بزرگوں سے بھی افضل ہیں۔[2]

شانِ امیرِ معاویہ بزبانِ سیدنا عبد الوہاب شعرانی

حضرت سیّدنا عبد الوہاب شَعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عزت پر حملہ کیا یقیناً اس نے اپنے ایمان پر حملہ کیا، اسی لیے اس کا سدِّ باب لازم ہے خاص طور پر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے یہ زیادہ اہم ہے۔[3]

---

1 . . . ذیل طبقات الحنابلۃ، وفیات المائۃ السادسۃ، یحیی بن عبد الوھاب بن محمد۔۔۔الخ، ۳/ ۱۱۱

2 . . . السنۃ للخلال، ذکر ابی عبد الرحمن۔۔۔الخ، ۱/ ۴۳۵، رقم: ۶۶۴

3 . . . الیواقیت والجواھر، المبحث الرابع والاربعون۔۔۔الخ، ص ۳۳۴

شان امیر معاویہ بزبان سیدنا علی بن سلطان قاری

حضرت سیّدنا علامہ نورُ الدین ملاّ علی بن سلطان قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار عادل، فاضل اور کبار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے۔(1)

شان امیر معاویہ بزبان سیّدنا یوسف نبہانی

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تمام تابعین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے افضل ہیں کیوں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل رہا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کتابتِ وحی کا اہم کام بھی انجام دیا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہمراہی میں مشرکین اور سرکشوں سے جہاد بھی کیا، یہ شرف اُن فضائل کے علاوہ ہیں جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات میں موجود تھے۔ ان میں وہ دینی خدمات شامل نہیں جو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد انجام دیں۔(2)

---

1 . . . مرقاۃ المفاتیح، کتاب مناقب الصحابۃ، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الاوّل، ۱۰/ ۳۵۵

2 . . . شواھد الحق ویلیہ الاسالیب البدیعۃ، فی فضل الصحابۃ الخ، القسم الثانی، فصل فی شؤون الخ، ص ۳۹۹ ملخصاً

شانِ امیر معاویہ بزبانِ امامِ اہلسنّت

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: بعض جاہل بول اُٹھتے ہیں کہ امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں، یہ اُن کی نادانی ہے علمائے محدثین اپنی اصطلاح پر کلام فرماتے ہیں، یہ بے سمجھے خدا جانے کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں، عزیز و مسلم کہ صحت نہیں پھر حسن کیا کم ہے، حسن بھی نہ سہی یہاں ضعیف بھی مُستحکم ہے۔[1]

شانِ امیر معاویہ بزبانِ صدرُ الشّریعہ

صَدرُالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اوّل ملوکِ اسلام ہیں، اسی کی طرف توراتِ مقدّس میں اشارہ ہے کہ: مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ وہ نبی آخر الزماں (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مکہ میں پیدا ہو گا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہو گی۔ تو امیرِ معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سلطنت ہے۔[2]

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۵/۴۷۸

2 ... بہارِ شریعت، ۱/۲۵۸

شانِ امیرِ معاویہ بزبان مفتی احمد یار خان

مفسرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرت سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لیاقت و قابلیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: امیرِ معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نہایت دیانت دار، سخی، سیاستدان، قابل حکمران، وجیہہ صحابی تھے۔ آپ نے عہدِ فاروقی و عہدِ عثمانی میں نہایت قابلیت سے حکمرانی کی، آپ کی حکومت میں نہایت آسانی سے مالیہ وصول ہو جاتا تھا جو مدینہ منورہ پہنچادیا جاتا تھا۔ عمر فاروق و عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) آپ سے نہایت خوش رہے۔ عمر فاروق (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نہایت محتاط اور حکام پر سخت گیر تھے، ذرا سے قصور پر حکام کو معزول فرمادیتے تھے، معمولی سی گرفت پر حضرت خالد بن ولید (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) جیسے جرنیل کو معزول فرمادیا مگر اس کے باوجود امیرِ معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو برقرار رکھا جس سے معلوم ہوا کہ آپ سے اتنی دراز مدّت حکومت میں کوئی لغزش سرزد نہ ہوئی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گردن میں سانپ لپٹا ہوا تھا

...حضرتِ سَیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: مجھے ایک میّت کو غسل دینے کے لیے بلایا گیا، جب میں نے اُس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو اُس کی گردن میں سانپ لپٹا ہوا تھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ (معاذ اللہ) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو گالیاں دیتا تھا۔ (شرح الصدور، ص ۷۳)

1 ... امیر معاویہ، ص ۴۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے جانثار اور مخلص اِطاعت گزار تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں نہ صرف بے شمار عظمتوں اور رفعتوں سے نوازا، بلکہ ہر ایک سے بھلائی کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے فرامین کا خلاصہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دو قسمیں فرمائیں: ایک وہ کہ جنھوں نے فتحِ مکہ سے قبل راہِ خدا میں خرچ و قتال کیا۔ دوسرے وہ جنھوں نے بعدِ فتح (راہِ خدا میں خرچ و قتال کیا)۔ پھر فرمادیا کہ دونوں فریقوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور ساتھ ہی فرمادیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تمہارے کاموں کی خوب خبر ہے کہ تم کیا کیا کرنے والے ہو اِس کے باوجود اُس نے تم سب سے حُسنٰی (یعنی بھلائی) کا وعدہ فرمایا۔ یہاں قرآنِ عظیم نے ان بیباکوں، بے ادب ناپاکوں کے منہ میں پتھر دے دیا جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے افعال سے اُن پر طعن (یعنی اعتراض کرنا) چاہتے ہیں وہ (افعال) بشرطِ صحت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو معلوم تھے پھر بھی اُن سب سے حسنٰی (یعنی بھلائی) کا وعدہ فرمایا، تو اب جو اعتراض کرتا ہے وہ اللہ واحد قہار پر اعتراض کرتا ہے، جنت اور مَدارِجِ عالیہ (یعنی بلند درجات) اُس اعتراض کرنے والے کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاتھ ہیں۔ مُعترِض اپنا سر کھاتا رہے گا اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے جو حُسنٰی کا وعدہ اُن سے فرمایا ہے ضرور پورا فرمائے گا اور (صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر) اعتراض کرنے والا جہنم میں سزا پائے گا۔ قرآنِ مجید میں ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ [1]

ترجمۂ کنزالایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعدِ فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور اُن سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

اب جن کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حسنیٰ کا وعدہ فرمالیا اُن کا حال بھی قرآنِ عظیم سے سنیے:

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَ هُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ [2]

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنّم سے دور رکھے گئے ہیں وہ اس کی بھنک (ہلکی سی آواز بھی) نہ سنیں گے اور وہ اپنی من مانتی خواہشوں میں ہمیشہ رہیں گے انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

---

1 ... پ۲۷، الحدید: ۱۰

2 ... پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۱ تا ۱۰۳

یہ ہے نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے لیے قرآنِ کریم کی شہادت۔ امیر المؤمنین، مولیٰ المسلمین، علی المرتضیٰ مشکل کُشا کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم قسمِ اوّل میں داخل ہیں جن کو فرمایا: اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَةً اُن کے مرتبے قسمِ دوم والوں سے بڑے ہیں۔ اور امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم قسمِ دُوم میں ہیں اور حُسنیٰ کا وعدہ اور یہ تمام بشارتیں سب کو شامل۔ ابنِ عساکر نے امیر المؤمنین مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حدیث روایت فرمائی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: میرے بعد میرے اصحاب سے لغزش ہو گی جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ میری صحبت کے سبب معاف فرمائے گا پھر اُن کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ انہیں اللہ تعالیٰ اُن کے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کرے گا۔[1] یہ وہ لوگ ہیں کہ جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی لغزشوں پر گرفت کریں گے۔ اسی لئے علامہ شہاب الدین خفاجی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نقل فرمایا: وَمَنْ یَّکُنْ یُّطْعِنُ فِیْ مُعٰوِیَةَ فَذَاکَ کَلْبٌ مِنْ کِلَابِ الْھَاوِیَة یعنی جو حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتّوں سے ایک کُتا ہے۔[2][3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم اوسط، من اسمہ بکر، ۲/۲۶۰، حدیث ۳۲۱۹

2 ... نسیم الریاض، القسم الثانی فیما یجب علی الانام الخ، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن توقیرہ الخ، ۴/۵۲۵

3 ... فتاوی رضویہ، ۲۹/۲۷۹ ملخصاً

عظمتِ صحابہ اور تاریخی روایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات شیطان مَن گھڑت اور نا قابلِ اعتماد تاریخی واقعات کے ذریعے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی عظمت و شان کم کروانے کی کوشش کرتا ہے لہٰذا امامِ اہلسنّت شاہ احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن کے عطا کردہ مدنی پھولوں کو دل کے گُلدستے میں سجالیجئے اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کے وسوسوں سے نجات حاصل ہو گی اور دل میں صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی عظمت مزید بڑھ جائے گی۔ چنانچہ امامِ اہلسنّت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے بیان کا خلاصہ ہے: مُشاجراتِ صحابہ میں سیرت و تاریخ کی بے سروپا حکایتیں قطعاً مردود ہیں۔ آج کل کے بدمذہب مریضُ القلب منافق ان سیرت و تاریخ کی بے تُکی روایات سے حضراتِ عالیہ خلفائے راشدین، اُمُّ المؤمنین سیّدتُنا عائشہ صدیقہ، سیّدنا طلحہ، سیّدنا زبیر، سیّدنا معاویہ، سیّدنا عَمرو بن عاص اور سیّدنا مُغیرہ بن شُعبہ رِضۡوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن نیز اہلبیت و صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے متعلق مردود الزامات اور ان کے باہمی مُشاجرات میں ایسی فضول و بے ہودہ حکایات جن میں اکثر تو سرے سے جھوٹی و بے بنیاد ہیں اور بہت سی خود ساختہ نازیبا عبارات روافض چھانٹ لاتے ہیں اور اُن عبارات کے ذریعے قرآنِ عظیم، ارشاداتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اِجماعِ اُمّت اور جلیل القدر ائمۂ کرام کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ بے علم لوگ اُنہیں سُن کر پریشان ہوتے یا جواب دینے کی فکر میں پڑ جاتے ہیں۔ اُن کا پہلا جواب یہی ہے کہ

ایسی بے تکی روایات کسی ادنیٰ مسلمان کو بھی گنہگار ٹھہرانے کیلئے مَسموع (یعنی قابلِ قبول) نہیں تو اُن محبوبانِ خدا پر اِن فضول روایات سے اعتراض کیسے قابلِ قبول ہو گا کہ جن کی اِجمالی و تفصیلی تعریفوں اور محاسن سے کَلَامُ اللہ اور کَلَامِ رَسُوْلُ اللہ مالامال ہیں۔ امام حجۃ الاسلام مرشد الانام محمد بن محمد بن محمد غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَالِی اِحیاءُ العلوم شریف میں فرماتے ہیں: بغیر تحقیق کسی مسلمان کو کسی کبیرہ گناہ کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں، ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ابنِ مُلجم بد بخت خارجی نے امیر المؤمنین مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو شہید کیا کہ یہ بتواتر ثابت ہے۔[1]

حَاشَ لِلّٰہ اگر مؤرخین وغیرہ کی ایسی حکایات کو ذرا بھی قبول کیا جائے تو اہلِ بیت و صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو درکنار خود حضراتِ عالیہ انبیاء و مرسلین اور مَلٰئکہ مُقَرَّبِین صَلَوَاتُ اللہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہے۔ کیونکہ اِن غیرِ معتبر نام نہاد مؤرخین نے حضرات انبیائے کرام آدم صَفِیُّ اللہ، داؤد خلیفۃُ اللہ، سُلیمان نَبِیُّ اللہ اور یوسف رَسُوْلُ اللہ سے سیّد المرسلین محمد حبیبُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک سب کے بارے میں وہ وہ ناپاک و بیہودہ حکایات نقل کی ہیں کہ اگر اپنے ظاہری معنیٰ پر تسلیم کی جائیں تو مَعَاذَ اللہ اصلِ ایمان کو رو بیٹھنا ہے۔ ان ہولناک روایات کا باطل ہونا امام قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

1 . . . احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الثامنۃ اللعن، ۳/ ۱۵۴

کتابِ مُستَطاب شفا شریف اور اُس کی شروحات وغیرہ سے ظاہر ہے۔ لاجرم ائمہ ملّت وناصحانِ اُمت نے تصریحیں فرمادیں کہ ان جاہل و گمراہ مؤرخین کی بیان کردہ سیرت و تاریخ کی اِن بے تکی حکایات پر ہرگز کان نہ رکھا جائے۔ شِفا، شروحِ شِفا، **مَواہِبُ لَّدُنِّیّہ**، **شَرحِ مَواہِب** اور **مَدارِجُ النُّبُوۃ** وغیرہ میں بالاتفاق فرمایا۔ جسے میں صرف **مَدارِجُ النُّبُوۃ** سے نقل کروں گا، شیخِ محقق رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی تعظیم واحترام در حقیقت آپ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا احترام اور ان کے ساتھ نیکی ہے۔ اُن کی اچھی تعریف اور رعایت کرنی چاہیے اور اُن کے لئے دعاوطلبِ مغفرت کرنی چاہئے، بالخصوص جس جس کی اللہ تعالٰی نے تعریف فرمائی ہے اور اس سے راضی ہوا۔ اِس اعزاز کی وجہ سے وہ اِس بات کے مستحق ہیں کہ اُن کی تعریف کی جائے۔ پس اگر یہ برا بھلا کہنے والا دلائلِ قطعیہ کا منکر ہے تو کافر، ورنہ بد عتی و فاسق ہے۔ اسی طرح اُن کے درمیان جو اختلافات یا جھگڑے یا واقعات ہوئے ہیں اُن پر خاموشی اختیار کرنا ضروری ہے اور اُن روایات و واقعات سے اِعراض کیا جائے جو مؤرخین، جاہل راویوں، گمراہ اور بے دینوں نے بیان کیے ہیں اور بد عتی لوگوں کے اُن عُیوب اور برائیوں سے جو انہوں نے خود ایجاد کرکے اِن کی طرف منسوب کردیئے کیونکہ وہ کذب بیانی اور اِفترا ہے۔ ان کے درمیان جو جنگیں اور مُشاجرات

منقول ہیں اُن کی بہتر توجیہ و تاویل کی جائے اور اُن میں سے کسی پر عیب یا برائی کا الزام نہ لگایا جائے بلکہ اُن کے فضائل، کمالات اور عمدہ صفات کا ذکر کیا جائے کیونکہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ اُن کی محبت یقینی ہے اور اِس کے علاوہ باقی معاملات ظنی ہیں اور ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ تَعَالٰی نے انہیں اپنے حبیب عَلَیْہِ السَّلَام کی محبت کے لئے منتخب کرلیا ہے۔ اہلِ سنّت و جماعت کا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں یہی عقیدہ ہے۔ اسی لئے عقائد میں تحریر ہے کہ **صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ہر کسی کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کیا جائے** اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فضائل میں جو آیات و احادیث عموماً یا خصوصاً وارد ہیں وہ اس سلسلہ میں کافی ہیں۔[1]

شانِ امیر معاویہ کے بارے میں غلط فہمیوں کا اِزالہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان مردود بعض لوگوں کو نبیٔ رحمت شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابی حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں طرح طرح کی بدگمانیاں اور وسوسے پیدا کرکے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اُن کو سمجھانے کی کوشش کا ثواب کمانے کی اچھی اچھی نیتوں سے چند سوال و جواب پیش کئے جاتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نہ صرف وسوسوں کی کاٹ ہوگی بلکہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

1 . . . فتاوی رضویہ، ۵/۵۸۲ ملخصاً

کی محبت میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گا۔

وسوسہ: ایک مرتبہ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **حضرت امیر معاویہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلایا اور وہ نہ آئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **حضرت امیر** معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لیے بد دعا فرمائی۔

جواب: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس وسوسے کو اپنے دل میں جگہ نہ دیجیے، ذرا سوچئے! کیا حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے کسی مخلص صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خلاف دعا کر سکتے ہیں؟ اور جو کاتبِ وحی بھی ہوں، جن کی بہن مؤمنین کی ماں ہوں، جن کا نام لے کر حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عذابِ نار سے محفوظ رہنے کی دعا فرمائی ہو۔ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ کی تو یہ شان ہے کہ آپ پتھر مارنے والوں کو بھی دعاؤں سے نوازتے تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابی کے خلاف دعا فرمائیں۔ اس وسوسے کا سبب درست واقعے سے لاعلمی ہے لہٰذا پہلے حدیث شریف ملاحظہ کیجئے: چنانچہ حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: جاؤ معاویہ کو بلا لاؤ، میں واپس آیا اور عرض کی: حضور! وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جاؤ اور معاویہ کو بُلا لاؤ۔ حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے واپس آکر عرض کی: حضور وہ کھانا کھا

رہے ہیں، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا پیٹ نہ بھرے۔“(1)

اس حدیث پاک کی شرح میں ایمان افروز اَقوال ملاحظہ کیجئے:

(۱) حضرت عبد اللہ بن جعفر بن فارس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت یونس بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس کا معنی اللہ عَزَّوَجَلَّ بہتر جانتا ہے: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں اُن کا پیٹ نہ بھرے تاکہ جو لوگ قیامت میں بھوکے ہوں گے حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار اُن میں نہ ہو کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”دنیا میں جو جس قدر سیر ہوگا بروزِ قیامت وہ اتنا ہی بھوکا ہوگا“۔(2)

(۲) حضرت امام اَبُوزَکَرِیَّا یَحْیٰی بن شَرَف نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ایک حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اہل عرب کی عادت ہے کہ وہ وصلِ کلام کے لئے بغیر نیت کے اس طرح کے جملے ادا کرتے ہیں جیسے ”تَرِبَتْ یَمِیْنُکَ“ ”عَقْرٰی حَلْقٰی“ ان سے دعا یا بددعا مقصود نہیں ہوتی۔ اور یہ ”لَا اَشْبَعَ اللہُ بَطْنَہُ“ بھی اسی قبیل سے ہے۔“(3)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث پاک کی شرح سے

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب من لعنہ النبی، ص ۱۴۰۳، حدیث: ۲۶۰۴

2 ... مسند الطیالسی، وما اسند عبد اللہ ابن عباس، ابو حمزۃ القصاب، ۴/۴۶۵، حدیث: ۲۸۶۹

3 ... شرح مسلم للنووی، کتاب البر والصلۃ، باب من لعنہ النبی الخ، جزء: ۱۶، ۸/۱۵۲ ملخصاً

معلوم ہوا کہ مذکورہ حدیث پاک میں ”لَا اَشْبَعَ اللہُ بَطْنَہٗ“ کے الفاظ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حق میں دعاءِ ضرر (نقصان) نہیں بلکہ دعاءِ رحمت ہیں۔ نیز دیر تک کھانا کھانا شرعاً جرم ہے نہ قانوناً، پھر حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے یہ بھی نہ کہا کہ آپ کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلا رہے ہیں، جب حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تک یہ بات ہی نہ پہنچی تو اس میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کیا خطا! اب ایسی صورتِ حال میں جب کہ سامنے والا بے قصور ہو اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بد دعا دے دیں یہ ناممکن ہے۔

وسوسہ: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ باغی ہیں کیوں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جنگ کرکے بغاوت کی۔

جواب: کسی صحابی کو باغی کہنا یا اس قسم کا کوئی عقیدۂ فاسدہ رکھنا بہت بڑی گمراہی اور جراَت کی بات ہے۔ علماءِ کرام نے اس قسم کا عقیدہ رکھنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ بعض کُتب میں جو ان کے لئے بَغاوت کا لفظ استعمال ہوا تو وہ لغوی اعتبار سے ہے نہ کہ اصطلاحی! اور لغوی معنی میں بغاوت کا لفظ گناہ وعصیان کو لازم نہیں جیسا کہ صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

گروہِ امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر حسبِ اصطلاحِ شرع اِطلاق فِئَہ بَاغِیَہ (باغی گروہ) آیا

ہے، مگر اب کہ باغی بمعنی مُفسِد(فساد کرنے والا) ومُعانِد و سرکش(دشمن،نافرمان)ہو گیا اور دُشنام(گالی) سمجھا جاتا ہے، اب کسی صحابی پر اس کا اِطلاق(یعنی انہیں باغی کہنا)جائز نہیں۔[1] اسی طرح تاجُ الْفُحُول حضرت شاہ عبد القادر بدایونی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تعظیم و تکریم شرف صحابیت کی وجہ سے ضروری ولازمی ہے **اس لیے شرعاً وہ بغاوت وخطا جو عمداً(جان بوجھ کر)واقع نہ ہوئی ہو فِسق وعِصیان(گناہ) کو مُستَلزم(لازم) نہیں**، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ گرامی رُفِعَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاءُ وَالنِّسْیَانُ (میری امت سے خطاء و نسیان کو اٹھالیا گیا ہے) اس پر شاہد(گواہ) ہے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خطائیں معاف ہیں، کیونکہ یہ حضرات نہ تو معصوم ہیں اور نہ ہی معذور بلکہ عِنْدَاللہ ماجور (ثواب دیئے گئے)ہیں،اس خطا کی وجہ سے ان کی شان میں بے ادبی کرنااوران کی تعظیم و تکریم سے رُکنا اہلسنّت سے خارج ہونا ہے اور مذہب اہلسنّت میں یہ ہے کہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَیْنَا(ہمارے بھائیوں نے ہم پر بَغاوت کی) اس سے زیادہ طَعْنِ جنابِ مرتضوی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر طَعْن (لعنت و ملامت کرنا) ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بہار شریعت،۱/۲۶۰

2 ... دفاعِ سیدنا امیر معاویہ،ص۲۸بتصرف

وسوسہ: یہ بات تو سمجھ آگئی کہ حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو باغی کہنا جائز نہیں لیکن حضرت سیِّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مابین ہونے والی جنگ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟

جواب: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مابین جو جنگیں ہوئیں ان پر گفتگو کرنے کے بجائے خاموش رہنے ہی میں عافیت ہے کہ اگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں بد گمانی پیدا ہوئی تو اس کا بھی حساب لیا جائے گا نیز حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جو جنگیں لڑیں وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قصاص کی طلب کے لئے تھی نہ کہ حصولِ خلافت کے لئے اور نہ ہی حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے آپ کو حضرت سیِّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بہتر سمجھتے تھے جیسا کہ تاجُ الفُحُول حضرت سیِّدنا عبد القادر بدایونی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس بات کا اعتقاد رکھنا بھی واجب ہے کہ وہ عِنْدَ اللہ ماجور ہیں (یعنی انہیں بارگاہِ الٰہی سے اجر دیا جائے گا) اور بہ اتفاق اہلِ سنّت تمام صحابہ عادل و مُنصِف (انصاف کرنے والے) ہیں جو ان فتنوں میں شریک ہوئے یا کنارہ کش رہے اور ان کے تمام جھگڑوں کو اِجتہاد پر محمول کیا جائے ورنہ ان کے بارے میں بُرے گمان کا حساب لیا جائے گا، اس لیے کہ ان امور کا منشا (مقصد) ان حضرات پر

عیب جوئی کرنا ہے اور یہ بات بھی ہے کہ ہر مجتہد مُصِیب (درست فیصلہ کرنے والا) دو اجر پائے گا اور مُخْطی (خطا کرنے والا) معذور و ماجور (ثواب یافتہ) ہو گا۔

اگر کوئی ایسی چیز ہمارے علم میں آئے جس سے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عدالت (عادل ہونے) پر عیب لگ رہا ہو تو ہمیں چاہیے کہ ہم ان کی صحبتِ رسول کو یاد کریں اور بعض سیرت نگاروں نے جو لکھا ہے وہ قابل التفات نہیں ہے، اس لیے کہ وہ روایات صحیح نہیں ہیں اور اگر صحیح بھی ہوں تو ان کی معقول تاویل بھی ہو سکتی ہے۔ یہ مقام غور ہے کہ یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے دین کے حاملین (یعنی رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دین لے کر ہم تک پہنچانے والوں) پر طعن کریں، ہمیں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جو کچھ بھی ملا ان کے واسطے اور ذریعے سے ملا تو جس نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر طَعن و تَشْنِیع (لعنت اور بری بات) کی گویا کہ اس نے خود اپنے دین پر طعن و تشنیع کی، صرف حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں نہیں بلکہ تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں زبانِ طَعن و تَشْنِیع دراز نہ کی جائے۔ حضرت علامہ کمال ابن ابی شریف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مابین اختلاف کا مقصد حکومت و امارت کا اِستحقاق (مستحق ہونا) نہیں تھا، بلکہ اختلافِ مُنازَعَت (جھگڑے) کا سبب قتلِ عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قصاص تھا۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قصاص میں تاخیر کو زیادہ مناسب سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا جلدی کرنے سے حکومت میں اِنتشار و اضطراب پڑے گا اور حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قصاص میں تعجیل (جلدی) زیادہ مناسب سمجھتے تھے، دونوں مجتہد عِنْدَ اللہ ماجور و مُثاب (ثواب دیئے گئے) ہیں، ان دونوں بزرگوں کا منشائے اختلاف یہی تھا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ تحریر سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے تنازعات (جھگڑوں) میں خاموشی بہتر ہے اور سب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مَغْفُور و ماجُور (معاف کیے گئے اور ثواب دیئے گئے) ہیں اور ان تنازعات کی وجہ سے ان کے فضائل اور مراتب میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں ہمارا اعتقاد بالکل صاف شفاف اور ہر قسم کی بد گمانی سے پاک ہونا چاہیئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے باب میں یاد رکھنا چاہیے کہ وہ حضرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم انبیاء نہ تھے، فرشتے نہ تھے کہ معصوم ہوں، ان میں سے بعض حضرات سے لغزشیں صادر ہوئیں مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ رسول کے احکام کے خلاف ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سورۂ حدید میں صحابۂ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو قسمیں

---

(1) ... دفاعِ سیدنا امیر معاویہ، ص۳۱ بتصرف

فرمائیں: (1) مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ

(2) الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ[1]

یعنی ایک وہ کہ قبلِ فتحِ مکہ مشرف بایمان ہوئے راہِ خدا میں مال خرچ کیا اور جہاد کیا جب کہ ان کی تعداد بھی بہت قلیل تھی اور وہ ہر طرح ضعیف و درماندہ بھی تھے، انہوں نے اپنے اوپر جیسے جیسے شدید مجاہدے گوارا کر کے اور اپنی جانوں کو خطروں میں ڈال ڈال کر، بے دریغ اپنا سرمایہ اسلام کی خدمت کی نذر کر دیا۔ یہ حضرات مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین ہیں، ان کے مراتب کا کیا پوچھنا۔

دوسرے وہ کہ بعدِ فتحِ مکہ ایمان لائے، راہِ مولا میں خرچ کیا اور جہاد میں حصہ لیا۔ ان اہلِ ایمان نے اس اخلاص کا ثبوت جہاد مالی و قتالی سے دیا، جب اسلامی سلطنت کی جڑ مضبوط ہو چکی تھی اور مسلمان کثرتِ تعداد اور جاہ و مال ہر لحاظ سے بڑھ چکے تھے، اجر اُن کا بھی عظیم ہے لیکن ظاہر ہے کہ ان سابقون اوّلون والوں کے درجہ کا نہیں۔ اسی لیے قرآنِ عظیم نے ان پہلوں کو ان پچھلوں پر تفضیل (فضیلت) دی۔

اور پھر فرمایا: **وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ**[2] ان سب سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا کہ اپنے اپنے مرتبے کے لحاظ سے اجر ملے گا سب ہی کو، محروم کوئی نہ رہے گا اور جن سے بھلائی کا وعدہ کیا ان کے حق میں فرماتا ہے: ”اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا

1 . . . پ ٢٧، الحدید: ١٠

2 . . . پ ٢٧، الحدید: ١٠

مُبْعَدُوْنَ"(1) وہ جہنم سے دُور رکھے گئے ہیں۔ "لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا" وہ جہنم کی بھنک تک نہ سُنیں گے۔ " وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ "(2) وہ ہمیشہ اپنی من مانتی جی بھاتی مرادوں میں رہیں گے۔ "لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ" قیامت کی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی۔ "تَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ" فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔ "هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ "(3) یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر صحابی کی یہ شان **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بتاتا ہے تو جو کسی صحابی پر طعن کرے **اللہ** واحد قہار کو جھٹلاتا ہے۔اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر حکایات کاذِبہ (جھوٹی حکایات) ہیں ارشادِ الٰہی کے مُقابل پیش کرنا اہلِ اسلام کا کام نہیں۔رب عَزَّوَجَلَّ نے اسی آیت سورۂ حدید میں اس کا منہ بھی بند کر دیا کہ دونوں فریق صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بھلائی کا وعدہ کرکے ساتھ ہی ارشاد فرمادیا۔" وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ "(4) اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو خُوب خبر ہے جو تم کرو گے۔

بایں ہمہ (اس کے باوجود) اس نے تمہارے اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ وہ تم

---

1 ...پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۱

2 ...پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۲

3 ...پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۳

4 ...پ۲۷، الحدید: ۱۰

سب سے جنت، بے عذاب و کرامات و ثواب بے حساب کا وعدہ فرما چکا ہے۔ تو اب دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے، کیا طعن کرنے والا، اللہ تعالٰی سے جُدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے، اس کے بعد جو کوئی کچھ بکے وہ اپنا سر کھائے اور خود جہنم میں جائے۔ (1)

وسوسہ: ایک روایت میں یہاں تک موجود ہے کہ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حکم دیا کہ وہ مَعَاذَ اللہ حضرت سیّدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو گالیاں دیں؟

جواب: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بے پناہ محبت فرماتے اسی لئے بارہا آپ نے اپنے دربار میں حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل سننے کی فرمائش کی بعض اوقات یہ فضائل خود بھی سنتے اور لوگوں کو بھی سنواتے تاکہ لوگوں کے دلوں میں حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی محبت میں مزید اضافہ ہو چنانچہ

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ابو تُراب (حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو برا بھلا کہنے سے تمہیں کس بات نے روک رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی: وہ تین باتیں جو نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

1 ... فتاوی رضویہ، ٢٩ / ٣٦١ ملخصاً

کے بارے میں ارشاد فرمائی تھیں جب تک مجھے وہ یاد ہیں میں ہر گز انہیں برا نہیں کہوں گا کیونکہ ان میں سے ہر ایک مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے (۱) ایک غزوہ میں نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنا نائب بنا کر پیچھے روک دیا (جنگ میں شریک نہ کیا) تو حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جارہے ہیں؟ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جو مقام حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے تھا تمہارا میرے نزدیک بھی وہی مقام ہو؟ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ (۲) اور میں نے غزوۂ خیبر کے دن نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول بھی اسے محبوب رکھتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرا انتظار طویل ہو گیا تو نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: علی کو میرے پاس بلاؤ، ان کو بلایا گیا حالانکہ ان کی آنکھ میں تکلیف تھی۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی آنکھ میں لُعابِ دہن ڈالا اور جھنڈا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عنایت فرمایا پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔ (۳) جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ[1] تو

---

1 . . . پ۳، اٰلِ عمرٰن: ۶۱

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدنا علی، فاطمہ حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے اہل ہیں۔ (1)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو گالی دینے کا حکم نہ دیا بلکہ وجہ پوچھی کہ تم علی المرتضٰی کی کوئی غلطی یا خطا کیوں نہیں بیان کرتے؟ اور منشا یہ تھا کہ حضرت سعد (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے فضائل بیان کریں اور حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو برا کہنے والے لوگ سنیں اور آئندہ اس سے باز رہیں اسی لئے حضرت سعد (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے جب حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل بیان کئے تو آپ خاموش رہے۔ اگر برا کہلوانا مقصود ہوتا تو کچھ عیوب سچے جھوٹے بنا کر آپ ہی بیان کر دیتے مگر آپ نے ایسا نہ کیا۔ (2)

مذکورہ وضاحت سے معلوم ہوا کہ حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دل میں حضرت سیِّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خلاف کوئی بغض و کینہ نہ تھا اور نہ آپ حضرت سیِّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل سننا پسند نہ فرماتے۔(3) تو

---

1 . . . ترمذی کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۴۰۷، حدیث: ۳۷۴۵

2 . . . امیر معاویہ، ص۸۲ بتصرف

3 . . . سیِّدنا امیر معاویہ امیر المومنین حضرت سیِّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کیسی محبت فرماتے اور آپ کے فضائل سن کر انعام سے بھی نوازتے تھے تفصیل کے لیے صفحہ 72 تا 85 ملاحظہ فرمائیے۔

جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپس میں ایک دوسرے کے خلاف کوئی بدگمانی نہیں کرتے تھے تو ہماری کیا مجال کہ ہم کسی صحابی کے بارے میں بدگمانی کریں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام گمراہیوں اور شیطانی وسوسوں اور گمراہوں سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وسوسہ: حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے یزید کو جانشین مقرر فرمایا اور اپنے بیٹے کو خلیفہ مقرر کرنا درست نہیں۔

جواب: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس طرح کے اعتراض اور شیطانی وسوسے مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ کمزور ہیں کیونکہ پہلے خلیفہ کا دوسرے کو اپنی زندگی میں خلیفہ کرنا درست ہے چنانچہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس وسوسے کی کاٹ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: خلافت کی سپردگی کے چند طریقے ہیں: (۱) رائے عامہ سے خلیفہ بننا جیسے ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خلافت (۲) پہلے خلیفہ کے انتخاب سے خلافت جیسے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خلافت (۳) خاص اہلِ حل و عقد کے انتخاب سے خلافت جیسے حضرت عثمان و علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خلافت۔ اگر مذکورہ اعتراض کی وجہ سے (حضرت) امیر معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) قصوروار ہیں تو یہی اعتراض حضرت ابو بکر صدیق (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) پر بھی آئے گا۔

اپنے بیٹے کو اپنا جانشین کرنا کسی آیت یا حدیث کی رو سے ممنوع نہیں اگر ممنوع ہے تو وہ آیت یا حدیث پیش کرو۔ آج عام طور پر صوفیاء مشائخ سلاطین اپنی اولاد کو گدی نشین اپنا جانشین بناتے ہیں کیا ان مشائخ صوفیاءِ کرام کو فاسق کہو گے ؟ غرض کہ اپنی اولاد کو اپنا جانشین کرنا کسی آیت و حدیث کی رو سے جرم نہیں۔ اس سے پہلے امامِ حسن (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) حضرت علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے خلیفہ بن چکے تھے، بیٹے کا خلیفہ بنا حضرت حسن (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے شروع ہوا۔

حضرت موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے دعا کی کہ مولیٰ میرے بھائی ہارون (عَلَیْہِ السَّلَام) کو میرا وزیر بنا دے وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾ وَاَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ترجمۂ کنزالایمان: اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے، وہ کون میرا بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر اور اسے میرے کام میں شریک کر۔[1] آپ کی یہ دعا قبول فرمالی گئی رب نے آپ پر ناراضی نہ فرمائی کہ تم اپنوں کے لئے کوشش کیوں کرتے ہو۔ حضرت سیّدنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے ربُّ العالمین سے فرزند مانگا اور دعا کی کہ وہ میرا بیٹا میرا جانشین ہو یہ دعا قبول ہوئی رب فرماتا ہے: فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ﴿۵﴾ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ترجمۂ کنزالایمان: ”تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھالے، وہ میرا جانشین ہو اور اولادِ یعقوب کا وارث ہو۔“[2]

---

1 ۔۔۔ پ۱۶، طٰہٰ: ۲۹ تا ۳۲

2 ۔۔۔ پ۱۶، مریم: ۵ تا ۶

غرض کہ اپنے فرزند اپنے بھائی اپنے اہلِ قرابت کو اپنا نائب کرنا نہ حرام ہے نہ مکروہ بلکہ اس کی کوشش کرنا اس کی دعا کرنا انبیاء سے ثابت ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وسوسہ: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یزید کے فسق و فجور کے باوجود خلیفہ نامزد کر دیا۔

جواب: حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ امیر معاویہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی حیات میں یزید فاسق و فاجر تھا اور امیر معاویہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے اس کو فاسق و فاجر جانتے ہوئے اپنا جانشین کیا یزید کا فسق و فُجور امیر معاویہ کے بعد ظاہر ہوا آئندہ کا فسق فی الحال فاسق نہ بنائے گا۔ رب تعالیٰ نے شیطان کو اس کے کفر ظاہر ہونے کے بعد جنّت اور جماعتِ ملائکہ سے نکالا اس سے پہلے اسے ہر جگہ رہنے کی اجازت دی گئی اس کی عظمت و حرمت فرمائی گئی جب شیطان کا کفر و عناد ظاہر ہونے سے پہلے کافر قرار نہ دیا گیا تو یزید فِسق و فجور سے پہلے کیسے فاسق و فاجر کے زُمرے میں آسکتا ہے؟ اور امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کیسے موردِ الزام بن سکتے ہیں اور اگر کوئی ایسی روایت مل جائے جس سے معلوم ہو کہ امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یزید کے فِسق و فُجور سے خبر دار ہوتے ہوئے اسے اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تو وہ روایت جھوٹی ہے۔ مزید

---

1 . . . امیر معاویہ، ص۷۶ ملخصاً

فرماتے ہیں: جو روایت امیر معاویہ یا کسی صحابی کا فسق ثابت کرے وہ مردود ہے کیونکہ قرآن کے خلاف ہے تمام صحابہ بحکمِ قرآنی متقی ہیں۔[1]

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یزید کے فسق و فجور اور بری عادتوں کا علم نہیں تھا نیز یزید کا فسق و فجور اس کے خلیفہ بننے کے بعد مشہور ہوا اس بات کی مزید وضاحت کے لئے مزید دلائل ملاحظہ کیجئے چنانچہ

جب حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یزید کی بیعت کے بارے میں زیاد کی رائے معلوم کی تو زیاد نے اپنے ہمراز عبید بن کعب سے یزید کے بارے میں مشورہ کیا جس پر اس نے زیاد سے کہا: ”یزید کے کرتوت سے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آگاہ کردو۔“ لیکن بعد میں یہ طے ہوا کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یزید کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے بجائے براہِ راست یزید کو سمجھایا جائے۔[2] اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یزید کی بری عادات کا بالکل علم نہیں تھا اور نہ ہی کسی میں اتنی جرأت تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس بارے میں معلومات فراہم کرتا، یہی وجہ ہے کہ اس فیصلے کے بعد آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یوں عرض گزار ہوئے: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے یزید کو لائق سمجھ کر یہ عہدہ سپرد کیا ہے لہٰذا تو

1 . . . امیر معاویہ، ص۷۷ ملخصاً

2 . . . تاریخ ابن عساکر، عبید بن کعب، ۲۱۲/۳۸

میری امید کو پورا فرما اور اس کی مدد فرما۔"[1] یہ بھی ذہن نشین رہے کہ اس منصب کے حصول سے قبل یزید کا فسق و فجور مشہور نہ تھا اسی لیے حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسے جلیل القدر صحابی نے فرمایا: اگر یزید اچھا ثابت ہوا تو ہم رضامند رہیں گے اور اگر مصیبت بنا تو صبر کریں گے۔[2] اسی لیے حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یزید کو بوقت وفات یہ وصیت فرمائی: اے یزید! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر، میں نے تجھے منصب خلافت سونپ دیا ہے اگر یہ فیصلہ بہتر ہوا ہے تو میری خوش بختی اور سعادت مندی ہے اور اگر یہ درست اقدام نہ ہوا تو اس منصب کے سبب تیری بد بختی ہو گی، تو لوگوں کے ساتھ نرمی و محبت سے پیش آنا، اگر تجھے ایسی بات پہنچے جو تیرے لئے تکلیف دہ اور بے عزتی کا سبب ہو اس سے درگزر کرنا۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ دلائل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ یزید کی خلافت کی وجہ سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر کوئی اعتراض نہیں بن سکتا اور ہر عقل مند یہ بات بخوبی سمجھتا ہے کہ اگر والد نیک ہو اور اولاد بد کردار، تو اُس اولاد کی وجہ سے والد کو بُرا نہیں کہا جاتا۔ اس قسم کے شیطانی وَسْوَسوں کو اپنے دل و دماغ میں مت آنے دیجئے اور ہر لمحہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عقیدت و محبت

---

1 . . . تاریخ الخلفاء، یزید بن معاویۃ، ص ۱۶۴

2 . . . تاریخ الخلفاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ص ۱۵۷

3 . . . البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین، ترجمۃ یزید بن معاویۃ، ۵/ ۶۴۲ ملخصاً

کے جذبے سے سرشار رہتے ہوئے ان نُفُوسِ قدسیہ کے دامنِ کرم سے وابستہ رہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے ان پیارے اور مُقرّب بندوں کی محبت کے صدقے ہمیں دونوں جہاں کی بھلائیاں اور سعادتیں عطا فرمائے گا۔ورنہ دونوں جہاں کی ناکامی اور خسران مقدر ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام عقائدِ باطلہ اور شیطانی وَسَاوِس سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینۃ الاولیاء ملتان شریف سے شائع ہونے والے ایک ماہنامے میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق چند نازیبا باتیں شائع ہوئیں۔یہ مضمون جب حضرت مولانا الحاج ابو داوٗد محمد صادق (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے پڑھا تو رسالہ لے کر حضرت محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مضمون دیکھا تو کبیدہ خاطر ہوئے اور حضرت مفتی ابو سعید محمد امین نقشبندی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور حضرت مفتی ابو داوٗد محمد صادق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حکم دیا کہ اس کے متعلق کچھ لکھیں، نیز کافی ساری کتابوں کے نام لئے اور فرمایا: میرے کتب خانہ سے فلاں فلاں کتاب نکال کر تپائی پر رکھ جاؤ۔ کتابیں پیش کر دی گئیں۔ صبح جب یہ دونوں حضرات حاضر ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میری کتابوں پر نشان لگے ہوئے ہیں ان حوالہ جات کو اکٹھا کرو۔ حضرت مفتی محمد امین نقشبندی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں: ہم نے جب کتابیں دیکھیں تو جگہ جگہ بے شمار نشان لگے ہوئے تھے، ہم نے عرض کی: حضور! یہ نشان کب لگائے؟ فرمایا: یہ میں نے آج رات مطالعہ کر کے لگائے ہیں۔یہ سن کر ہم حیرت میں کھو گئے کہ ایک رات میں اتنا مطالعہ اور پھر کتبِ حدیث کا مطالعہ بھی ساتھ کیا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مضمون لکھوانا شروع کیا تو دس مقالے مرتب ہوئے۔ ان میں سے پہلی قسط صاحبِ مضمون کو بھیجی کہ یا تو اس کا جواب دو یا پھر توبہ کرو۔ وہ مضمون جب معترض نے پڑھا تو اگلے ہی شمارہ میں توبہ نامہ لکھ کر شائع کر دیا۔ (حیات محدثِ اعظم، ص۱۳۶)

دسواں باب

سیدنا امیر معاویہ کی مرویات

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر اپنے ظاہر و باطن کو علم و حکمت کے نور سے خوب آراستہ کیا اور احادیثِ کریمہ کا انمول ذخیرہ اپنے حافظے میں محفوظ کیا۔ حضرت امام ابو زکریا یحیی بن شرف نووی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے 163 احادیث روایت کی ہیں۔[1] بعض کُتُبِ احادیث میں آپ سے مروی احادیث کی تعداد مختلف ہے مثلاً حضرت سیّدنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 8، حضرت سیّدنا امام مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 9، حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 110، حضرت سیّدنا بقی بن مخلد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی مُسْنَد میں 163، جامِعُ الْمَسَانِید وَالسُّنَن میں 194 اور حضرت سیّدنا امام طبرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے معجم کبیر میں 16 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور 100 سے زائد تابعینِ عظام کی تقریباً 240 احادیث ذکر فرمائیں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرنے والوں میں صحابۂ کرام اور تابعین عظام دونوں طبقات شامل ہیں۔ آپ سے روایت کرنے والے چند صحابۂ کرام و تابعین عظام کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱) حضرت سیّدنا عبد اللہ ابن عباس

---

1 . . . تہذیب الاسماء واللغات، معاویۃ بن ابی سفیان، ۲/۴۰۶، تاریخ الخلفاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ص ۱۵۵

(۲) حضرت سیّدنا ابو درداء (۳) حضرت سیّدنا جَریر بن عبد اللہ (۴) حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر (۵) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص (۶) حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر (۷) حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری (۸) حضرت سیّدنا سائب بن یزید (۹) حضرت سیّدنا ابو امامہ بن سَہل (۱۰) حضرت سیّدنا وائل بن حجر (۱۱) حضرت سیّدنا معاویہ بن خَدیج رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

طبقہ تابعین

(۱) حضرت سیّدنا سعید بن مُسَیَّب (۲) حضرت سیّدنا حمید بن عبد الرحمٰن[1] (۳) حضرت سیّدنا عروہ بن زبیر (۴) حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ (۵) حضرت سیّدنا عباد بن عبداللہ بن زبیر (۶) حضرت سیّدنا محمد بن سیرین (۷) حضرت سیّدنا عطا بن ابورباح (۸) حضرت سیّدنا مکحول (۹) حضرت سیّدنا مجاہد (۱۰) حضرت سیّدنا سالم بن عبداللہ (۱۱) حضرت سیّدنا ہمام بن منبہ[2] رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیّدنا امیرِ معاویہ سے مروی احادیثِ مبارکہ

”فیضانِ امیرِ معاویہ“ کے ۱۵ حروف کی نسبت سے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ۱۵ اَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجیے:

1 . . . تہذیب الاسماء واللغات، معاویۃ بن ابی سفیان، ۲/ ۴۰۶

2 . . . معجم کبیر، ما اسند معاویۃ، ۱۹/ ۳۰۸تا۳۹۳

یومِ عاشورا کا روزہ

حضرت سیِّدُنا حُمید بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جس سال حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حج کیا اسی سال مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو یومِ عاشورہ میں خطبہ کے دوران فرمایا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے عُلَما کہاں ہیں؟ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس دن کے متعلق فرماتے سنا ہے: ”یہ عاشورہ کا دن ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا، میں روزے سے ہوں تم میں سے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔“(1)

اونچی گردنوں والے

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن مؤذن اونچی گردنوں والے ہوں گے۔(2)

یہ تو کسی کو ذبح کرنا ہے!

حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 . . . بخاری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء، ۱/۶۵۶، حدیث: ۲۰۰۳، مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، ص ۵۷۱، حدیث: ۱۲۶

2 . . . مسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل الاذان وھرب الشیطان۔۔۔الخ، ص ۲۰۴، حدیث: ۱۴

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے، بے شک یہ مالِ دنیا شیریں اور سرسبز ہے، تو جو اسے جائز طریقے سے حاصل کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اس مال میں برکت عطا فرمائے گا اور تَمَادُح (کسی کے سامنے اس کی تعریف کرنے) سے بچو کہ یہ تو ذبح کرنا ہے۔[1]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں حضرت علامہ عبدُ الرَّءُوف مَناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَدْح کرنے والے اور مَمْدوح (جس کی مدح کی جائے) کے دین کے معاملے میں سخت آزمائش ہے۔ اس مَدْح کو ذبح سے تعبیر کیا گیا کیونکہ یہ مدح دل کو مردہ کر دیتی ہے اور وہ شخص جس کی مدح کی جائے دین سے دور ہو جاتا ہے۔ نیز اس مدح میں ممدوح کے لئے سخت آزمائش ہے کیونکہ یہ مدح اسے اس کے احوال سے لاپرواہ کر کے عُجب اور تکبر میں مبتلا کر دے گی اور یہ مَمدوح خود کو اس تعریف کا اہل سمجھنے لگے گا، خصوصاً جب یہ ممدوح دنیادار اور نفس کا پیروکار شخص ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ ”مَدْح ذبح کرنے والے اعمال سے ہے“ کیونکہ جس کو ذبح کیا جاتا ہے اس کے عمل میں سستی واقع ہو جاتی ہے اور مدح بھی سستی کو لازم کر دیتی ہے یا مدح عُجب پسندی و تکبر پیدا کر دیتی ہے اور یہ ذبح جیسا ہی خطرناک عمل ہے اسی لئے مدح کو ذبح سے تشبیہ دی گئی۔ حضرت سیِّدنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے اگر وہ ایسا شخص ہے جو

---

1 ... مسند احمد، حدیث معاویۃ بن ابی سفیان، ۶/ ۱۵، حدیث: ۱۶۸۳۷

اپنا شکر ادا کرنا اور اپنی تعریف سننے کو پسند کرتا ہے تو تم اس کی تعریف نہ کرو کیونکہ کہ اس کے حق کا تقاضہ یہ ہے کہ تم اسے مقامِ ظلم پر نہ پہنچاؤ اور اگر وہ (ممدوح) ایسا نہیں ہے تو تم اس کا شکریہ ضرور ادا کرو تاکہ اُمورِ خیر میں اس کی رغبت زیادہ ہو اور جو تعریفی کلمات حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کے بارے میں فرمائے وہ مُستَثنِیات میں سے ہیں جیسا کہ حضور کا فرمان عبد اللہ کیسا پیارا بندہ ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سچ کو لازم کر لو اور جھوٹ سے بچو

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سچ کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ سچ نیکی کے کاموں کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور یہ دونوں یعنی سچائی اور سچ بولنے والا جنت میں رہیں گے۔ جھوٹ سے بچو کیونکہ یہ برائی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور یہ دونوں یعنی جھوٹ اور جھوٹ بولنے والا جہنم میں جائیں گے۔[2]

ذکر اللہ کے اجتماع کی فضیلت

حضرت سیّدنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسجد میں ایک حلقہ پر گزرے تو پوچھا: تمہیں یہاں کس چیز

1 . . . فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۳/۱۶۷، تحت الحدیث: ۲۹۲۰ ملخصاً

2 . . . معجم کبیر، من اسند معاویۃ، ۱۹/۳۸۱، حدیث: ۸۹۴

نے بٹھایا ہے وہ بولے ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ فرمایا: کیا خدا کی قسم! تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے؟ بولے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہمیں اس کے سوا کسی اور چیز نے نہیں بٹھایا۔ فرمایا: میں نے تم پر بدگمانی کی وجہ سے قسم نہیں لی۔ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث کو سب سے کم روایت کرنے والا ہوں، ایسا کوئی نہیں جسے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مجھ جیسا قرب ہو۔ ایک بار رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کے ایک حلقہ پر تشریف لائے تو پوچھا: تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا؟ وہ بولے: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اس کا شکر کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی ہم پر بڑا احسان کیا۔ فرمایا: کیا خدا کی قسم! تمہیں صرف اس چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم کو اس کے سوا کسی اور چیز نے نہیں بٹھایا۔ فرمایا: میں نے تم پر بدگمانی کی وجہ سے قسم نہیں لی، لیکن میرے پاس جبریل آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر فرشتوں کے سامنے فخر کر رہا ہے۔[1]

حَکِیْمُ الْاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان **فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ** اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہدایت ایمان ہے اور سب سے بڑا احسان حضور سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامن پاک ہاتھ آجانا ہے، خود فرماتا ہے: ”بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ“ (ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا

---

1 . . . مسلم، کتاب الذکر والدعاء۔۔۔ الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن۔۔۔ الخ، ص ۱۴۴۸، حدیث: ۴۰

ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی) [1] اور فرماتا ہے:"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا"(ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا) [2] ایمان اور حضور انور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے سواء کسی اور نعمت پر رب تعالیٰ نے لفظ مَنَّ ارشاد نہیں فرمایا۔ شعر

رب اعلیٰ کی نعمت پر اعلیٰ درود   حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام اور حضورِ انور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے شکریہ کے لیے مجلسیں کرنا حلقے بنا کر بیٹھنا سنّتِ صحابہ ہے یہ حدیث مجلسِ میلاد شریف کی اصل ہے۔ مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں:(فرشتوں پریوں فخر فرماتا ہے کہ)فرشتوں سے فرما رہا ہے میرے ان بندوں کو دیکھو کہ نفس و شیطان کے تَسَلُّط میں ہیں، دنیاوی رکاوٹیں موجود ہیں، شہوت و غضب رکھتے ہیں اتنی رکاوٹیں ہوتے ہوئے سب پر لات مار کر میرا ذکر کر رہے ہیں یقیناً تمہارے ذکر سے میرا یہ ذکر افضل ہے، چونکہ فرشتوں ہی نے انسان کی شکایت کی تھی کہ وہ خون ریز و فسادی (یعنی خون بہانے اور فساد پھیلانے والا)ہو گا اس لیے انہیں کو یہ سنایا جارہا ہے کہ دیکھو اگر انسان میں فسادی ہیں تو ایسے نمازی و غازی بھی ہیں جو نفس و شیطان و طغیان

---

1 . . . پ۲۶، الحجرات:۱۷

2 . . . پ۴، ال عمرٰن:۱۶۴

کفار سب سے ہی جہاد کرتے رہتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پوشیدہ عیب ڈھونڈنے کا نقصان

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ تم جب لوگوں کے خفیہ عیوب کے پیچھے پڑو گے تو انہیں بگاڑ دو گے۔[2]

مُفَسِّرِ شہیر حَکِیْمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ اس فرمانِ عالی میں خطاب خصوصی طور پر جناب معاویہ سے ہے کیونکہ آئندہ یہ سلطان بننے والے تھے تو اس غیوب داں محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے ہی ان کو طریقۂ سلطنت کی تعلیم فرمادی کہ تم بادشاہ بن کر لوگوں کے خفیہ عیوب نہ ڈھونڈھا کرنا، درگزر اور حتی الامکان عفو وکرم سے کام لینا اور ہوسکتا ہے کہ روئے سخن سب سے ہو کہ باپ اپنی جوان اولاد کو، خاوند اپنی بیوی کو، آقا اپنے ماتحتوں کو ہمیشہ شک کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ بدگمانیوں نے گھر بلکہ بستیاں بلکہ ملک اجاڑ ڈالے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ" (ترجمۂ کنزالایمان: بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے)[3] اور فرماتا ہے: "وَلَا تَجَسَّسُوْا" (ترجمۂ کنزالایمان: اور

---

1 . . . مراۃ المناجیح، ۳/ ۳۲۰

2 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الامارۃ والقضاء، الفصل الثانی، ۲/ ۱۰، حدیث: ۳۷۰۹

3 . . . پ ۲۶، الحجرات: ۱۲

عیب نہ ڈھونڈھو)[1] ہم اپنے عیب ڈھونڈیں اور لوگوں کی خوبیاں تلاش کریں۔ خیال رہے کہ یہاں بلا وجہ کی بدگمانیوں سے ممانعت ہے ورنہ مشکوک اور بدمعاش لوگوں کی نگرانی کرنا سلطان کے لیے ضروری ہے، جاسوسی کا محکمہ ملک رانی کے لیے لازم ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز میں بھول جائیں تو۔۔۔

حضرت سیِّدنا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نماز کی امامت فرمائی۔ نماز میں ایک مقام پر جہاں بیٹھنا تھا آپ کھڑے ہو گئے، لوگوں نے سبحان اللہ کہا لیکن آپ کھڑے رہے۔ نماز کے اختتام پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دو سجدے کئے نماز مکمل کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنی نماز میں کچھ بھول جائے تو وہ (ایک سلام کے بعد) ان سجدوں کی طرح دو سجدے کر لے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ روایت میں حضرت سیِّدنا امیر معاویہ

---

1 ... پ۲۶، الحجرات: ۱۲

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۶۴

3 ... نسائی، کتاب السھو، باب ما یفعل من نسی شیئا من صلاتہ، ص ۲۱۵، حدیث: ۱۲۵۷

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نماز کے اختتام پر دو اضافی سجدے کئے ان دو اضافی سجدوں کو سجدۂ سہو کہا جاتا ہے۔ یہاں یہ مسئلہ ذہن نشین فرمالیجئے کہ جب نماز میں بھولے سے کوئی واجب ترک ہو جائے یا فرض و واجب میں تاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو کیا جاتا ہے۔ نماز کے فرائض اور واجبات، سجدۂ سہو کب واجب ہو تا ہے اور اس کا کیا طریقۂ کار ہے اس بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ” نماز کے احکام “ اور ” بہارِ شریعت حصہ سوم “ کا مطالعہ کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز کے کثیر مسائل سیکھنے کا موقع ملے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرائض و سُنَن کے درمیان وقفہ کرنا چاہیے

حضرت سیّدنا سائب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ مقصورے میں جمعہ پڑھا، جب امام نے سلام پھیرا تو میں اسی جگہ کھڑا ہو گیا۔ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر چلے گئے (مجھے اپنے گھر بُلا کر فرمایا) یہ کام آئندہ نہ کرنا جب تم جمعہ پڑھو تو اسے اور نماز سے نہ ملاؤ یہاں تک کہ کوئی بات کرلو یا ہٹ جاؤ، کیونکہ ہم کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا حکم دیا کہ بغیر کلام یا بغیر ہٹے نماز کو نماز سے نہ ملائیں۔[1]

---

1 . . . مسلم، کتاب الجمعۃ، باب الصلاۃ بعد الجمعۃ، ص ۴۳۷، حدیث: ۷۳

حَکِیْمُ الْاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ فرائض ونوافل میں کچھ فاصلہ ضروری ہے جگہ کا فاصلہ ہو یا دعا وظیفہ یا کلام کا، بلکہ بہتر یہ ہے کہ دعا بھی مانگے جگہ بھی قدرے بدل لے بلکہ مقتدی لوگ صفیں بھی توڑ دیں پھر سنتیں ادا کریں تاکہ آنے والے کو یہ شبہ نہ ہو کہ جماعت ہو رہی ہے اسی لیے بعد نماز جنازہ صفیں توڑ کر بلکہ بیٹھ کر دعا مانگتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نشہ آور چیزیں حرام ہیں

حضرت سیِّدُنا شداد بن اَوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہر نشہ آور چیز مؤمن پر حرام ہے۔[2]

مسلمان کے لئے تکلیف بھی باعثِ فضیلت

حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان کو اس کے جسم میں جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔[3]

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ٢/٢٣٢

2 . . . ابن ماجۃ، کتاب الاشربۃ، باب کل مسکر حرام، ٤/٦٧، حدیث: ٣٣٨٧

3 . . . مسند احمد، حدیث معاویۃ بن ابی سفیان، ٦/٢٦، حدیث: ١٦٨٩٩

حضرت علامہ عبدُ الرَّءُوف مَناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بندے پر کوئی مصیبت آئے اور وہ ثواب کی نیت سے اس پر صبر کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مصیبت کو اس کے گناہوں کا کفّارہ بنادیتا ہے۔ بعض علمانے فرمایا: بندہ ہر لمحہ جنایات (قابلِ سزا جرم) میں مبتلا رہتا ہے بعض جرم تو خالص گناہ ہوتے ہیں اور بعض بھلائی کے کام بھی جرم بن جاتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو مختلف قسم کی تکالیف میں مبتلا کرکے اس کو گناہوں سے پاک فرمادیتا ہے تاکہ بروزِ قیامت اس کے گناہوں کا بوجھ کم ہو اور اگر اسکی رحمت و مغفرت شاملِ حال نہ ہو تو بندہ پہلی نافرمانی پر ہی ہلاک ہو جائے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مردوں کو سونا اور ریشم پہننا منع ہے

حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سونا اور ریشم پہننے سے منع فرمایا۔ [2]

نوحہ خوانی ناجائز ہے

حضرت سیّدنا جَرِیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نوحہ کرنے

---

1 . . . فیض القدیر، حرف المیم، ٥/٦١٧، تحت الحدیث: ٨٠٤٨ ملخصاً

2 . . . مسند احمد، حدیث معاویۃ بن ابی سفیان، ٦/٣١، حدیث: ١٦٩٢٨

سے منع فرمایا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں نوحہ خوانی سے منع فرمایا۔ مردے کے غلط اوصاف بیان کرکے بلند آواز سے رونا نوحہ ہے جو کہ سخت ممنوع ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صبر کا حکم دیا ہے نہ کہ کپڑے پھاڑنے اور چیخنے چلانے کا۔ لہٰذا کسی کے انتقال کے بعد واویلا کرنے، چیخنے چلانے سے ہر حال میں بچنا چاہیے اور جو ایسے کام کرتے ہوں کوشش کرکے انہیں بھی ان برے افعال سے باز رکھنا چاہیے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام غیر شرعی افعال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہترین انسان کون!

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو۔[2]

امام حسن کی شان

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا **آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم حضرت سیّدنا امام حسن

---

1 . . . ابن ماجۃ، کتاب الجنائز، باب فی النھی عن النیاحۃ، ۲/۲۵۷، حدیث: ۱۵۸۰

2 . . . معجم کبیر، من اسند معاویۃ، ۱۹/۳۶۳، حدیث: ۸۵۳

مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زبان یا ہونٹ مبارک کا بوسہ لے رہے تھے۔ بے شک جس زبان یا ہونٹ کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چوما اسے ہر گز عذاب نہیں دیا جائے گا۔[1]

ہجرت کب تک رہے گی؟

حضرت سیّدنا ابو ہِند بَجَلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ ہجرت اس وقت تک منقطع نہ ہو گی جب تک توبہ منقطع نہ ہو جائے اور توبہ اس وقت تک منقطع نہ ہو گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔[2]

حضرت علّامہ علی قارِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: اس ہجرت سے مراد وہ ہجرت ہے جو کبھی منقطع نہ ہو گی اور اس کی تین صورتیں ہیں (۱) گناہوں کو چھوڑ کر اطاعتِ الٰہی کی طرف ہجرت کرنا (۲) جہاں گمراہی عام ہو اان علاقوں کو چھوڑ کر نیک لوگوں کی طرف ہجرت کرنا (۳) پر فتن علاقوں کو چھوڑ کر امن و سلامتی والے علاقوں کی طرف ہجرت کرنا۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . مسند احمد، حدیث معاویۃ بن ابی سفیان، ۶/۱۷، حدیث: ۱۶۸۴۸

2 . . . ابوداوٗد، کتاب الجهاد، باب الهجرة هل انقطعت، ۳/۶، حدیث: ۲۴۷۹

3 . . . مرقاة المفاتیح، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة ـــ الخ، الفصل الاوّل، ۹/۶۵۴، تحت الحدیث: ۵۵۲۰

گیارھواں باب

وصالِ سیّدنا امیر معاویہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صالحین کے دنیا سے رخصت ہونے کا انداز بھی نرالا ہوتا ہے مرضِ وصال اور نزع کے وقت میں بھی ان کے معمولات، نصیحت اور وصیت میں ہمارے لیے بے شمار مدنی پھول ہوتے ہیں۔ بزرگانِ دین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی دنیا سے رخصتی نیکی کی دعوت دیتے اور مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے ہوا کرتی ہے جس کی وجہ سے ان نفوس قدسیہ کی مبارک حیات کا آخری باب ایمان افروز اور قابل رشک بن جاتا ہے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال بھی نہایت ایمان افروز اور قابل رشک ہے، آپ کی ظاہری حیات کا یہ آخری اور روشن باب ملاحظہ کیجیے:

مرضِ وصال کی ابتداء میں یزید کو وصیت

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یزید کو یہ وصیت فرمائی: اے یزید! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا، میں نے جتنی حکومت کرنی تھی سو کرلی اب اگر یہ امارت اچھی چیز ہے تو میں اس کے ذریعے سعادت مند ہوں گا اور اگر یہ کوئی اور چیز ہے تو میں اس کے ذریعے نامراد ہوں گا۔ تو لوگوں سے نرمی کرنا، اگر کسی بات سے تجھے اذیت پہنچے یا تیری عیب جوئی کی جائے تو اس سے در گزر کرنا، اس نصیحت پر عمل سے تیری زندگی خوشگوار ہو جائے گی اور تیری رعایا تیرے حق میں اچھی ہو جائے گی۔ تو لڑائی جھگڑے اور غصے سے اجتناب کرنا ورنہ تو خود کو اور اپنی رعایا کو

ہلاک کردے گا۔ شُرفاء وعزّت دار لوگوں کی توہین اور ان پر بڑائی جتانے سے گریز کرنا اور ان کے لئے یوں نرم ہو جانا کہ وہ تجھ میں ضعف اور کمزوری نہ پائیں۔ تو ان کے لئے اپنا بستر بچھائے رکھنا، انہیں اپنے قریب رکھنا، اس طرزِ عمل سے وہ تیرے حق کو پہچان جائیں گے۔ تو ان کی توہین اور اِستخفافِ حق سے گریز کرنا ورنہ وہ بھی تیری توہین کریں گے، تیرے حق کا اِستخفاف کریں گے اور تجھے برا بھلا کہیں گے۔ جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو متقی بزرگوں اور تجربہ کار حضرات سے مشورہ کرنا، ان کی مخالفت نہ کرنا اور اپنی رائے کو ترجیح دینے سے بچتے رہنا، بے شک رائے ایک جگہ نہیں ٹھہرتی۔ جو کام تیرے نزدیک بہتر ہو اور کوئی شخص اس کام پر تیری راہنمائی کردے تو تُو اس کے مشورے کی تصدیق کرنا۔ اس کام کو اپنی بیویوں اور خادموں سے پوشیدہ رکھنا۔ اپنی فوج کی نگہبانی اور اپنی اصلاح کرنا کہ اس سے لوگ تیرے دوست ہو جائیں گے۔ تو لوگوں کو اپنے بارے میں چہ مگوئیاں کرتا نہ چھوڑنا، بلاشبہ لوگ شر کی طرف جلد مائل ہو جاتے ہیں۔ تو نماز میں حاضری کو یقینی بنانا۔ اگر میری وصیت پر تونے عمل کیا تو لوگ تیرا حق پہچان لیں گے، تیری سلطنت وسیع ہو جائے گی اور تو لوگوں کی نگاہوں میں عظیم ہو جائے گا۔ تو اہلِ مکہ اور اہلِ مدینہ کے شرف وعزت کو پہچان! بے شک وہ تیری اصل اور تیرا خاندان ہیں۔ تو اہلِ شام کے مرتبے کو فراموش نہ کرنا، بے شک وہ تیرے اطاعت گزار ہیں۔ شہر والوں کی طرف خطوط روانہ کرتے رہنا جس میں ان سے نیکی کا وعدہ ہو، یہ بات ان کی امیدوں کو تقویت دے گی۔ اگر تمام صوبوں سے لوگ وُفود کی صورت میں

تیرے پاس آئیں تو ان سے حسنِ سُلُوک اور عزت سے پیش آنا، بے شک وہ اپنے ماتحتوں کے نمائندے ہیں اور کسی تہمت لگانے والے اور چغل خور کی باتوں میں نہ آنا بے شک میں نے انہیں برا وزیر پایا ہے۔[1] حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مرضِ وصال کی ابتدا میں یزید کو اس قدر زبردست اور پُرحکمت نصیحت فرمائی جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مرض نے شدت اختیار کی تو اس وقت یزید "حُوَّارِین" میں تھا لوگ اسے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کیفیت سے آگاہ کرتے رہے لیکن اس بدبخت کو جلیل القدر صحابی اور خیر خواہ والد کے آخری لمحات اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عاجزی و انکساری سے بھرپور معمولات دیکھنے کا موقع نہ ملا اور نہ ہی جنازے میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔[2]

امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مرضِ وصال میں

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جب طبیعت خراب ہونے لگی اور لوگ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کے بارے میں باتیں کرنے لگے، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اہلِ خانہ سے ارشاد فرمایا: "میری آنکھوں میں اِثمد سرمہ اور سر میں تیل لگاؤ۔" چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی اور سر میں تیل لگا کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سنوار دیا گیا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے بستر بچھایا گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

---

1. . . البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ یزید بن معاویۃ، ۵/ ۷۴۲ ملخصاً
2. . . الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنۃ ستین، ذکر وفاۃ معاویۃ بن سفیان، ۳/ ۳۷۰، سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان۔۔۔ الخ، ۴/ ۳۱۴

عَنْہُ نے (کمزوری کے سبب) سہارا دینے کا حکم فرمایا اور بعد ازاں ارشاد فرمایا: لوگوں کو حاضر ہونے کی اجازت دو، کوئی بیٹھے نہیں، سب کھڑے کھڑے سلام کرکے رخصت ہو جائیں۔ پھر لوگ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہونے لگے اور کھڑے کھڑے سلام عرض کرنے لگے۔ ایک شخص نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سلام عرض کیا اور سرمہ اور تیل لگے ہونے کی وجہ سے کہنے لگا: لوگ کہتے ہیں کہ امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وقتِ آخر قریب ہے حالانکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ تندُرُست معلوم ہوتے ہیں۔ جب تمام لوگ حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس سے چلے گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: "میں نے دشمنوں کے لئے اتنی جرأت کی ہے تاکہ انہیں دکھادوں کہ حادثاتِ زمانہ (یعنی پریشانیوں، مصیبتوں) سے میں مُتَزَلْزَل نہیں ہوتا۔ مگر جب انسان موت کے پنجوں کی گرفت میں آجائے تو پھر کوئی تعویذ اسے بچا نہیں سکتا۔"[1]

وقتِ وصال عجز وانکساری کا اظہار

حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: "مجھے بٹھاؤ۔" جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بٹھایا گیا تو آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر و تسبیح کرنے لگے، پھر روتے ہوئے (اپنے آپ سے) فرمایا: "اے معاویہ! اب بڑھاپے اور کمزوری کے وقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر یاد آیا، اُس

1 . . . تاریخ طبری، ثم دخلت سنة ستين، ۲۶۲/۳، الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنة ستين، ذکر وفاة معاوية بن ابی سفيان، ۳۶۹/۳

وقت کیوں یاد نہ آیا جب جوانی کی شاخ تر و تازہ تھی۔" یہ کہنے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس قدر روئے کہ آپ کی آواز بلند ہو گئی اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کرنے لگے: "اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اس گناہ گار سخت دِل بوڑھے پر رحم فرما، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میری لغزش سے در گزر فرما، میری خطا معاف فرما اور اپنے حلم وبردباری سے اس بندے کو اپنی طرف لوٹا جو تیرے علاوہ کسی سے امید نہیں رکھتا اور نہ ہی تیرے سوا کسی پر بھروسا رکھتا ہے۔"(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ روایت میں حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے لئے جو کچھ کہا، یقیناً یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری کے سبب تھا ورنہ آپ تو صحابیِ رسول ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تمام عمر اسلام کی سربلندی میں بسر ہوئی ہے البتہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس عمل میں ہمارے لیے یہ مدنی پھول ہے کہ "اپنے عمل پر بھروسا نہ کیا جائے بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف دامن گیر رہے اور اپنی غلطیوں اور خامیوں پر ہمیشہ نظر رکھتے ہوئے رحمت الٰہی کے طلب گار رہیں۔"

حضرت سیّدنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وقتِ وصال قریب آیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا گال مبارک زمین پر رکھ دیا، پھر پلٹ کر دوسرا گال زمین پر رکھ دیا اور **اللہ**

---

1 . . . لباب الاحیاء، الباب الاربعون فی ذکر الموت، فصل فی کلام المحتضرین، ص ۳۵۲

عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرتے ہوئے یوں عرض گزار ہوئے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ بے شک تو نے اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ (پ۵، النسآء:۴۸)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے

اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے ان لوگوں میں رکھ جن کی تو مغفرت چاہتا ہے۔[1]

تبرکاتِ نبویہ سے محبت اور اہلِ خانہ کو وصیت

حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مرض الموت میں ارشاد فرمایا: میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وضو کراتا تھا۔ ایک روز آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں قمیض نہ پہناؤں؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں۔ تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے جسم اطہر سے قمیض اتاری اور مجھے پہنادی۔ میں نے اسے سنبھال کر رکھ لیا۔ اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے ناخن تراشے تو میں نے وہ تراشے ہوئے ناخن لے لیے اور ایک شیشی میں رکھ لیے، تو جب میرا انتقال ہو جائے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اسی قمیض کو میرے بدن کے ساتھ ملا دینا اور ان ناخنوں کو باریک کرکے میری آنکھوں میں ڈال دینا، ممکن ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان تبرکات کے سبب

1 . . . البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الہجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔ الخ، ۵/ ۶۴۷

مجھ پر رحم فرمائے۔[1]

دوسری روایت میں ہے کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ صفا کی پہاڑی پر تھا، (عمرہ کی ادائیگی کے بعد) میں نے اُسترا منگوایا اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سر مبارک کے مختلف جگہوں سے بال تراش کر لے لیے، جب میرا انتقال ہو جائے تو ان بالوں کو میرے منہ اور ناک میں بھر دینا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تبرکات کے بارے میں وصیت فرمانے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ مغموم اشعار پڑھے جنہیں سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہزادی نے کہا: اے امیر المؤمنین! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہ کرے کہ آپ کو کچھ ہو بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس بیماری سے شفا عطا فرمائے۔ یہ سن کر سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ شعر پڑھا:

وَإِذَا الْمَنِيَّةُ أَنْشَبَتْ أَظْفَارَهَا   أَلْفَيْتَ كُلَّ تَمِيْمَةٍ لَا تَنْفَعُ

یعنی جب موت اپنے پنجے گاڑ لے تو پھر کوئی تعویذ یا عمل اس سے چھڑا نہیں سکتا۔[3]

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۵۹/ ۲۲۷، الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنۃ ستین، ذکر وفاۃ معاویۃ بن ابی سفیان، ۳/ ۳۶۹، طبقات ابن سعد، معاویۃ بن ابی سفیان، ۶/ ۳۰ مکتبۃ الخانجی

2 ... بخاری، کتاب الحج، باب الحلق، ۱/ ۵۷۴، حدیث: ۱۷۳۰، تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۲۲۸/۵۹

3 ... تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۵۹/ ۲۲۸

آخری وقت میں بھی نیکی کی دعوت

یہ دردناک اشعار پڑھنے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر بیہوشی طاری ہوگئی، جب افاقہ ہوا تو اہلِ خانہ کو یوں نیکی کی دعوت ارشاد فرمائی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو کیونکہ جو اس سے ڈرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی امان میں رکھتا ہے اور اس سے نہ ڈرنے والوں کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں۔'' اسی نیکی کی دعوت پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دارِ آخرت کی طرف کوچ فرماگئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات بروز جمعرات، ماہِ رجب، ۶۰ ہجری[2] میں ملکِ شام کے مشہور شہر ''دمشق'' میں ہوئی۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر اٹھتر سال (78)[3] تھی۔[4]

---

1 ... تاریخِ طبری، ثم دخلت سنۃ ستین، ذکر الخبر عن مدۃ ملکہ، ۲۶۳/۳، تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۲۲۸/۵۹، الکامل فی التاریخ، سنۃ ستین، ذکر وفات معاویہ بن ابی سفیان، ۳۷۰/۳، البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔الخ، ۶۴۷/۵

2 ... بعض کے نزدیک آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سن وصال ۶۱ ہجری ہے۔ مروج الذھب، ذکر خلافۃ معاویۃ بن ابی سفیان، ۱۱/۳

3 ... بوقتِ وصال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر کے بارے میں ۷۵، ۷۳، ۷۷، ۷۸ اور ۸۵ سال کے اقوال بھی موجود ہیں۔ سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان۔۔۔الخ، ۳۱۴/۴، الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنۃ ستین ذکر وفاۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۳۶۸/۳

4 ... تاریخ الخلفاء، معاویۃ بن ابوسفیان، ص ۱۵۸ بتصرف، الثقات لابن حبان، ذکر البیان بان من ذکرناھم کانوا خلفاء۔۔۔الخ، ۲۳۲/۱، تھذیب الاسماء واللغات، معاویۃ بن ابی سفیان، ۴۰۷/۲، امیر معاویہ، ص ۴۴ بتصرف

وصالِ مبارک کی تاریخ

مُؤَرِّخِین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصالِ مبارک ماہِ رجب المرجب ۶۰ سن ہجری میں ہوا لیکن تاریخِ وصال میں اختلاف ہے۔ حضرت سیّدنا سلیمان بن احمد طبرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حضرت سیّدنا نورالدین علی بن ابو بکر ہَیْثَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذکر کردہ روایت اورامام یوسف بن زکی مزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مطابق حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصالِ مبارک ۴ رجب المرجّب ۶۰ سن ہجری میں ہوا۔[1] کچھ مؤرخین کے نزدیک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ۱۵ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۶۰ سن ہجری ہے۔[2] بعض کے نزدیک وصالِ مبارک ۲۲ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۶۰ سن ہجری کو ہوا[3] جبکہ

---

1 . . . معجم کبیر، من اسمہ معاویۃ، سن معاویۃ ووفاتہ۔۔۔الخ، ۳۰۵/۱۹، حدیث: ۶۷۹، مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ما جاء فی معاویۃ بن ابی سفیان، ۵۹۷/۹، حدیث: ۱۵۹۳۲، تھذیب الکمال، معاویۃ بن ابی سفیان ۔۔۔الخ، ۱۷۹/۲۸

2 . . . تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۵۸/۵۹، البدایۃ والنھایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ ۔۔۔الخ، ۶۴۷/۵، تاریخ ابن خلدون، عزل الضحاک عن الکوفۃ۔۔۔الخ، ۲۴/۳، الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنۃ ستین، ذکر وفاۃ معاویۃ بن ابی سفیان، ۳۶۹/۳، الاستیعاب، معاویۃ بن ابی سفیان، ۴۷۲/۳، سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ۳۱۴/۴، تھذیب الاسماء واللغات، معاویۃ بن ابی سفیان، ۴۰۷/۲

3 . . . تاریخ مولد العلماء ووفیاتھم، سنۃ ستین، ۱۶۷/۱، تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۲۴۰/۵۹، الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنۃ ستین، ذکر وفاۃ معاویۃ بن ابی سفیان، ۳۶۹/۳، الاستیعاب، معاویۃ بن ابی سفیان، ۴۷۲/۳، سیر اعلام النبلاء، معاویۃ بن ابی سفیان، ۳۱۴/۴، تھذیب الاسماء واللغات، معاویۃ بن ابی سفیان، ۴۰۷/۲

کچھ نے یکم رجب المرجب ۶۰ سن ہجری [1] اور ۲۶ رجب المرجب [2] کا قول بھی ذکر فرمایا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تدفین سے پہلے خطاب

جب حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انتقال ہو گیا تو حضرت سیدنا ضحاک بن قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کفن کے ہمراہ منبر پر تشریف لائے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: بے شک امیر المؤمنین حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عرب کی تلوار کی دھار اور عود کی مثل عرب کو مہکانے والے تھے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ذریعے فتنہ ختم فرمایا، انہیں بندوں پر حکمران بنایا، ان کے ذریعے شہروں کو فتح فرمایا، ان کے لشکروں نے بحر و بر میں سفر کیا اور یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں ایسے بندے تھے کہ جب انہوں نے دعا کی تو قبول ہوئی، تحقیق ان کی زندگی کے ایام ختم ہو گئے اور یہ ہم سے رخصت ہو گئے۔ یہ ان کا کفن ہے، اب ہم انہیں کفن دے کر (نمازِ جنازہ کے بعد) قبر میں دفن کریں گے اور انہیں ان کے اعمال کے ساتھ برزخی زندگی کے لئے قیامت تک کے

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۵۹/ ۲۴۰، البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۵/ ۶۴۷، الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنۃ ستین، ذکر وفاۃ معاویۃ بن ابی سفیان، ۳/ ۳۶۹

2 . . . الاستیعاب، معاویۃ بن ابی سفیان، ۳/ ۴۷۲

لیے چھوڑ دیں گے۔[1]

اَلْبِدَایَۃُ وَالنِّھَایَۃ میں اس طرح ہے: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے وصال مبارک کے بعد حضرت سیّدنا ضَحَّاک بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ کے ہاتھ میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کفن تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ معاویہ ہیں جو عرب کا مضبوط قلعہ، عرب کے مدد گار اور ان کی خوش نصیبی ان میں عظیم المرتبت تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ذریعے فتنوں کا سَدِّ باب فرمایا، لوگوں کا حکمران بنایا اور ممالک کو فتح کرایا۔ اب ان کا انتقال ہو چکا ہے، ہم ان کی تجہیز و تکفین کر کے تدفین کے بعد ان کا معاملہ رب عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دیں گے۔[2]

نمازِ جنازہ

حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نمازِ جنازہ صحابیٔ رسول حضرت سیدنا ضحاک بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑھائی۔[3]

---

1 . . . اسد الغابة، معاوية بن صخر ابي سفيان، ۵/۲۲۳، تاریخِ طبری، ثم دخلت سنة ستين، ذكر الخبر عمن ـــ الخ، ۳/۲۲۳، تاریخ ابن عساکر، معاوية بن صخر ـــ الخ، ۵۹/۲۳۳، الکامل فی التاریخ، سنة ستين، ذكر وفات معاويه بن ابی سفيان، ۳/۳۷۰

2 . . . البداية والنهاية، سنة ستين من الهجرة النبوية، وهذه ترجمة معاوية ـــ الخ، ۵/۶۴۷

3 . . . . اسد الغابة، معاوية بن صخر ابي سفيان، ۵/۲۲۳، تاریخِ طبری، ثم دخلت سنة ستين، ذكر الخبر عمن ـــ الخ، ۳/۲۶۳، الثقات لابن حبان، معاوية بن ابی سفيان، ۱/۳۳۲، الکامل فی التاریخ، سنة ستين، ذكر وفات معاوية بن ابی سفيان، ۳/۳۷۰

بعدِ وفات بھی دلوں پہ راج

حضرت سیّدنا صفوان بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن عبد الملک بن مروان حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مزار پُر انوار پر حاضر ہوا۔ دعائے رحمت کی تو ایک شخص نے پوچھا: یہ کس کی قبر ہے؟ تو اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے علم کے مطابق یہ ان کی قبر ہے کہ جن کی گفتگو علمی ہوا کرتی، خاموشی حلم و بردباری کی بِنا پر ہوتی، جن کی عطا غنی بنا دیتی اور جن کی جنگ (دشمن کے لیے) پیغامِ فنا ہوتی، پھر وقت آیا اور یہ بھی چل دیے، یہ قبر حضرت سیدنا ابو عبد الرحمٰن امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ہے۔ (1)

مدفن

دمشق میں باب الصغیر کے پاس حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مزارِ مبارک آج تک زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ ان کے مزار کے ارد گرد ایک عالی شان عمارت تعمیر کی گئی ہے ہر پیر اور جمعرات کے دن یہ مزار مبارک کھولا جاتا ہے۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا

---

1 ۔۔۔ الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنۃ ستین، ذکر بعض سیرتہ واخبارہ۔۔۔ الخ، ٣/٣٤٧

2 ۔۔۔ مروج الذھب، ذکر خلافۃ معاویۃ بن ابی سفیان، ٣/١١، سمط النجوم العوالی، المقصد الرابع، الباب الاول فی الدولۃ الاموية، خلافۃ معاویۃ بن ابی سفیان، ٣/١٦١

مزارِ پُر انوار دمشق میں باب صغیر کے پاس ہے۔ بابِ صغیر کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ وہاں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ کئی جلیل القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مزارات موجود ہیں چنانچہ

حضرت علامہ ابنُ الاکفانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے شیخ ابو محمد عبد العزیز بن احمد کَتّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مزارات کی زیارت کروائی جو دمشق میں بابِ صغیر کے پاس مدفون ہیں ان میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ، حضرت سیّدنا فُضالہ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت سیّدنا واثِلَہ بن اَسقع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت سیّدنا سَہل بن حَنظَلِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، اور حضرت سیّدنا اَوس بن اوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وغیرہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مزارات موجود ہیں۔[1]

حضرت سیّدنا سہل بن عمرو انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جلیل القدر صحابیِٔ رسول تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بیعتِ رضوان میں بھی شرکت کی سعادت پائی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شام کے شہر دمشق میں سکونت پذیر رہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت عبادت گزار بزرگ تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ ہر وقت عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مزارِ پُر انوار بھی بابُ الصغیر کے اس حجرے میں واقع ہے جہاں حضرت سیّدنا امیر

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، باب ذکر فضل مقابر۔۔۔الخ، ۲/۱۸ ۴

معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مزارِ فائِضُ الْاَنْوار ہے۔ آپ کا وصال مبارک خلافتِ امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ابتدائی دور میں ہوا۔[1]

بابِ صغیر میں مدفون علمائے کرام

بابِ صغیر میں جہاں کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی آخری آرام گاہ ہے وہیں کئی کِبار علمائے کرام و محدثین عظام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات بھی ہیں جن میں حضرت علامہ ابنِ رَجَب، حضرت برہانُ النّاجی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما قابلِ ذکر ہیں۔ نیز حضرت شیخ ابو الفتح نصر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزارِ مبارک بھی بابِ صغیر میں حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدمین شریفین کی جانب موجود ہے۔ آپ کے بارے میں حضرت امام نووی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے اپنے شیوخ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبرِ انور کے پاس ہفتہ کے دن جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔[2]

عظیم مُحدِّث و مُؤرِّخ حضرت علامہ ابن عساکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار بھی حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مزار کے احاطے میں واقع ہے چنانچہ حضرت علامہ عبد القادر رُہاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حافظ سلفی، ابو العلا ہمذانی اور حافظ ابو موسیٰ مدینی کی بھی زیارت کی ہے لیکن حضرت علامہ ابن

---

1 . . . الوافی بالوفیات، ابن الحنظلیۃ الصحابی۔۔۔الخ، ۱۶/۶

2 . . . طبقات الشافعیۃ الکبری، نصر بن ابراھیم۔۔۔الخ، ۵/۳۵۳، تہذیب الاسماء واللغات، نصر المقدسی الزاھد، ۲/۴۲۷

عساکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی شان و عظمت والا کسی کو نہ پایا۔ حضرت علامہ ابن عساکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال مبارک رجب میں ہوا اور آپ کو بابِ صغیر کے شرقی حجرے میں جہاں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مزار ہے وہاں دفن کیا گیا۔[1]

مزارِ سیّدنا امیر معاویہ کی زیارت

جلیل القدر محدث امام ابوحاتم محمد بن حبان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (مُتَوَفّٰی ۳۵۴ھ) فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مزارِ مبارک دمشق میں باب الصغیر کے باہر واقع ہے، ان کے مزار کے گرد چار دیواری ہے **میں نے کئی مرتبہ اس مزارِ مبارک کی زیارت کی ہے۔**[2]

اسی طرح حضرت علامہ ابن الاکفانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور شیخ ابو محمد عبد العزیز بن احمد کتانی وغیرہ علمائے کرام بھی حضرت سیّدنا امیر معایہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے **مزارِ مبارک کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔**[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبرِ انور کے ارد گرد ایک عالی شان مزار تعمیر کیا گیا ہے جس سے یہ بات واضح ہو

---

1 . . . شذرات الذھب، سنۃ إحدی وسبعین وخمسمائۃ، ۴/۲۳۴، طبقات الشافعیۃ لابن قاضی شھبۃ، الطبقۃ السادسۃ عشرۃ۔۔۔الخ، ۲/۱۴

2 . . . الثقات لابن حبان، ذکر البیان بان من ذکرناھم کانوا خلفاء الخ، ۲/۳۰۶

3 . . . تاریخ ابن عساکر، باب ذکر فضل مقابر۔۔۔الخ، ۲/۴۱۸

جاتی ہے کہ صالحین کی قبور کے گرد مزار تعمیر کرنا اور مزاراتِ صالحین کی زیارت کرنا اہلِ حق کا طریقہ کار ہے جیسا کہ امام ابو حاتم محمد بن حبان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مزار کی زیارت کی[1] نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدنا امام علی بن موسیٰ رضا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار کے متعلق بھی فرماتے ہیں: میں نے کئی بار ان کے مزار کی زیارت کی ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حلال روزی کی نیت سے طلب کیجئے!

...حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سَیِّدُ الْمُتَوَکِّلِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو حلال روزی سوال سے بچنے، گھر والوں کی خبر گیری کرنے اور پڑوسیوں پر شفقت کی نیت سے طلب کرے گا وہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتا) ہو گا اور جو حلال روزی مال بڑھانے، فخر و تکبُّر اور دکھلاوے کی نیت سے طلب کرے گا تو وہ بارگاہِ الٰہی میں اس حال میں حاضر ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ناراض ہو گا۔“ (مصنف ابن شیبۃ، کتاب البیوع، باب فی التجارۃ والرغبۃ فیھا، ۵/۲۵۸، حدیث:۷)

---

1 ... الثقات لابن حبان، ذکر البیان بان من ذکرناھم کانوا خلفاء...الخ، ۱/۲۳۲

2 ... الثقات لابن حبان، علی بن موسی الرضا، ۵/۳۲۶

بارھواں باب

علماء و محدثین کا خراج عقیدت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو سیرت و تاریخ پر لکھی گئی بے شمار کتب میں حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تذکرہ موجود ہے۔ ان کے علاوہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر کئی مستقل کتابیں بھی لکھی گئیں اور آج تک لکھی جارہی ہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ مسلمانوں کے دل میں نبیِٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلیل القدر صحابی حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کس قدر محبت اور کتنی الفت ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مبارک سیرت سے لوگوں کو روشناس کرانے، اپنی عقیدت کا اظہار کرنے اور شیطانی وسوسوں کی کاٹ کرنے کے لیے کتابیں لکھنے کا سلسلہ جاری ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مبارک سیرت پر عربی اور اردو میں لکھی گئی کتب و رسائل کے چند نام ملاحظہ کیجیے:

(۱) حلمُ معاویہ: حافظ ابو بکر امام عبد اللہ ابن ابی الدنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفی ۲۸۱ھ)

(۲) حلمُ معاویہ: حضرت امام ابو بکر بن ابی عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۳) فضائل امیر المومنین معاویۃ بن ابی سفیان: امام ابو القاسم عبید اللہ بن محمد سقطی بغدادی (متوفی ۴۰۶ھ)

(۴) تطہیر الجنان: شیخ الاسلام ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۵)الناھیۃ عن طعن امیر المومنین معاویۃ: حضرت علامہ عبد العزیز بن احمد پرہاروی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۶)القول الرضی بتصحیح حدیث الترمذی فی فضل معاویۃ الصحابی: حضرت علامہ مخدوم محمد ابراہیم بن شیخ عبد الطیف بن مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی

(۷)فضائل امیر معاویہ: حضرت علامہ وکیل احمد سکندر پوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۸)تصحیح العقیدۃ فی باب امیر معاویۃ: تاج الفحول حضرت شاہ عبد القادر قادری بدایونی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفی ۱۳۱۹ھ)

(۹)شانِ امیر معاویہ: خلیفۂ اعلیٰ حضرت، نبراس المُحدِّثین، مفتیٔ اسلام مولانا ابو محمد سیّد دیدار علی شاہ محدث الوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفی ۱۳۵۴ھ)

(۱۰)النار الحامیۃ لمن ذم المعاویۃ: مفسر قرآن حضرت علامہ نبی بخش حلوائی (متوفی ۱۳۶۵ھ)

(۱۱)سیّدنا امیر معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ): محدثِ اعظم پاکستان، حضرت علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد چشتی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۱۲)امیر معاویہ پر ایک نظر: مفسر شہیر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۱۳)حضرت امیر معاویہ کے بارے میں کیے گئے چند سوالات کے جوابات: خلیفۂ محدثِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ محمد عبد الرشید قادری

رضوی جھنگوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۱۴)فضائل حضرت امیر معاویہ:اُستاذ العلماء علامہ قاضی مفتی غلام محمود ہزاروی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۱۵)حیات حضرت امیر معاویہ : پیر غلام دستگیر نامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۱۶)دشمنانِ امیر معاویہ کا علمی محاسبہ : شیخ الحدیث،شارح مؤطا امام محمد، محققِ اسلام علامہ محمد علی نقشبندی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۱۷)تعارف سیّدنا امیر معاویہ: شیخ الحدیث،شارح مؤطا امام محمد، محققِ اسلام علامہ محمد علی نقشبندی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۱۸)العقیدۃ الصافیۃ: حضرت مولانا محمد عبد الجلیل گیاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۱۹)امیر معاویہ پر اعتراضات کے جوابات: خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مُصَنِّفِ کتب کثیرہ حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(۲۰)حضرت امیر معاویہ خلیفۂ راشد:غازیٔ ملّت علامہ سیّد محمد ہاشمی میاں اشرفی جیلانی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اعلیٰ حضرت کے ۵ رسائل

(۱)اَلْبُشْریٰ الْعَاجِلَۃ من تحف اجلۃ(۱۳۰۰ھ)

(۲)اَلْاَحَادِیْثُ الرَّاوِیَۃُ لِمَدْحِ الْاَمِیْرِ مُعَاوِیَۃ(۱۳۰۳ھ)

(۳) عَرْشُ الْاِعْزَازِ وَالْاِکْرَامِ لِاَوَّلِ مُلُوْكِ الْاِسْلَام

(۴) ذَبُّ الْاَهْوَاءِ الْوَاهِيَّةِ فِيْ بَابِ الْاَمِيْرِ مُعَاوِيَة (۱۳۱۲ھ)

(۵) اَعلامُ الصَّحَابَةِ الْمُوَافِقِيْنَ لِاَمِيْرِ مُعَاوِيَةَ وَ اُمِّ الْمُؤمِنِيْن (۱۳۱۲ھ)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

سیِّدنا امیرِ معاویہ پر اعتراض مت کیجئے

تجھے دخل اندازی کا حق کس نے دیا؟

حضرت سیِّدنا ابو زرعہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه سے ایک شخص نے کہا: میں (حضرت سیِّدنا) معاویہ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه) سے بغض رکھتا ہوں۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: کیوں؟ اس نے یہ وجہ بیان کی: کیونکہ انہوں نے حضرت سیِّدنا علی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے جنگ کی تھی۔ حضرت سیِّدنا ابو زرعہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه نے اسے سرزنش کرتے ہوئے فرمایا: تیرا برا ہو! بے شک حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کا رب رحیم ہے اور ان کا مدمقابل (یعنی حضرت سیِّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه) نہایت کریم ہے، تو تیری کیا مجال کہ ان دونوں کے معاملے میں دخل اندازی کرے؟[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

1 . . . البداية والنهاية، سنة ستين من الهجرة النبوية، هذه ترجمة معاوية ... الخ، ۵/۶۳۳

دونوں فریق جنتی ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن شُرَحْبِیل عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَکِیْل نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور سامنے گنبد بنے ہوئے ہیں، میں نے کہا: یہ کس کے لیے ہیں؟ کہا گیا: کَلاع اور حَوشَب کے لیے کہ وہ دونوں حضرتِ سیِّدُنا مُعاویہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے ساتھ تھے اور دورانِ جنگ شہید ہو گئے تھے۔ میں نے کہا: عمار اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ کہا گیا: تمہارے سامنے۔ میں نے کہا: انہوں نے تو ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ جواب ملا: جب وہ **الله** عَزَّوَجَلَّ سے ملے تو اسے بہت زیادہ بخشنے والا پایا (یعنی وہ معاف کر دیے گئے) [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بدعقیدگی کا علاج فرما دیا

ایک سیّد طالب علم کا واقعہ ہے جو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجهَهُ الْکَرِیْم سے محبت کی آڑ میں کچھ صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان بالخصوص حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے **مَعَاذَ الله** عَزَّوَجَلَّ سخت نفرت کرتا تھا۔ ایک دن حضرت سیّدنا امامِ ربانی مجدد الفِ ثانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے مکتوبات کا مطالعہ کر رہا تھا، دورانِ مطالعہ جب حضرت سیّدنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا یہ

1 . . . حلیۃ الاولیاء، عمرو بن شرحبیل، ۴/۱۵۶، رقم: ۵۱۰۰

عمل نظر سے گزرا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدنا صدیق اکبر، حضرت سیّدنا فاروق اعظم اور بالخصوص سیّدنا امیر معاویہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو برا بھلا کہنے والے پر حد جاری فرمایا کرتے تھے تو غصے سے بڑبڑانے لگا: شیخ نے کیسی بے مزہ بات یہاں نقل کر دی ہے۔اور مَعَاذَ اللہ مکتوبات شریف کی جلد زمین پر پھینک دی۔جب وہ شخص سویا تو حضرت سیّدنا مجدد الف ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس کے خواب میں تشریف لے آئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت جلال میں اس کے دونوں کان پکڑ کر فرمانے لگے: نادان بچے! تو بھی ہماری تحریر پر اعتراض کرتا ہے اور اسے زمین پر پھینکتا ہے؟ اگر تو میرے قول کو معتبر نہیں سمجھتا تو آ! تجھے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہی کے پاس لے چلوں؟ جن کی خاطر تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو برا کہتا ہے۔پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسے ایسی جگہ لے گئے جہاں ایک نورانی چہرے والے بزرگ تشریف فرما تھے۔ حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہایت عاجزی سے اُس بزرگ کو سلام کیا پھر پھر اس طالب علم کو نزدیک بلا کر فرمایا: یہ بزرگ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہیں، سنو! کیا فرماتے ہیں۔اُس نے سلام کیا، سیّدنا شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اسے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا: خبر دار! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ سے کدورت نہ رکھو، ان کے بارے میں کوئی گستاخانہ جملہ زبان پر نہ لاؤ۔ پھر اسے حضرت سیّدنا مجدد الف ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

جانب اشارہ کر کے فرمایا: ان کی تحریر سے ہرگز نہ پھرنا۔ اس نصیحت کے بعد بھی اس کے دل سے صحابۂ کرام کا بغض و کینہ دور نہ ہوا تو مولائے کائنات حضرت سیّدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجھَہُ الکَرِیم نے فرمایا: اس کا دل ابھی بھی صاف نہیں ہوا۔ یہ فرما کر حضرت سیّدنا مجدد الف ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے تھپڑ رسید کرنے کا فرمایا، حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جوں ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گدی پر تھپڑ رسید کیا تو دل سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ساری کدورت دُھل گئی۔ جب وہ بیدار ہوا تو اس کا دل صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت سے معمور تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت بھی سو گنا زیادہ بڑھ چکی تھی۔ (1)

امیر معاویہ پر طعن نہ کرو

حضرت فقیہ ابو طاہر حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں (بعض غلط فہمیوں کی بِنا پر) جناب سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بغض رکھتا تھا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شب و روز برا بھلا کہتا۔ ایک رات مجھے خواب میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک خوبصورت رنگ والا شخص بھی تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے ابو طاہر! اس سے بغض نہ رکھا کرو اور نہ ہی اس پر طعن کیا کرو۔ میں نے عرض کی: حضور! یہ کون ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ میرا

---

(1) ... تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ، ص ۲۸۸ ملخصاً

کاتبِ وحی (میر اراز دار) اور میر ابھائی معاویہ بن ابو سفیان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہے۔[1]

امیر معاویہ کا گستاخ ذبح شدہ پایا گیا

حضرت سیّدنا محمد بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی۔ آپ کے دربار عالی میں خلفائے راشدین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی جلوہ فرما تھے اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے دست بستہ کھڑے تھے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں ایک شخص پیش کیا گیا۔ جناب سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شکایت کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ شخص ہماری توہین کرتا ہے اور ہماری شان میں گستاخیاں کرتا ہے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے اس فعل پر جھڑکا تو اس نے عرض کی: حضور! میں ان حضرات (خلفائے راشدین) کی گستاخی نہیں کرتا! لیکن ان (حضرت سیّدنا معاویہ) کے متعلق کچھ کہہ دیتا ہوں تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے (حالتِ غضب میں) تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تیرا ناس ہو! کیا معاویہ میرا صحابی نہیں؟ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ میں ایک ہتھیار تھا، آپ نے وہ ہتھیار حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کی گردن مار دو۔ تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس ہتھیار سے اسے ذبح کر دیا اور ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ صبح میں

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۵۹/۲۱۲ ملخصاً

اس شخص کے گھر گیا تو وہ ذبح شدہ پایا گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تو نے یہ لفظ کیوں کہے تھے؟

حضور قبلۂ عالم، ابو العظمت سید محمد باقر علی شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان و عظمت کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: جنابِ سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق بے باکی، بے ادبی و گستاخی سے بات کرنا تو دور کی بات ہے، دھیان رکھنا چاہئے کہ یہاں تو ہلکی سی لغزش بھی باعثِ عذاب بن جاتی ہے مگر جس پر خدا تعالیٰ رحم و کرم فرمادے تو اس کو فوراً تنبیہ ہو جاتی ہے اور خدا کے فضل سے اس کو توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے اس حقیقت کو روزِ روشن کی طرح واضح کرنے کے لئے اپنا ایک ذاتی واقعہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ "میرے آقا و مولا، قبلۂ عالم حضور والد ماجد (پیر سیّد نور الحسن شاہ صاحب بخاری، نقشبندی مجددی کیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) صاحبِ عرس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال شریف کے چند ماہ بعد کی بات ہے ایک دوست نے جنگِ صِفِّین میں حضرت علی المرتضیٰ، شہنشاہِ ولایت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جنگ کرنے کا ذکر کیا تو میں نے بھی نسبی حَمِیَّت کے جذبے کے تحت حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق ناپسندیدگی کے

[1] . . . تاریخ ابن عساکر، معاویۃ بن صخر۔۔۔الخ، ۵۹/۲۱۲ ملخصاً

الفاظ کا اظہار کر دیا۔ منہ سے یہ الفاظ نکلنے کی دیر تھی کہ یک لخت طبیعت منقبض ہو گئی اور باطن کا سارا سرور اور کیف، بے کیفی اور بے لذتی کے ساتھ تبدیل ہو گیا اور تمام روحانی سلسلہ بند ہو گیا۔ اسی پریشانی کے عالم میں میں نے توبہ و استغفار شروع کر دی۔ رات کو جب نیند آئی تو عالمِ رؤیا میں دیکھتا ہوں کہ حضور قبلۂ عالم والد ماجد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیٹھک شریف میں بیٹھا ہوں کہ حضورِ پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کے ساتھ حضرت علی المرتضیٰ شہنشاہِ ولایت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور جنابِ سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی تشریف فرما ہیں۔ حضرت مولی علی شہنشاہِ ولایت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے۔ شہنشاہِ ولایت، مَظْہَرُ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گزر کر میرے پاس تشریف لائے اور جناب سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف اشارہ کر کے انتہائی غصے سے مجھے ارشاد فرمایا کہ تو نے آپ کے متعلق ایسے الفاظ کیوں کہے تھے؟ میں نے عرض کی: حضور غلطی ہو گئی ہے معاف فرما دیں۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: تو نے یہ لفظ کیوں کہے تھے؟ میں نے پھر عرض کیا: حضور غلطی ہو گئی ہے معاف فرما دیں۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب کچھ خاموشی سے سنتے رہے۔ پھر حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، شہنشاہِ ولایت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور جنابِ سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ واپس تشریف لے گئے۔ اس کے بعد میں نے اور زیادہ توبہ و استغفار کرنا شروع کی۔

اس واقعے کے بعد کئی مرتبہ مجھے خواب کے ذریعے توبہ کی مقبولیت کا پروانہ ملا لیکن ان تمام زیارتوں اور بشارتوں کے باوجود دل میں ایک بات بیٹھ گئی تھی کہ تنبیہ کے وقت حضور پر نور، نبیٔ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تھے لہٰذا یقینی معافی اس وقت ہو گی جب سرکارِ ابد قرار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود اپنے جمالِ باکمال سے نوازیں گے۔ چنانچہ ایک رات کو میں سویا تو قسمت جاگ اٹھی یعنی محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے شرفِ زیارت سے نوازا اور آپ نے مجھے اپنے سینہ مبارک سے لگا لیا، کافی دیر تک آپ نے مجھے اپنے سینۂ مبارک سے لگائے رکھا اور اپنے نورانی ارشادات سے مجھ پر کرم فرماتے رہے۔ اس دوران مجھے نہ بیان ہونے والی ٹھنڈک اور کیفیت نصیب ہوئی، میرے بے سکون دل کو سکون و قرار کی دولت نصیب ہو گئی اور مجھے اطمینان حاصل ہو گیا۔ کہ جناب سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان مبارک میں جو معمولی سی نا مناسب بات میں نے کی تھی آج اس کی معافی ہو گئی ہے۔ اس کے باوجود جب اس کے بعد اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے حرمینِ طیبین کی حاضری نصیب ہوئی تو وہاں جا کر بھی بیتُ اللہ شریف اور بارگاہِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں معافی کا خواستگار ہوا۔ امیدِ واثق ہے کہ اللہ تعالٰی نے میری یہ غلطی معاف فرما دی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مناقبِ حضرت سیدنا امیر معاویہ، تقدیم

دُشمنِ صحابہ، مُحِبِّ صحابہ بن گیا

صوبہ پنجاب (پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی اپنی زندگی میں آنے والے مَدَنی انقلاب کا تذکرہ کچھ یوں کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان اس نے مجھے مسلمان گھرانے میں پیدا کیا مگر افسوس! بد قسمتی میرے آڑے آئی اور عقل و خرد کی دہلیز پر قدم رکھنے سے پہلے ہی مجھے برے دوستوں کی صُحبت مُیسر آگئی۔ میرے وہ دوست برائیوں میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ بد عقیدہ بھی تھے انہوں نے میرے ذہن میں بد عقیدگی کا زہر گھول دیا۔ بے مُروّتی کی انتہا یہ تھی کہ مَعَاذَاللہ ہم صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوان کے متعلق گستاخانہ جملے بکتے اور ان کی شان میں زبانِ طعن دراز کرنے میں ذرا نہیں لجاتے تھے۔ ایک مرتبہ بسلسلۂ روزگار میرا پنجاب سے باب المدینہ (کراچی) آنا ہوا تو انہی دنوں خوش قسمتی سے میرا گزر ایک ایسے راستے سے ہوا جہاں مین چوک پر سفید لباس میں ملبوس سروں پر سبز سبز عمامے سجائے کچھ اسلامی بھائی موجود تھے۔ تَجَسُّس کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں اُن کے قریب گیا تو دیکھا کہ ان میں سے ایک اسلامی بھائی "فیضانِ سنّت" نامی ضخیم کتاب تھامے درس دے رہے ہیں اور بقیہ توجہ کے ساتھ درس سننے میں مصروف ہیں۔ اسی دوران ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے شرکت کی درخواست کی لہٰذا میں بھی درس سننے کھڑا ہو گیا۔ عشقِ مصطفٰے اور عظمتِ صحابہ سے بھرپور الفاظ میرے کانوں میں رَس گھولنے لگے، میرے دل و دماغ کو

تازگی ملی اور مجھے احساس ہونے لگا کہ میں آج تک گمراہی کی زندگی بسر کرتا رہا ہوں اس خیال کے آتے ہی میری آنکھوں کی وادیوں سے آنسوؤں کے چشمے بہنے لگے، خوفِ خدا کی بدولت میں نے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کرلی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پہ قربان کہ جس نے مجھے چوک درس کی برکت سے دُشمنانِ صحابہ کی صف سے نکال کر مُحبّانِ صحابہ کی صف میں شامل فرمادیا۔ دل مذہبِ اہلسنّت کی حقانیت کی گواہی دینے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔ (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اوران کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَحابہ کے حق میں خدا سے ڈرو!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو گالیاں دینا گناہ، گناہ بہُت سخت گناہ، قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''سوانحِ کربلا'' صَفحہ 31 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ میرے اَصحاب کے حق

---

1 ... میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟، ص ۷

میں خدا سے ڈرو! خدا کا خوف کرو!! انھیں میرے بعد نشانہ نہ بناؤ، جس نے انھیں محبوب رکھا میری مَحبَّت کی وجہ سے محبوب (یعنی پیارا) رکھا اور جس نے ان سے بُغض کیا وہ مجھ سے بُغض رکھتا ہے، اس لئے اُس نے ان سے بُغض رکھا، جس نے انھیں ایذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی، جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے بیشک خدائے تعالیٰ کو ایذا دی، جس نے اللہ تعالیٰ کو اِیذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے گرفتار کرے۔(1)

صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوان کا نہایت ادب کیجئے

صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کرام (عَلَیہِمُ الرِّضْوان) کا نہایت ادب رکھے اور دل میں ان کی عقیدت و مَحبَّت کو جگہ دے۔ ان کی مَحبَّت حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم) کی مَحبَّت ہے اور جو بدنصیب صَحابہ (عَلَیہِمُ الرِّضْوان) کی شان میں بے اَدَبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دشمنِ خدا اور رسول (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہ واٰلِہٖ وسلَّم) ہے۔ مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔(2) میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

اہلسنّت کا ہے بَیڑا پار اَصحابِ حُضُور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عِترَت رسولُ اللہ کی

---

1 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، ۵/۴۶۳، حدیث: ۳۸۸۸

2 ... سوانح کربلا ص ۳۱

(یعنی اہلسنّت کا بیڑا پار ہے کیوں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان ان کیلئے ستاروں کی مانند اور اہلبیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کشتی کی طرح ہیں)[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم، اہلبیتِ اطہار، صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سچی محبت اور اطاعت کا جذبہ و سعادت پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دین و دُنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہمارا مقدر رہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص ریشم پہنے اور چاندی کے برتنوں میں پیئے وہ ہم میں سے نہیں۔" (معجم الصغیر، ١/٢٢٨، حدیث: ٦٩٩)

---

[1] ... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ١٩٦

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تاریخ کے آئینے میں

۶۰۴عیسوی ۱۹سال قبل ہجرت	سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادت بعثت نبوی سے پانچ سال قبل ہوئی۔
۸ہجری مطابق ۶۲۹عیسوی	سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام قبول فرمایا۔
۸ہجری مطابق ۶۲۹عیسوی	حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عمرۂ جعرانہ کے موقعے پر نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے موئے مبارک حاصل فرمائے۔
۱۳ہجری مطابق ۶۳۴عیسوی	حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک لشکر پر مقرر فرما کر شام روانہ فرمایا۔
۱۳ہجری مطابق ۶۳۴عیسوی	حضرت سیّدنا یزید بن ابی سفیان کے ماتحت رہ کر صیدا، عرقہ، جبیل اور بیروت کی فتوحات میں حصہ لیا اور عرقہ خود فتح فرمایا۔
۱۵ہجری مطابق ۶۳۶عیسوی	حضرت سیّدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قیساریہ فتح کرنے کا حکم بذریعہ مکتوب دیا اور آپ ہی نے اسے فتح فرمایا۔
۱۵ہجری مطابق ۶۳۴عیسوی	اہلِ بیت المقدس کے لیے صلح نامہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تحریر فرمایا۔
۱۷ہجری مطابق ۶۳۷عیسوی	سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُردن کی فوجی چھاؤنی پر مقرر فرمایا۔
۱۸ہجری مطابق ۶۳۹عیسوی	عہدِ فاروقی میں حضرت سیّدنا یزید بن ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے بعد شام کے گورنر مقرر ہوئے۔

۳۳ہجری مطابق ۶۵۳ عیسوی	سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قسطنطنیہ کی جنگ میں شرکت فرمائی۔
۲۱ہجری مطابق ۶۴۱ عیسوی	بلقاء، فلسطین، انطاکیہ وغیرہ پر تقرری۔
۲۲ہجری مطابق ۶۴۳ عیسوی	دس ہزار کے لشکر کے ساتھ اہل روم کے چند شہروں کو فتح فرمایا۔
۲۳ مطابق عیسوی ۶۴۳	حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے صلح کے ذریعے عسقلان فتح فرمایا۔
۲۷ہجری مطابق ۶۴۸ عیسوی	حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عہدِ عثمانی میں قنسرین فتح فرمایا۔
۴۰ہجری مطابق ۶۶۰ عیسوی	حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے صلح فرمائی
۴۰ہجری مطابق ۶۶۰ عیسوی	حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت پر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تعریفی کلمات
۴۰ہجری مطابق ۶۶۰ عیسوی	حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کرنے کے منصوبے میں شریک ہونے والے کو کیفر کردار تک پہنچایا۔
۴۱ہجری مطابق ۶۶۱ عیسوی	حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خلافت سونپی۔ اس سال کو عام الجماعۃ کا نام دیا گیا۔
۴۴ہجری مطابق ۶۶۴ عیسوی	ام المؤمنین حضرت سیّدتنا ام حبیبہ بنت ابی سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا وصال
۴۵ہجری مطابق ۶۶۵ عیسوی	حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حج فرمایا
۵۰ہجری مطابق ۶۷۰ عیسوی	حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حج فرمایا

۵۰ہجری مطابق ۶۷۰عیسوی	حضرت سیّدنا ابو ہریرہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما التجا پر منبرِ رسول کو دمشق منتقل کرنے کا ارادہ ترک فرمایا۔
۵۹ہجری مطابق ۶۷۹عیسوی	حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے بعد ورثا سے حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی۔
۶۰ہجری مطابق ۶۸۰عیسوی	رجب المرجّب میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیرتِ امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے منتخب واقعات کی مذکورہ تمام تواریخ مختلف کتب معتبرہ اور (Hijri Date Converter) کی مدد سے لی گئی ہیں، چونکہ ہجری اور عیسوی سال کے ایام مختلف ہوتے ہیں اسی سبب سے تاریخوں میں بعض اوقات شدید اختلاف بھی واقع ہو جاتا ہے لٰہذا مذکورہ تمام تواریخ میں کمی بیشی ممکن ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”چار چیزیں جسے عطا کی گئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی دے دی گئی: (۱)...شکر کرنے والا دل (۲)...ذکر کرنے والی زبان (۳)...مصائب پر صبر کرنے والا بدن اور (۴)...شوہر کی عدم موجودگی میں اپنے نفس اور شوہر کے مال میں خیانت کرنے سے بچنے والی بیوی۔“ (مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزھد، طلق بن حبیب، ۸/ ۲۲۹، حدیث: ۱، بتقدم وتاخر)

ماخذ ومراجع

قرآن مجید			
نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف / متوفی	مطبوعہ
1	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	تفسیر الطبری	ابوجعفر محمد بن جریر الطبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
3	تفسیر ابن ابی حاتم	ابو محمد عبد الرحمن بن محمد الرازی المعروف بابن ابی حاتم، متوفی ۳۲۷ھ	مکہ مکرمہ عرب شریف
4	الجامع لاحکام القرآن	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر، بیروت
5	تفسیر مدارک	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفہ بیروت
6	الدر المنثور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت
7	تفسیر عبد الرزاق	عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
8	خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
9	صراط الجنان	مفتی محمد قاسم عطاری	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
10	الادب المفرد	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	تاشقند ازبکستان
11	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ھ
12	صحیح مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار المغنی عرب شریف، ۱۴۱۹ھ
13	سنن ابو داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
14	سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ

15	مستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت، ۱۴۱۸ھ
16	مسند احمد	ابو عبد اللہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
17	الموطا	امام مالک بن انس اصبحی المدنی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت
18	المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۲ھ
19	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
20	مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
21	مسند البزار	امام ابو بکر احمد عمرو بن عبد الخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ
22	السنن الکبری	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
23	مسند طیالسی	امام سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی، متوفی ۲۰۳ھ	دار المعرفہ بیروت
24	الفردوس بماثور الخطاب	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۹۸۶
25	المعجم الصغیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
26	المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
27	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت
28	السنن الکبری	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
29	مسند عبد بن حمید	امام ابو محمد عبد بن حمید، متوفی ۲۴۹ھ	عالم الکتب، مکتبۃ النہضۃ العربیہ، ۱۴۰۸ھ

30	جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۵ھ
31	مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر ھیتمی، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت
32	اللآلی المصنوعۃ	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
33	مشکاۃ المصابیح	ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
34	شرح صحیح مسلم	امام ابوزکریا محی الدین بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
35	فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
36	عمدۃ القاری	امام بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دارالفکر، بیروت
37	ارشاد الساری	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دارالفکر، بیروت
38	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر بیروت
39	فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۲ھ
40	شرح ابن بطال	ابن بطال ابوالحسن علی بن خلف بن عبدالملک، متوفی ۴۴۹ھ	مکتبۃ الرشید ریاض ۱۴۲۰ھ
41	کشف المحجوب	علی ھجویری المعروف داتا گنج بخش متوفی ۵۰۰ھ	مرکز الاولیاء لاہور
42	الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابوالعباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ھیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دارالمعرفہ بیروت
43	المجالسۃ و جواھر العلم	ابوبکر احمد بن مروان الدینوری المالکی، متوفی ۳۳۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
44	الحدیقۃ الندیۃ	عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	پشاور پاکستان

نمبر	کتاب	مصنف	مطبوعہ
45	المواعظ والاعتبار	تقی الدین احمد بن علی المقریزی، متوفی ۸۴۵ھ	مکتبۃ مدبولی، قاهره، ۱۹۹۸ء
46	احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
47	مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
48	لباب الاحیاء	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار البیروتی، دمشق، ۱۴۲۴ھ
49	بستان العارفین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ، یروت، ۱۴۲۴ھ
50	تاریخ الخمیس	امام حسین بن محمد بن حسن الدیاربکری، متوفی ۹۶۶ھ	مؤسسۃ شعبان، بیروت
51	تاریخ مولد العلماء ووفیاتهم	ابو سلیمان محمد بن عبد اللہ الدمشقی، متوفی ۳۷۹ھ	دار العاصمہ، ریاض، ۱۴۱۰ھ
52	الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۸ھ
53	البدایۃ والنهایۃ	عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی، متوفی ۷۷۴ھ	دار الفکر، بیروت
54	معجم الصحابہ	ابی القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی، متوفی ۳۱۷ھ	مکتبہ دار البیان، کویت
55	طبقات ابن سعد	محمد بن سعد بن منیع هاشمی، متوفی ۲۳۰ھ	مکتبۃ الخانجی قاهره، ۱۴۲۱ھ
56	الوافی بالوفیات	صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدي، متوفی ۷۶۴ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
57	الناهیۃ عن طعن امیر المؤمنین معاویۃ	عبد العزیز بن احمد بن حامد، متوفی ۱۲۳۹ھ	غراس للنشر والتوزیع، ۱۴۲۲ھ
58	حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفهانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
59	ذخائر العقبی	ابو العباس احمد بن عبد اللہ الطبري، متوفی ۶۹۴ھ	مکتبہ ابن عساکر
60	الریاض النضرۃ	امام شیخ ابو جعفر احمد طبری، متوفی ۶۹۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
61	اخبار الاخیار	شیخ محقق عبد الحق محدث دهلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	فاروق اکیڈمی خیرپور پاکستان

62	مروج الذھب	ابوالحسن بن علی المسعودی، متوفی ۳۴۶ھ	المکتبۃ العصریہ، بیروت
63	تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر، بیروت
64	فتوح الشام	علامہ محمد بن عمر بن واقدی، متوفی ۲۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
65	تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۷ھ
66	تاریخ المدینۃ المنورۃ	ابوزید عمر بن شبّہ النمیری البصری، متوفی ۲۶۲ھ	دار الفکر قم ایران
67	اخبار مکۃ	ابو الولید محمد بن عبد اللہ بن احمد الازرقی، متوفی ۲۵۰ھ	مکہ مکرمہ عرب شریف
68	تاریخ الطبری	ابوجعفر محمد بن جریر الطبري، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۷ھ
69	تاریخ الاسلام	امام محمد بن احمد بن عثمان ذھبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الکتاب العربی، بیروت
70	تاریخ یعقوبی	احمد بن ابو یعقوب العباسی، متوفی ۲۹۲ھ	مطبع بریل لیڈن، ۱۸۸۳ء
71	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
72	کتاب الثقات	ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی الدارمي، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
73	الاستیعاب	ابو عمر یوسف عبد اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
74	سیر اعلام النبلاء	امام محمد بن احمد بن عثمان ذھبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۷ھ
75	تھذیب الاسماء و اللغات	امام ابو زکریا محي الدین بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الفکر، بیروت
76	معجم البلدان	الامام شھاب الدین ابی عبد اللہ الحموی، متوفی ۶۲۶ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
77	فتوح البلدان	ابو العباس احمد بن یحییٰ البلازری، متوفی ۲۷۹ھ	مؤسسۃ المعارف، بیروت، ۱۴۰۷ھ

78	تاج العروس	ابوالفیض سید محمد مرتضی حسین زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	التراث العربی کویت، ۱۴۰۷ھ
79	تاریخ ابن خلدون	عبدالرحمن بن خلدون، متوفی ۸۰۸ھ	دارالفکر، بیروت، ۱۴۰۱ھ
80	طبقات الشافعیة	ابوبکر بن احمد الدمشقی، متوفی ۸۵۱ھ	عالم الکتب، قاہرہ مصر، ۱۴۰۷ھ
81	طبقات الشافعیة الکبری	امام تاج الدین بن علی بن عبدالکافی السبکی، متوفی ۷۷۱ھ	داراحیاء الکتب العربیہ، ۱۴۱۳ھ
82	الکامل فی التاریخ	ابوالحسن علی بن محمد بن اثیر جزری، متوفی ۶۳۰ھ	مکتبۃ الآداب، قاہرہ مصر
83	التاریخ الکبیر	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
84	السیرۃ الحلبیة	برھان الدین علی بن ابراھیم بن احمد الحلبی، متوفی ۱۰۴۴ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
85	شرح الزرقانی علی المواھب	محمد زرقانی بن عبدالباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
86	نسیم الریاض	شہاب الدین احمد بن محمد خفاجی، متوفی ۱۰۶۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
87	مدارج النبوۃ	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
88	السیرۃ النبویة لابن ھشام	ابومحمد عبدالملک بن ہشام، متوفی ۲۱۳ھ	دارالمعرفہ بیروت
89	الشفا	قاضی ابوفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
90	دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
91	حلم معاویة	ابوبکر عبداللہ بن محمد المعروف ابن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ	دارالبشائر، دمشق، ۱۴۲۳ھ
92	شواھد الحق	مولانا عبدالرحمن جامی، متوفی ۸۹۸ھ	مکتبۃ الحقیقیہ استنبول، ترکی

93	برکاتِ آلِ رسول	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ ھ	مکتبہ قادریہ لاہور ۱۹۸۰
94	الفہرست لابن الندیم	ابو الفرج محمد بن ابی یعقوب اسحق المعروف بالوراق	باب المدینہ کراچی
95	شرح اصول اعتقاد	حافظ ابی القاسم ھبۃ اللہ ابن الحسن بن منصور الطبری، متوفی ۴۱۸ ھ	دار البصیرۃ الاسکندریہ
96	بغیۃ الباحث	امام نور الدین علی بن سلیمان الھیثم ، متوفی ۸۰۷ ھ	مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ، عرب شریف
97	المطالب العالیۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲۰۰۳
98	النبراس	علامہ محمد عبد العزیز پرھاروی	مدینۃ الاولیاملتان
99	ذیل طبقات حنابلہ	زین الدین عبد الرحمن ابن شہاب الدین احمد البغدادی، متوفی ۷۹۵ ھ	دار لکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۷ ھ
100	الیواقیت و الجواھر	امام عبد الوھاب بن احمد بن علی بن احمد الشعرانی، متوفی ۹۷۳ ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ ھ
101	تطہیر الجنان	الامام احمد بن حجر الھیتمی، متوفی ۹۷۴	مدینۃ الاولیاملتان
102	عقد الفرید	الفقیہ احمد بن محمد بن عبد ربہ الاندلسی، متوفی ۳۲۸ ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۷ ھ
103	التراتیب الاداریۃ	محمد عبد الحی بن عبد الکبیر الکتانی المغربی، متوفی ۱۳۸۴	دار لبشار اسلامیہ ۱۴۳۴
104	الدعامۃ فی احکام سنۃ العمامۃ	محمد بن جعفر الکتانی الحسنی، متوفی ۱۳۴۵ ھ	مطبعۃ الفحاء شام، ۱۳۴۲
105	ازالۃ الخفاء	شاہ ولی اللہ محدث دھلوی، متوفی ۱۱۷۶ ھ	باب المدینہ کراچی
106	البیان و التبیین	ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ، متوفی ۲۵۵ ھ	مکتبۃ الخانجی، قاھرہ، ۱۴۱۸ ھ
107	سمط النجوم العوالی	عبد الملک بن حسین بن عبد الملک شافعی، متوفی ۱۱۱۱ ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ ھ
108	السنّۃ	ابوبکر احمد بن محمد الخلال، متوفی ۳۱۱ ھ	دار الرایۃ للنشر والتوزیع، ۱۴۱۰ ھ
109	الوافی بالوفیات	صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی، متوفی ۷۶۴ ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۰ ھ

110	شرف المصطفیٰ	ابو سعد عبد الملک بن ابو عثمان نیشاپوری، متوفی ۴۰۶ھ	دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۲۴ھ
111	کتاب الشریعۃ	امام ابو بکر محمد بن حسین الآجری، متوفی ۳۶۰ھ	دار الوطن، ریاض، ۱۴۱۸ھ
112	تهذيب الكمال	يوسف بن الزكي عبدالرحمن أبوالحجاج المزي، متوفی ۷۴۲ھ	مؤسسة الرسالة، بيروت، ۱۴۰۰ھ
113	الآداب السلطانيه	محمد بن علي بن محمد العلوي، المعروف ابن الطقطقي، متوفی ۷۰۹ھ	دار صادر، بیروت
114	مثنوی معنوی شرح بحر العلوم	محمد بن محمد بحر العلوم	ایران یاران پبلشنگ
115	لمعۃ الاعتقاد	عبد الرحمن بن محمد بن أحمد بن قدامة المقدسی، متوفی ۶۸۲ھ	عرب شریف، ۱۴۲۰ھ
116	حلم معاوية	ابو بکر عبد اللہ بن محمد المعروف ابن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ	دار البشائر، دمشق، ۱۴۲۳ھ
117	مورد اللطافہ	یوسف بن تغری بردی الاتابکی، متوفی ۸۷۴ھ	دار الكتب المصرية، قاهره، ۱۹۹۷ء
118	تاریخ الخمیس	امام حسین بن محمد بن حسن الدیاربکری، متوفی ۹۶۶ھ	مؤسسۃ شعبان، بیروت
119	مرآۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن، مرکز الاولیاء لاہور
120	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، مرکز الاولیاء لاہور
121	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
122	امیر معاویہ	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن، مرکز الاولیاء لاہور
123	دفاعِ سیّدنا امیر معاویہ	علماءِ اہلسنّت	دار السلام، مرکز الاولیاء لاہور، ۱۴۳۴ھ
124	جنتی زیور	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی مجددی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
125	عاشقانِ رسول کی 130 حکایات	امیرِ اہلسنت، مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
126	امام اعظم کی وصیتیں	امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت، متوفی ۱۵۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ

تفصیلی فہرست

کوئی دیکھ تو نہیں رہا!

حضرتِ سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مُنافِق جب دیکھتا ہے کہ کوئی (اسے دیکھنے والا) نہیں ہے تو وہ برائی کی جگہوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ اس بات کا تو خیال رکھتا ہے کہ لوگ اُسے نہ دیکھیں مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے اس بات کا لحاظ نہیں کرتا۔

(احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، المرابطۃ الثانیۃ المراقبۃ، ۵/۱۳۰، ملخصاً)
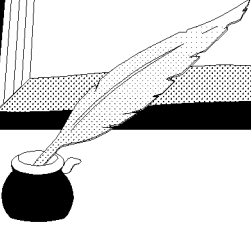
مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ فیضانِ صحابہ واھلِ بیت کی طرف سے پیش کردہ کُتُب ورسائل

01... فیضانِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:720)

02... فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد اول) (کل صفحات:864)

03... فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد دوم) (کل صفحات:856)

04... حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:132)

05... حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:89)

06... حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)

07... حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:72)

08... فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:32)

09... حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ عَنْہ (کل صفحات:60)

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

01... فیضانِ عائشہ صدیقہ (کل صفحات:608)

02... فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ (کل صفحات:84)

03... شانِ خاتونِ جنت (کل صفحات:501)

04... فیضانِ امہات المؤمنین

﴿شعبہ فیضانِ اولیا و علما﴾

01... فیضانِ محدثِ اعظم پاکستان (کل صفحات:62)

02... فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی (کل صفحات:33)

03... فیضانِ خواجہ غریب نواز (کل صفحات:32)

04... فیضانِ عثمان مروندی (کل صفحات:43)

05... فیضانِ پیر مہر علی شاہ (کل صفحات:33)

06... فیضانِ علامہ کاظمی (کل صفحات:70)

07... فیضانِ داتا علی ہجویری (کل صفحات:84)

08... فیضانِ سلطان باہو (کل صفحات:32)

09... فیضانِ حافظِ ملت (کل صفحات:32)

09... فیضانِ بہاؤ الدین زکریا ملتانی (کل صفحات: 74)

10... فیضانِ بابا فرید گنج شکر (کل صفحات:115)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-743-2
0126208

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net